اردو

1- حمد باری تعالیٰ

اشعار کی تشریح

1- کامل ہے جو ازل سے وہ ہے کمال تیرا
باقی ہے جو ابد تک وہ ہے جلال تیرا

تشریح: شاعر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے خدا ابتدا سے لے کر یعنی جب سے کائنات بنائی گئی ہے اس سے لے کر یہ سارا کمال تیرا ہی ہے ہر چیز ختم ہونے والی ہے لیکن تیری جلوہ گری ہمیشہ کے لئے ہے اور آخر تک رہے گی یعنی تو ہمیشہ رہے گا۔

2- ہے عارفوں کو حیرت اور منکروں کو سکتہ
ہر دل پہ چھا رہا ہے رعب جمال تیرا

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ اے خدا جو تیری شان کے بارے میں جانتے ہیں وہ حیران ہیں کہ تیری ذات کیا ہے اور جو تمہیں نہیں مانتے وہ تیری قدرت دیکھ کر بے ہوش ہو جاتے ہیں، حسد میں پڑ جاتے ہیں۔ اے خدا ہر دل ہر جاندار پر تیرا جمال نظر آتا ہے۔

3- گو حکم تیرے لاکھوں یاں ٹالتے رہے ہیں
پھیلا ہوا ہے ہر سو عالم میں حال تیرا

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ اے خدا بے شک ہم سب تیرے حکم کی نافرمانی کرتے رہے ہیں لیکن پھر بھی ہر طرف تیرے نام کا چرچا ہے اور پورے عالم میں تیرا نام بلند ہے اور ہر طرف تیرے نام لیوا ہیں۔

4- اُن کی نظر میں شوکت جچتی نہیں کسی کی
آنکھوں میں بس رہا ہے جن کی جلال تیرا

تشریح: شاہر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ جن لوگوں پر تیرا انعام ہوا ہے۔ تیرا کرم ہوا ہے وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتے وہ صرف اپنے خدا کی طرف نظر کیے ہوئے ہیں۔ وہ تجھ ہی سے لو لگائے ہوئے ہیں۔

5- دل ہو کہ جاں تجھ سے کیونکر عزیز رکھیے
دل ہے جو چیز تیری جاں ہے جو مال تیرا

تشریح: شاعر اللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے خدا جو دل میرے سینے میں ہے ہم اسے اپنے لئے عزیز کیوں رکھیں۔ جب دل تو نے دیا ہے جان تیری ہے مال تیرا ہے اور پھر ہم اسے اپنی ملکیت کیونکر جانیں یہ سب کچھ تیرا ہے تو ہی اس کا مالک ہے۔

6- ہے پور زال سے دل اس کا قوی زیادہ
رکھتے ہیں آسرا یاں جو پیر زال تیرا

تشریح: شاعر فرماتا ہے کہ اے اللہ جو رستم زمانہ ہے جو بہت بڑا پہلوان ہے اس کا دل اس سے زیادہ طاقتور ہے لیکن وہ کیا یہاں جو بوڑھے لوگ ہیں جن کے دل سفید ہو چکے ہیں وہ بھی تیرا آسرا تلاش کرتے ہیں۔ وہ بھی تیرے سہارے پر ہیں۔

7- ہے پاس دوستوں کے تیری یہی نشانی
یارب! کبھی نہ پائے زخم اندمال تیرا

تشریح: شاعر بڑے خوبصورت انداز میں خدا کی تعریف کرتا ہے کہ اے خدا جو لوگ تیرے قریب ہیں جو تیرے نیک بندے ہیں ان کی صرف ایک نشانی ہے کہ وہ تیری یاد کے بغیر نہیں رہ سکتے ان کے دل کے زخم تیرے بغیر نہیں بھرے جا سکتے وہ تیری یاد میں ہر وقت لگے رہتے ہیں۔ ان کے دل کو تیری یاد کے بغیر سکون نہیں ملتا۔

8- بے گانگی میں حالی پہ رنگ آشنائی
سن سن کے سر دھنیں گے قال اہل حال تیرا

تشریح: اس شعر میں شاعر مولانا حالی کہتے ہیں کہ اے خدا جو تیری باتوں پر عمل نہیں کرتے ہیں جو تیرا حکم نہیں جانتے ہیں تو ان کو بھی اپنے قریب لاتا ہے ان کو بھی دیتا ہے اور تیرے یہ کام دیکھ کر سب تیرے ماننے والے سب قوال جو حالی کے ماننے والے ہیں حالی کا خاندان ہے وہ تیری رحمت پر سر کو دھنتے ہیں۔ تیری رحمت پر خوش ہوتے ہیں اور تیرے نام لیوا بن جاتے ہیں۔

مشقی سوالات کا حل

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
کامل	مکمل	ازل	ابتدا
ابد	آخر	جچنا	اچھا لگنا
پیر زال	بوڑھا، سفید بالوں والا	رنگ بیان	بیان کرنے، لکھنے کا طریقہ
پور زال	نوجوان مراد رستم پہلوان	قال	قوال
قوی	مضبوط	عارف	پہچان رکھنے والا

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1- پہلے شعر میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی کس صفت کا ذکر کیا ہے۔

جواب: پہلے شعر میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی لازوال ذات کا ذکر کیا ہے۔ جو ہر پہلو سے مکمل و اکمل ہے۔

2: شاعر نے ساتویں شعر میں کس نشانی کا ذکر کیا ہے۔

Info Hub HRMS STS SED
Scanned with CamScanner

جواب: اللہ تعالیٰ کی کمی۔ خدا کی طرف جو انسان محسوس کرتا ہے یعنی انسان ہر کام چھوٹا ہو یا بڑا خدا کا نام لیتا ہے اس کے آسرے پر کام شروع کر دیتا ہے۔

3: **اس حمد کا مرکزی خیال تحریر کریں۔**

جواب: اس نظم حمد میں اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کا ذکر ہے کہ وہ اور ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی دنیا کی ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی ذات کا عکس نظر آتا ہے۔ یہی ذات ہمیں اپنے احتساب کی طرف پلٹنے کا اشارہ دیتی ہے۔ جس وجہ سے ہم نیک کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسروں کو نیکی کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

4: **شاعر کو اپنے دل و جان سے زیادہ کیا چیز عزیز ہے۔**

جواب: خدا کی واحدانیت اور اس کا پیار

5: **آخری شعر میں شاعر نے اپنی کس خوبی کا ذکر کیا ہے؟**

جواب: آخری شعر میں شاعر اپنی اپنائیت کا ذکر کرتا ہے۔

سوال 2: درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
نشانی	کائنات کی ہر چیز میں خدا کی نشانی نظر آتی ہے۔
آسرا	اے اللہ تیرے آسرے کے بغیر میرا کوئی سہارا نہیں۔
سکتہ	انور اچانک اپنے والد کی موت کی خبر سن کر سکتہ میں آ گیا۔
کامل	اے اللہ تعالیٰ تیری ذات ہر پہلو سے کامل ہے۔
بے گانگی	باپ کی بے گانگی نے اولاد کو آوارہ کر دیا۔

سوال 3: درج ذیل مصرعے مکمل کریں۔

1- باقی ہے جو ابد تک، وہ ہے جلال تیرا
2- ان کی نظر میں شوکت جچتی نہیں کسی کی
3- ہے عارفوں کو حیرت اور منکروں کو سکتہ
4- دِل سے جو چیز تیری جاں ہے سو مال تیرا
5- گو حکم تیرے لاکھوں یاں ٹالتے رہے ہیں

سوال 4: قافیہ۔

جواب: کسی شعر میں ردیف سے پہلے آنے والے ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں۔

مثلاً آن۔ بان۔ شان۔ تان۔ مان وغیرہ

پیر زال، اندمال۔ سومال۔ کمال، جلال، جمال۔

سوال 5: "فعل معروف" ایسا فعل جس کا فاعل معلوم ہو فعل معروف کہتے ہیں۔

فعل مجہول: ایسا فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو فعل مجہول کہتے ہیں۔

مجہول فقرات	معروف فقرات
1- کھیتوں میں ہل چلایا جاتا ہے۔	کسان کھیتوں میں ہل چلا رہا ہے۔
2- ٹیلی ویژن پر میچ دیکھا گیا۔	اظہر نے ٹیلی ویژن پر میچ دیکھا۔
3- اردو میں خط لکھا گیا۔	اسلم اردو میں خط لکھتا ہے۔
4- سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔	حکومت سڑک کی مرمت کروائے گی۔
5- انصاف کر دیا جائے گا۔	چیف جسٹس مسنگ پرسن کا انصاف کرینگے۔
6- رمضان المبارک میں اللہ سے لو لگائی جاتی ہے۔	ہر مسلمان رمضان المبارک میں اللہ سے لو لگاتا ہے۔
7- دشمن کو دندان شکن جواب دیا جائے گا۔	پاکستان دشمن کو دندان شکن جواب دے گا۔
8- آجکل نیا ڈھونگ رچایا جارہا ہے۔	یہ عورت آجکل نیا ڈھونگ رچا رہی ہے۔
9- یہاں روزانہ ہاتھ پھیلائے جاتے ہیں۔	مسجد میں لوگ خدا کے حضور ہاتھ پھیلاتے ہیں۔
10- ہماری کلاس میں طنز کیا جاتا ہے۔	اسلم خوامخواہ ہماری کلاس میں طنز کرتا ہے۔

سوال 6: حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: اے اللہ تیری ذات شروع سے آئندہ تک کامل، اکمل ہے۔ جاننے والے حیران ہیں جبکہ انکار کرنے والے خوفزدہ ہیں۔ یعنی ہر ایک پر تیرا رعب و دبدبہ ہے۔ یہاں خواہ تیرا حکم نہ مانا گیا۔ پھر بھی تیری ذات کے ڈنکے ہر طرف بج رہے ہیں۔ تیری ذات کے بغیر ان کو اور کوئی چیز نظر نہیں آتی جن کی آنکھوں میں تیرا اجلال ہے۔ ہماری ہر چیز تیری ملکیت ہے۔ وہ بوڑھے جو دل میں تیرا خوف رکھتے ہیں وہ جوانوں سے بھی زیادہ طاقتور ہیں۔ جو جوان تیرا خوف دل میں نہیں رکھتے۔ اے اللہ یہی اک نشانی ہے جو دوستوں کے پاس ہے اس میری عظمت کو کبھی زوال نہ دینا۔ اے میرے خدا تجھے نہ دیکھنے والوں کہ یہ یہ حال ہے جو سنیں کے وہ بھی خوشی سے جھوم جائینگے۔

2- نعت

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
شیدا	عاشق، پسند کرنے والا	نقش کف پا	پاؤں کی جوتی کا نشان
پیکر	وجود، جسم	حشر	قیامت

Scanned with CamScanner

ظلمات فروش	کافر، مشرک	یثرب	مدینہ کا پرانا نام

اشعار کی تشریح

شعر 1: کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اِس کی دولت ہے فقط نقش کفِ پا تیرا

تشریح: شاعر مذکورہ بالا شعر میں یوں عرض کرتا ہے کہ تیرا رشتہ تعلق ایسی شخصیت سے ہے۔ میرا تعلق اگر نبی کریم ﷺ کے پاؤں کی خاک سے بھی ہو جائے تو میرے لیے یہ دنیا و جہاں کی دولت سے بہتر ہے تو پھر یہ تیرا عاشق بادشاہوں کے خزانوں سے بھی کچھ نہیں مانگے گا کیوں کہ اس کا تعلق ایسے در سے جڑ چکا ہے جہاں انسان کی خواہش باقی نہیں رہتی۔

شعر 2: پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

تشریح: نبی کریم ﷺ سے رشتہ جڑنے پر اتنا نازاں ہوں کہ ایسی اب کوئی بھی خواہش محسوس نہیں رہی نہ کسی کی طرف سہارا ڈھونڈنے کی ضرورت ہے۔ یہ شان و شوکت جو اسے ملی ہے صرف اور صرف حضور کے صدقے سے ہے۔ میں جو کچھ بھی ہوں نبی ﷺ کی وجہ سے ہوں۔ جیسے ہر نبی کو نبی ہوتے ہوئے بھی حضور کی امت میں ہونے کی خواہش ظاہر کی لیکن میری قسمت کی تو کیا بات کہ مجھے آخری نبی کی امت کا شرف نصیب ہے۔

شعر 3: لوگ کہتے ہیں کہ سایۂ تیرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ میں سنا ہے کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ کے جسم کا سایہ نہیں تھا۔ میرے خیال میں تو دنیا و جہاں پر میرے اس نبی کا سایہ دست شفقت ہے جس کی بدولت یہ دنیا خوش و خرم آباد ہے۔ تا قیامت آباد رہے گی۔ چونکہ جو اس نبی کے ہو گئے وہ خدا کے ہو گئے۔

شعر 4: دستگیری میری تنہائی میں تو نے ہی تو کی
میں تو مر جاتا اگر ساتھ نہ ہوتا تیرا

تشریح: شاعر اپنی تنہائی کی کیفیت بیان کرتا ہے کہ جب میں بے سہارا ناتواں تھا میرا کوئی بھی پرسان حال نہ تھا۔ میں در بدر دھکے کھاتا پھرا۔ مجھے کون تھا جس نے سہارا دیا۔ جس نے میرے ہاتھ کو تھاما۔ وہ نبی کریم ﷺ کی ہی ذات اقدس تھی۔ اگر میرا تعلق آپ سے نہ ہوتا تو میں تباہ و برباد ہو جاتا۔ میرا وجود جو کچھ بھی ہے صرف انہیں کی ذات اقدس ہی کی وجہ سے ہے۔

شعر 5: اب بھی ظلمات فروشوں کا گلا ہے تجھ سے
رات باقی تھی کہ سورج نکل آیا تیرا

تشریح: شاعر اس شعر میں کافروں اور مشرکوں سے مخاطب ہے کہ اب بھی ان کا آپ سے شکوہ ہے کہ اللہ پاک نے یہ دنیا ہی نبی کریم کے صدقے پیدا کی ابھی ہر طرف ظلم ہی ظلم تھا کہ اللہ کے فضل و کرم سے آپ ﷺ کا ظہور ہوا۔ خوشی کا سماں ہے لیکن یہ کافر اپنے شکورے لیے پھرتے ہیں۔

شعر 6: ایک بار اور بھی یثرب سے فلسطین میں آ
راستہ دیکھتی ہے مسجد اقصیٰ تیرا

تشریح: شاعر اس شعر میں حضور کے معراج شریف کے واقع کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ ﷺ آسمانوں کی وسعتوں کو طے کرنے سے پہلے مسجد اقصیٰ گئے تھے۔ امامت کروائی فلسطین کی یہ مسجد قبلہ اول اس شرف سے ہمکنار ہوئی۔ آج تک پھر ان کی آمد کی منتظر ہے کہ وہ پھر سے اگر آئیں تو کرم ہو جائے۔

سوال 2: دیئے گئے سوالوں کے جوابات دیں:

i- نعت کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایسے اشعار جن میں نبی ﷺ کی تعریف کی جائے۔

ii: ان نعت میں نبی کریم ﷺ کی کن صفات کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: دستگیری۔ سائے کی۔ جرات کی اور رحمت کی۔

iii: دوسرے شعر کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: میرا جو بھی رتبہ، شان و شوکت ہے وہ صرف اور صرف نبی کریم ﷺ کے پیروں کی خاک کے صدقے سے ہے۔ انہیں کی ذات سے مشروط ہے۔ وہ نہ ہوتے تو اس دنیا میں کچھ بھی نہ ہوتا۔ میرا وجود بھی نہ ہوتا۔

iv: دی گئی نعت کا مرکزی خیال ایک پیراگراف میں لکھیں۔

جواب: اس نعت شریف میں شاعر اپنی حیثیت کا ذکر کرتا ہے کہ میری ذات اور حیثیت صرف آخری نبی کریم ﷺ ہی کے پیروں کی خاک کے صدقے سے ہے۔ وہ نہ ہوتے تو میں کچھ بھی نہ ہوتا۔ آپ کا سایہ ساری دنیا پر ہے۔ آپ کے آنے سے دنیا میں ظلمت کے اندھیرے چھٹ گئے۔ معراج کے دن کے بعد تک فلسطین انتظار کر رہا ہے کہ کیا ہی بات ہو اگر حضور ﷺ پھر سے اس مسجد قبلہ اول میں تشریف لائیں اور ظلمت کے اندھیرے ختم ہوں۔

v: شاعر آخری شعر میں کس واقعے کا حوالہ دیتا ہے۔

جواب: جب حضور نبی کریم ﷺ سفر معراج شریف پر گئے تھے کیونکہ وہاں جاتے وقت آپ ﷺ قبلہ اول فلسطین میں گئے تھے۔ یعنی مسجد اقصیٰ میں نماز با جماعت ادا کر کے پھر سفر پر گئے۔

سوال 2: دیئے گئے الفاظ و تراکیب اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ مطلب واضح ہو۔

Scanned with CamScanner

الفاظ	جملوں میں استعمال
شیدا	ہر مسلمان حضور ﷺ کا شیدا ہے۔
نقش کف پا	میں تو حضور ﷺ کے نقش کف پا کا شیدا ہوں۔
دستگیری	حضور ﷺ نے غرباء کی دستگیری کی۔
ظلمات فروش	بعثت حضور ﷺ کے وقت ظلمات فروش اکثریت میں تھے۔
یثرب	آپؐ نے مکہ سے یثرب ہجرت کی۔

سوال 3: ہم قافیہ ''ہم آواز الفاظ کو ہم قافیہ کہتے ہیں؟
جواب: شہدا۔ کف پا۔ تیرا۔ سہارا
سوال 4: مندرجہ ذیل شعر کی تشریح کریں۔

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ تیرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

تشریح: لوگ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ نہیں تھا۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں ہم ان کے سائے کے بغیر کسی کام کے نہیں ان کی رحمت وشفقت کی وجہ سے ہی ہمارے ایمان کی کیفیت درست ہے۔ ورنہ ان کے سائے کے بغیر ہم نہ جانے کہاں بھٹک جاتے۔

3- معلم اخلاق ﷺ

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
توحید	اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا	تواضع	خاطر مدارات
راست گوئی	سچ بولنا	ایفائے عہد	وعدہ پورا کرنا
عفوودرگزر	معاف کرنا	سخاوت	کھلے دل سے خرچ کرنا
مکارم اخلاق	قابل تعریف کام	وصف	خوبی
جلیل القدر	اعلیٰ مقام والا	تلقین	ہدایت، تاکید
نصب العین	مقصد	اتباع	پیروی
انکساری	عاجزی	اسوۂ حسنہ	اچھا نمونہ

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:
1- اخلاق حسنہ سے کیا مراد ہے؟
جواب: ہر اچھی اور پاکیزہ عادت اخلاق حسنہ کہلاتی ہے۔
2: نبی کریم ﷺ نے غلاموں کے بارے میں کیا تلقین فرمائی ہے؟
جواب: آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جیسا خود کھاؤ انہیں بھی وہی کھلاؤ۔ جیسا خود پہنو انہیں بھی پہناؤ۔ اور ان سے ایسا کام نہ لو جو اُن کی طاقت سے زیادہ ہو۔ آپ ﷺ نے حضرت بلالؓ کی ایسی عزت وتکریم فرمائی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ جیسے ان پر رشک فرماتے۔

3: نبی کریم ﷺ نے مہمان نوازی کے حوالے سے کیا احکامات دیئے ہیں؟
جواب: حضور ﷺ نے فرمایا مہمان میزبان پر بے جا بوجھ نہ بنیں۔ آپ ﷺ کی مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ خود بھوکے رہ کر مہمان کو کھلاتے۔ خدمت خلق کا بہترین نمونہ پیش کیا۔

4: نبی کریم ﷺ کی سچائی اور راست گوئی پر نوٹ لکھیں۔
جواب: حضور ﷺ کی راست گوئی کا یہ عالم تھا کہ نبوت سے پہلے بھی لوگ آپ ﷺ کو صادق وامین کہتے۔ یہاں تک کہ ابوجہل قسم اٹھا کر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ سچے ہیں۔ آپ ﷺ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

5: اسوۂ حسنہ سے کیا مراد ہے۔
جواب: اسوۂ حسنہ سے مراد بہترین نمونہ ہے۔ جو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی مبارک زندگی میں لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ آپ ﷺ نے راست گوئی، ایفائے عہد، عدل وانصاف، ہمسائیوں سے حسن سلوک، مہمان نوازی۔ تواضع انکساری، بڑوں کا ادب واحترام، بچوں اور غلاموں سے حسن سلوک۔ شرم وحیا، ضرورت مندوں کی مدد، سخاوت، ایثار، صبر وتحمل کی بہترین مثالیں پیش کیں۔ جن کی مثال حیات نبی کے بعد کہیں بھی نہیں ملتی ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم ان کی پیروی کریں۔

سوال 2: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔
1- کون سا لفظ بطور ''مذکر'' استعمال ہوتا ہے۔
(ا) ملت (ب) وصف ✓
2- کس ترکیب میں ''سابقہ'' استعمال ہوا ہے؟
(ا) ہم عصر (ب) احترام انسانیت ✓
3- کس لفظ میں لاحقہ استعمال ہوا ہے۔
(ا) دردمند (ب) بے پایاں ✓
4- قواعد کے لحاظ سے کون سا جملہ غلط ہے؟
(ا) علاج کے باوجود مرض بڑھتی چلی گئی۔ ✓
5- قواعد کے لحاظ سے کون سا محاورہ درست نہیں؟
(ج) میدان مارنا (د) لال سرخ ہونا ✓

سوال 3: درج ذیل الفاظ وتراکیب جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملوں میں استعمال
امیر وغریب	تقویٰ کے لحاظ سے امیر وغریب میں کوئی فرق نہیں۔
صدق	صدق دل سے اللہ کی وحدانیت کو تسلیم کرنا ایمان ہے۔
عفوودرگزر	حضور ﷺ نے عفو ودرگزر کی بے شمار مثالیں قائم کیں۔

Scanned with CamScanner

مکارم اخلاق	حضور ﷺ کا ہر کام مکارم اخلاق میں شامل ہے۔
ایفائے عہد	جو ایفائے عہد نہیں کرتا وہ مسلمان نہیں۔
جلیل القدر	حضور ﷺ جلیل القدر نبی ہیں۔
حسن سلوک	غلاموں سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔

سوال 4: کالم الف میں محاورات درج ہیں اور کالم ب میں ان کے معنی بے ترتیب ہیں درست معنی کالم سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج درست
دل بھر آنا	اچھا وقت	آنکھوں میں آنسو آنا
فرائے بھرنا	مدد کرنا	تیز دوڑنا
دِن پھرنا	شکست دینا	اچھا وقت
ہاتھ بٹانا	تیز دوڑنا	مدد کرنا
نیچا دکھانا	بھیک مانگنا	شکست دینا، نیچا دکھانا
ہاتھ پھیلانا	آنکھوں میں آنسو آنا	بھیک مانگنا

4- حضرت عثمان غنیؓ

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اذیتیں	تکالیف	افواہ	جھوٹی خبر
کاتب	لکھنے والا	فیاض	سخی، کھلے دل والا
نرم خو	نرمی سے بات کرنے والا	مملکت	ملک ریاست
سفیر	نمائندہ	ترغیب	ابھارنا
ہجرت	اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنا گھر بار چھوڑ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا		

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

i- حضرت عثمانؓ کی نمایاں خوبیاں کون کون سی تھیں؟

1- حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین ہونے کا شرف حاصل ہوا۔
2- بیر رومہ خرید کر مسلمانوں کے حوالے کیا۔
3- صلح حدیبیہ کے وقت سفیر بننے کا شرف حاصل ہوا۔
4- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہادت کا رتبہ نصیب ہوا۔
5- تیسرے خلیفہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔
6- جنگ بدر کے علاوہ سب جنگوں میں حضور ﷺ کا ساتھ نصیب ہوا۔
7- ہجرت حبشہ ہجرت مدینہ نصیب ہوئی۔
8- لکھنا پڑھنا جاننے کی وجہ سے آپؓ کاتب وحی بھی مقرر ہوئے۔
9- امیر ترین ہونے کے باوجود سادہ لباس پہنتے۔
10- جنگ تبوک میں دل کھول کر فوج کی مدد فرمائی۔

ii: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسلمان دوستی کا کوئی واقعہ تحریر کریں۔

جواب: مسلم دوستی کا یہ منہ بولتا ثبوت ہے کہ آپؓ نے مدینہ میں میٹھے پانی کا کنواں خرید کر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ دوسرے نمبر پر جنگ تبوک میں دل کھول کر فوج کی مدد فرمائی حتیٰ کہ بوری کا لباس زیب تن کیا۔

iii: حضرت عثمانؓ کے خلیفہ بننے کے واقعات مختصراً بیان کریں۔

1- **خلافت سے ہٹانے کا واقعہ:** حج کے دنوں میں بہت سے مسلمان حج کے لئے مدینہ سے مکہ گئے ہوئے تھے۔ دشمنوں نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ حاجی مسلمانوں نے لڑنے کی اجازت چاہی۔ تو لڑنے سے انکار کر دیا کہ میں اپنی ذات کے لئے ایک بھی مسلمان کا خون بہانا نہیں چاہتا۔
2- بے شمار علاقے فتح ہوئے۔
3- پہلی سمندری جنگ حضرت عثمان غنیؓ کے زمانے میں لڑی گئی۔

سوال 2: حضرت عثمانؓ کس کی کوششوں سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

جواب: حضرت عثمانؓ حضرت صدیقؓ کی مسلسل کوششوں سے مسلمان ہوئے۔

ii- حضرت عثمانؓ کیسا لباس پہنتے تھے؟

جواب: حضرت عثمانؓ سادہ لباس زیب تن کرتے تھے۔

iii- حضرت عثمانؓ نے جنگ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کی کیا مدد کی؟

جواب: جنگ تبوک میں دل کھول کر فوج کی مدد فرمائی۔

iv- کس غزوہ میں حضرت عثمانؓ نے حضور ﷺ کے ساتھ جنگ میں شرکت نہ کی اور وجہ کیا تھا۔

جواب: جنگ بدر میں حضرت رقیہؓ آپ کی زوجہ محترمہ کی بیماری کی وجہ سے جنگ میں شرکت نہ کی۔

v- کیا حضرت عثمان کاتب وحی تھے؟

جواب: جی ہاں۔

vi- نبی کریم ﷺ کی کن دو صاحبزادیوں کا نکاح آپؓ سے ہوا؟

جواب: حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ

vii- بیعت رضوان سے کیا مراد ہے؟

جواب: صلح حدیبیہ کے موقعہ پر سفیر بنا کر حضرت عثمانؓ کو مکہ بھیجنے پر یہ افواہ پھیل گئی کہ آپؓ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے جو بیعت لی گئی اسے بیعت رضوان کہتے ہیں۔

سوال 3: درج ذیل الفاظ و محاورات کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

Info hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

الفاظ	استعمال
احاطہ تحریر میں لانا	حضور ﷺ کی ہر بات احاطہ تحریر میں لائی ہوئی ہے۔
جوئے شیر لانا	ڈرون حملے رکوانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہیں۔
واصل جہنم کرنا	حضرت حمزہؓ نے بڑے بڑے کفار کو واصل جہنم کیا۔
کیفر کردار تک پہنچانا	پولیس نے قاتل کو کیفر کردار تک پہنچایا۔
جوہر دکھانا	ہر پہلوان نے میدان میں اپنے اپنے جوہر دکھائے۔
کارہائے نمایاں	جنگ بدر میں ہر مسلمان مجاہد نے اپنے اپنے کارہائے نمایاں دکھائے۔

سوال4: مرکب توصیفی کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ مرکب جو صفت اور موصوف سے مل کر بنے مرکب توصیفی کہلاتا ہے۔ عثمان غنیؓ، رحم دل، بیعت رضوان، قیمتی لباس، حضرت ابوبکر صدیقؓ۔

5- بہترین طالب علم

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ان شاءاللہ	اگر اللہ نے چاہا تو	خفا	ناراض
بے دلی سے	بغیر شوق کے	شفقت	رحم، محبت
حسن اخلاق	اچھی عادات	عار	شرم، عیب
حسن کردار	اچھے کردار والا	عزم مصمم	پختہ ارادہ
حسن نیت	اچھی نیت	مثبت کام	تعمیری کام

مشقی سوالات کا حل

سوال1: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

i: **انس سکول سے واپس آیا تو کیوں ناراض دکھائی دیتا تھا؟**

جواب: کیونکہ اسے سکول میں خاکروب اور مالی کا کام کرنا پڑا تھا۔

ii: **یوم صفائی میں کس کس نے حصہ لیا؟**

جواب: یوم صفائی میں سکول کے ہر فرد نے حصہ لیا۔

iii: **پرنسپل صاحب نے اچھے طالب علم کی کون کون سی خوبیاں بیان کیں۔**

جواب: بہترین طالب علم وہ ہوتا ہے۔ جو وقت کی پابندی کرتا ہے۔ اپنے والدین اور اساتذہ کا کہنا مانتا ہے۔ اور ہاتھ سے کام کرنے کو عار نہیں سمجھتا۔

iv: **انس نے اپنی امی سے کیا وعدہ کیا؟**

جواب: ان شاءاللہ میں اپنے اندر وہ تمام خوبیاں پیدا کروں گا جو ایک مثالی طالب علم میں ہوتی ہیں۔

v: **آپ مثالی طالب علم بننے کے لیے کیا کریں گے؟**

جواب: وقت کی پابندی کروں گا۔ والدین و اساتذہ کا کہا مانوں گا۔ ہاتھ سے کام کرنے میں عار نہیں سمجھوں گا۔

vi: **اس مکالمے کا مرکزی خیال تحریر کریں۔**

جواب: بچوں کو کام کی عظمت سمجھانا، مثالی طالب علم بنانا، وقت کا پابند بنانا، والدین اور اساتذہ کا تابع فرمان بنانا۔ ہاتھ سے کام کرنے میں عار محسوس نہ کرنے والا طالب علم بنانا۔ ملک وقوم کا خیر خواہ بنانا۔

vii: **صفائی کے بارے میں نبی کریمؐ کا کیا ارشاد ہے؟**

جواب: صفائی نصف ایمان ہے۔

سوال2: درج ذیل ضرب المثل کے درست مفہوم پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- **ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی کا مطلب ہے۔**

ہنر ہے۔

(ج) کسی چیز کی قدر و قیمت کا اندازہ اس کی ظاہری حالت سے نہیں لگایا جاسکتا۔

2- چراغ تلے اندھیرا کا مطلب ہے۔

(ب) پرائے فائدہ اٹھائیں اپنے محروم رہیں۔

3- "مال مفت دل بے رحم" کا مطلب ہے۔

(ج) بغیر محنت سے حاصل کیا ہوا مال بہت جلد ختم ہو جاتا ہے۔

4- بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی۔ کا مطلب ہے۔

(ب) کچھ نہ ملنے سے کچھ ملنا بہتر ہے۔

سوال3: درج ذیل الفاظ کے اس طرح جملے بنائیں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔

الفاظ	جملے
واقعہ	حضرت امام حسینؓ کی شہادت کا واقعہ قیامت تک بھلایا نہیں جاسکتا۔
صحت	امی کی صحت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔
اخلاق	اخلاق اچھا سب اچھا۔
محنت	جو محنت نہیں کرتا ناکام رہتا ہے۔
احترام	انسانیت کا احترام کرنا عین عبادت ہے۔
چمک	صاف پانی کی چمک بھلی لگتی ہے۔

سوال4: اردو میں ایسے بہت سے محاورے استعمال ہوئے ہیں۔ جن

Info Hub HRMS SIS SED
Scanned with CamScanner

انہماک	پوری توجہ سے	دل برداشتہ ہونا	بیزار ہونا۔ اکتا جانا
جلوہ گر	موجود	دل میں گھر کرنا	دل میں سما جانا
خدوخال	ظاہری نقوش	دوبالا کرنا	رتبہ بڑھانا
خطہ ارضی	زمین کا ٹکڑا	فلک بوس	بہت اونچا

مشقی سوالات کا حل

سوال1: سوالوں کے جوابات لکھیں۔

i: پاکستان کے شمال میں کون کون سے بڑے پہاڑی سلسلے ہیں؟

جواب: کوہ ہمالیہ، کوہ قراقرم، کوہ ہندوکش۔

ii: خطہ پوٹھوہار اور بلوچستان کی سطح مرتفع کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: دنیا کی سب سے بڑی نمک کی کان ہے۔ وادی سوان، نمکین پانی کی جھیل مشخیل واقع ہے۔

iii: پاکستان کے کن ڈیموں پر بجلی تیار کی جاتی ہے؟

جواب: تربیلا ڈیم، منگلا ڈیم، وارسک ڈیم۔

iv: طلباء کی آنکھوں میں چمک کی وجہ تھی۔

جواب: ڈیموں کی دلچسپ باتیں سن کر آنکھوں میں چمک تھی۔

v: پاکستانی جھیلوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: پاکستان میں منچھر، حنا، جھیل کلر کہار، کھنجر جھیل، ہامون مشخیل، جھیل سیف الملوک۔

vi: آپ کو پاکستان کا کون سا منظر اچھا لگا۔ پسندیدگی کی وجہ لکھیں؟

جواب: تربیلا ڈیم جو دریائے سندھ پر بنایا گیا ہے مجھے بہت پسند ہے کیونکہ میرے ملک میں بجلی کی کمی پوری کرنے کے لیے 3478 میگاواٹ بجلی تیار کی جاسکتی ہے۔

سوال2: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- محمد انور کا سکول میں دن تھا۔
✓ (ا) پہلا (ب) دوسرا

2- چولستان کا صحرا کس صوبہ میں ہے۔
✓ (ا) پنجاب (ب) سندھ

3- کون سی جھیل خیبر پختونخواہ میں واقع ہے۔
✓ (ا) سیف الملوک (ب) منچھر

4- منچھر جھیل اس لیے بھی بہت مشہور ہے کہ وہاں تازہ پانی
✓ (د) غیر ملکی پرندے بڑی تعداد میں آتے ہیں۔

5- کس قسم کے علاقے میں زرعی پیداوار سب سے زیادہ ہوتی ہے
✓ (ج) میدانی (د) مرتفاعی

سوال3: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

میں لفظ آنکھیں استعمال ہوتا ہے۔ ذیل میں ایسے محاورے درج ہیں۔ سامنے دی گئی جگہ پر ان کے معنی لکھیں۔

آنکھیں چرانا	کسی کا سامنا کرنے سے ہچکچانا۔
آنکھیں بچھانا	کسی کا اچھے طریقے سے استقبال کرنا۔
آنکھیں دکھانا	کسی کے ساتھ ناراضگی کا اظہار۔
آنکھیں کھلنا	یاد آنا۔ واپس مطلب کی طرف لوٹنا۔
آنکھیں پھیر لینا	دلچسپی نہ لینا۔ اکتاہٹ کا شکار ہونا۔
آنکھیں سفید ہونا	ہمدردی ختم ہونا۔
آنکھیں بند ہونا	نظر انداز کرنا۔ مرجانا

سوال5: اپنے دوست کو خط لکھیں جس میں اسے مثالی طالب علم بننے کے مفید مشورے دیں۔

چارسدہ

10 دسمبر 2019ء

پیارے دوست

السلام علیکم آپ کا خط ملا پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آپ نے اپنے سکول میں سوشل ویلفیئر کے کاموں کی وجہ سے اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ دعا گو ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مشن میں مزید کامیابیاں و کامرانیاں نصیب فرمائے۔ یہی تو ایک اچھے طالب علم کا شیوہ ہے۔

اچھا طالب علم دوسروں کے لیے ایک مثال ہوتا ہے۔ مثالی طالب علم میں درج ذیل خوبیاں ضرور ہوں۔

1- سچ بولتا ہو۔ 2- وعدہ پورا کرے۔ 3- ایماندار ہو 4- فرض شناس ہو 5- والدین و اساتذہ کا تابع فرماں ہو 6- ملک وقوم کا خیر خواہ ہو 7- خدمت گزار ہو 8- صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو اور اسلامی اقدار کا پابند ہو۔

امید کرتا ہوں کہ آپ ان اصولوں کو بھی ساتھ ساتھ اپنانے کی کوشش کریں گے۔

دعا گو ہوں کہ خوشی کا یہ دن زندگی میں بار بار آئے۔ ہر لمحہ پرسکون گزرے۔ صحت وتندرستی اور خوشیاں آپ کا مقدر ہوں۔ امی ابو کی خدمت میں میری طرف سے سلام عرض کریں۔

والسلام

آپکا دوست

محمد عمران

6- معلومات پاکستان

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی

Info Hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

i: پاکستان کا سب سے بڑا ڈیم کونسا ہے؟
جواب: تربیلا ڈیم۔

ii: کوہ ہمالیہ کی بلند ترین چوٹی کا کیا نام ہے؟
جواب: نانگا پربت

iii: پاکستان میں کتنے موسم پائے جاتے ہیں؟
جواب: چار

iv: خاران کا صحرا کس صوبے میں واقع ہے؟
جواب: بلوچستان

v: منگلا ڈیم کس دریا پر واقع ہے؟
جواب: دریائے جہلم

vi: اسلام آباد لاہور موٹروے پر کونسی جھیل واقع ہے؟
جواب: کلر کہار

vii: پاکستانی ساحلی علاقوں کی لمبائی کتنی ہے؟
جواب: ساڑھے سات سو کلومیٹر

viii: پاکستان میں مزید ڈیم کیوں بننے چاہییں؟
جواب: پاکستان کو پانی اور بجلی کی اشد ضرورت ہے۔

ix: کونسی جھیل کے آس پاس کے علاقے میں مور پائے جاتے ہیں؟
جواب: کلر کہار

x: فلک بوس پہاڑوں سے کیا مراد ہے۔
جواب: آسمان سے چھوتے ہوئے پہاڑ بہت اونچے

سوال4: درج ذیل الفاظ وتراکیب اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
خدوخال	مسجد الحرام کے خدوخال قابل دید ہیں۔
انہماک	طلباء بڑے انہماک سے بادشاہی مسجد میں تبرکات کو دیکھ رہے تھے۔
جلوہ گر	جلسے میں لوگ مہمان خصوصی کے جلوہ گر ہونے کے منتظر تھے۔
فلک بوس	مری کے علاقے میں فلک بوس پہاڑ پائے جاتے ہیں۔
سیاح	مری میں برف باری کا نظارہ دیکھنے کے لئے سیاح جوق درجوق آتے ہیں۔
دلکش	حرم پاک کا نظارہ دلکش ہوتا ہے۔
قائم ودائم	اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ پاکستان کی سلامتی کو تاقیامت قائم ودائم رکھے۔

سوال5: درج ذیل الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

(اگرچہ ۔ تاہم ۔ چونکہ ۔ لہٰذا ۔ لیکن)

1- اگرچہ یوسف غریب مگر ایماندار ہے۔
2- چونکہ عائشہ سکول نہیں گئی اس لیے اس کا نام خارج ہوگیا۔
3- میں آپ کی مالی مدد نہیں کرسکتا تاہم اخلاقی مدد کرسکتا ہوں۔
4- آپ نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا لیکن میں اپنا وعدہ نبھاؤں گا۔
5- حکومت قیمتیں بڑھا رہی ہے لہٰذا تنخواہیں بھی بڑھائے گی۔

7- یہ وطن تمہارا ہے

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آفتاب	سورج	بحروبر	پانی اور خشکی
کہکشاں	ستاروں کا جھرمٹ	رہگزر	گزرنے کا راستہ
ارض پاک	پاک زمین	میر کارواں	قافلے کا سربراہ/رہنما
سربلند	اونچا	رنگ وآب	خوبصورتی

اشعار کی تشریح

1- یہ وطن تمہارا ہے، تم ہو پاسباں اِس کے
یہ چمن تمہارا ہے، تم ہو نغمہ خواں اِس کے

تشریح: شاعر اپنی قوم کے بچوں کو بتانا چاہتا ہے کہ نونہالو یہ ملک پاکستان آپ کے لیے ہے۔ اور تم ہی اِس کے مشکل وقت میں سیکورٹی گارڈ ہو یہ آزاد پھولوں پھلوں سے سجا ملک تمہارا ہے۔ تم ہی اس کے گیت گانے والے ہو۔

2- اِس چمن کے پھولوں پر رنگ وآب تم سے ہے
اِس زمین کا ہر ذرہ آفتاب تم سے ہے

تشریح: شاعر اپنے بچوں کو یعنی قوم کے بچوں کو سمجھانا چاہتا ہے کہ اس ملک کی رونق چہل پہل اے عزیز بچو تم سے ہے تم ہی اِس آب وتاب کو اور روشن کرسکتے ہو۔ اگر تم اِس کے لیے مخلص ہوئے تو اِس زمین کا ہر ذرہ سورج بن کر چمک سکتا ہے۔ لیکن اِس کے لیے محنت ومشقت شرط اول ہے۔

3- یہ فضا تمہاری ہے، بحروبر تمہارے ہیں
کہکشاں کے یہ جالے، رہگزر تمہارے ہیں

تشریح: شاعر اپنے ملک وقوم کے لوگوں سے کہتا ہے۔ اے لوگو ہوائیں آزادی کی (ہوائیں) سمندر اور خشکی سب کچھ تمہارے لیے ہیں۔ تمہاری سہولت کی خاطر ہیں۔ کہکشاؤں کے تانے بانے آسمانوں کے راستے سب کچھ میری قوم کے لیے ہیں۔ تاکہ وہ محنت ومشقت کرکے اِس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

Info HUB HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

4- یہ وطن تمہارا ہے، تم ہو پاسباں اِس کے
یہ چمن تمہارا ہے، تم ہو نغمہ خواں اِس کے

تشریح: شاعر اپنی قوم کے بچوں کو بتانا چاہتا ہے کہ اے نونہالو یہ ملک پاکستان آپ کے لیے ہے۔ اور تم ہی اس کے مشکل وقت میں سیکورٹی گارڈ ہو رکھوالے ہو۔ یہ آزاد پھولوں اور پھلوں سے سجا ملک تمہارا ہے۔ تم ہی اس کے گیت گانے والے ہو۔

5- اِس زمین کی مٹی میں خون ہے شہیدوں کا
ارض پاک مرکز ہے، قوم کی امیدوں کا

تشریح: شاعر یہ اپنے ملک کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو تم ہوش کرو یہ زمین کا ٹکڑا بہت آسان نہیں۔ اس کو حاصل کرنے کیلئے بے شمار قربانیاں دی گئی ہیں۔ قوم امیدوں کا سہارا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اِس کی حفاظت کریں۔ جیسے تمہارے آبا نے خون دے کر حاصل کیا۔ بے شمار شہیدوں نے اِس کو حاصل کرنے کے لیے اپنا خون دیا ہے۔

6- نظم و ضبط کو اپنا میر کارواں جانوں
وقت کے اندھیروں میں اپنا آپ پہچانوں

تشریح: اے میری قوم کے جوانو اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو تو ایک ترتیب و تنظیم اور نظم و ضبط کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالو۔ اس کڑے اور مشکل وقت میں آپ اپنے آپ کو دیکھو کہ آپ پر کیا ذمہ داریاں ہیں؟ پھر ان فرائض کو خود بخود حل کرتے چلے جائیں۔ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

7- یہ وطن تمہارا ہے تم ہو پاسباں اِس کے
یہ چمن تمہارا ہے، تم ہو نغمہ خواں اِس کے

تشریح: شاعر اپنی قوم کے بچوں کو بتانا چاہتا ہے کہ اے نونہالو یہ ملک پاکستان صرف آپ کے لیے ہے۔ آپ ہی اِس کے رکھوالے و پاسبان ہو۔ تم ہی پاکستان کے اِس مشکل وقت میں اسے کامیابی دلانے والے ہو۔ یہ آزاد پھولوں اور پھلوں سے سجا ملک آپ کا ہے۔ اور تم ہی اِس کی سلامتی کے گیت گانے والے ہو۔

8- میر کارواں ہم تھے، روح کارواں تم ہو
ہم تو صرف عنوان تھے، اصل داستاں تم ہو

تشریح: شاعر اپنی قوم کے جوانوں کو سمجھاتے ہوئے کہتا ہے۔ اِس قافلے یعنی آزادی پاکستان کے امیر (سردار) ہم تھے۔ اور اِس کی روح تم ہو ہم اِس ملک کو آزاد کروا کے اس جگہ تک لے آئے ہیں ہم تو صرف عنوان ہیں اب داستان تم ہو۔ یعنی اصل کام آپ کا ہے۔ ہم نے تو صرف شروعات کرنی تھیں سو کر دیں تکمیل آپ کی ذمہ داری ہے۔

9- نفرتوں کے دروازے، خود پہ بند ہی رکھنا
اِس وطن کے پرچم کو سربلند ہی رکھنا

تشریح: شاعر اپنے ہم وطنوں کو اور آئندہ آنے والی نسلوں کو کہتا ہے کہ آپ ایک دوسرے سے نفرت نہیں کریں گے۔ بلکہ ایک دوسرے سے بھائی چارے کی فضا پیدا کریں گے۔ اور ہمیشہ اپنے ملک کی سربلندی کی خاطر کام کرتے رہیں اور ہر ممکن کوشش کریں کہ اپنے ملک کی عزت پر کوئی آنچ نہ آنے پائے۔ اس کے پرچم کی عزت و آبرو کو بلند رکھیں نیچا نہ دکھائیں۔

10- یہ وطن تمہارا ہے، تم ہی پاسبان اِس کے
یہ چمن تمہارا ہے تم ہی نغمہ خواں اِس کے

تشریح: شاعر اپنے وطن کے جوانوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ یہ ملک ہمارا پاکستان صرف آپ کے لئے ہے۔ آپ ہی اس کے پاسبان اور رکھوالے ہیں۔ یہ آزاد پھولوں اور پھلوں سے سجایا پاکستان آپ ہی لوگوں کی ملکیت ہے۔

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

i: شاعر نے اِس نظم میں طلباء کا فرض کیا بتایا ہے؟

جواب: شاعر نے اس نظم بعنوان یہ وطن تمہارا ہے۔ میں طلباء اور اِس ملک کے باشندوں کے فرائض بتانے کی کوشش کی ہے کہ آپ ہی اِس کے رکھوالے اور پاسبان ہیں۔ آپ ہی نے اس کی حفاظت کرنی ہے۔ آپ ہی نے اِس کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے۔

ii: اِس نظم میں شاعر کی کیا امیدیں ہیں؟

جواب: شاعر کل کا پاکستان اِن بچوں کا خیال کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم نے تو جو کرنا تھا کر دیا ہے۔ یعنی شہیدوں کا خون دے کر اِس ملک پاکستان کو آزاد کروانا تھا کروا کے اِن بچوں کے حوالے کر دیا ہے۔ میری ... ہے کہ اِن بچوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کی بجائے محبت پیدا ہو ... یہی پاکستان کے آئندہ رہنما ہیں۔ اِس کی سربلندی و ترقی کے سب میدانوں کا بوجھ اِن نونہالوں پر ہے۔ جن کے ہاتھ میں پاکستان کی دوڑ ہے۔

iii: اِس نظم میں شاعر نے وطن اور اہل وطن کا تعلق کیا بتایا ہے؟

جواب: شاعر نے طلباء اور اُن کے ملک کا تعلق آپس میں جو ہے اِس کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ پاکستانی بچے، بوڑھے، جوان اِس ملک کے رکھوالے پاسبان۔ سردار اور پاکستان کی ترقی کے ذمہ دار ہیں۔

iv: شاعر کے مطابق وطن کے پرچم اور اِس کی عزت کو قائم رکھنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے۔

جواب: شاعر اپنے ہم وطنوں اور آئندہ آنے والی نسلوں سے یہ توقع رکھتا ہے کہ اب ملک کی باگ ڈور اِن جوانوں کے ہاتھ میں ہے۔ اِس کی حفاظت کی ذمہ داری اِن جوانوں پر ہے۔ اِس کی ترقی کی منزل اِن...

Info Hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

اپنے بس میں ہے۔ اِن کو چاہیے کہ ایمانداری، محنت لگن سے اِس کی ترقی کے لیے کوشاں رہیں۔

v: اِس نظم میں شاعر نے طلبہ کو کیسے اپنا میر کارواں بنانے کا مشورہ دیا ہے۔

جواب: شاعر نے میر کارواں کا مشورہ طلباء کو دیا ہے۔ یعنی تمام طلباء اور اِس ملک میں رہنے والے نظم وضبط۔ وقت کی پابندی، ترتیب و تنظیم کو اپنا نصب العین بنائیں۔ آپ ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ اگر قرآن و حدیث کے بتائے ہوئے اِن اصولوں کو بھول گئے تو پھر تباہی و بربادی مقدر بن جائے گی۔

سوال2: دیئے گئے الفاظ کے ہم قافیہ الفاظ تحریر کریں۔

الفاظ	ہم قافیہ	الفاظ	ہم قافیہ
پاسبان	کاروان	داستان	گلستان
آب	تاب۔جاب	بند	چند

سوال3: درج ذیل الفاظ وتراکیب کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملوں میں استعمال
پاسبان	شاعر آئندہ اِس ملک کے پاسبان طلباء اور جوانوں کو سمجھتا ہے۔
رنگ وآب	اِس ملک کے طلباء اور جوان ہی اِس کے رنگ وآب ہیں۔
بحروبر	اِس ملک پاکستان کے بحروبر کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔
میر کارواں	اب ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا میر کارواں کا کام ہے۔
سر بلند	ملک پاکستان کے پرچم کو سر بلند رکھنا اِس کے باسیوں کا کام ہے۔

سوال4: دی گئی نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: شاعر اِس نظم کے ذریعے اپنے اور نوجوانوں پر پاکستان کی اہمیت اجاگر کرنا چاہتا ہے کہ اے نوجوانو یہ پھول جیسا وطن تمہارا ہے اور تم ہی اِس کے رکھوالے ہو۔ اِس گلستان پاکستان میں جو جوبن ہے اور چمک ہے وہ تمہارے دم سے ہے۔ اِس ملک کا ہر ذرہ تمہاری ملکیت ہے۔ کیا آسمان کیا زمین۔

اے نوجوانو اِس زمین کو حاصل کرنے کے لیے بے شمار شہیدوں نے خون دیا تھا۔ ساری قوم کی امیدیں اِس خطہ پاکستان سے ہے۔ نظم وضبط کو اپنا شعار بناؤ۔ ہم اِس پاکستان کو بنا کر یہاں تک لے آئے ہیں۔ اب تمہارا کام ہے۔ اِس کو سنبھال کر رکھو۔ پاکستان کی اصل نوجوان ہیں۔ ایک دوسرے سے نفرت نہ کرنا۔ اور اپنے پرچم کی سر بلندی تم ہی نے کرنی ہے۔ اِس وطن کی ہر چیز تمہاری ہے۔ تم ہی اِس کے رکھوالے ہو تم ہی اِس نئے چمن کے مالی ہو۔

8- گرلز گائیڈز

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
انتظام وانصرام	معاملات کو سنبھالنا	گاہے بگاہے	کبھی کبھی
غماز	آئینہ دار	مشاورت	مشورہ کرنا
فعال	چست چالاک	مقبولیت	پسندیدگی
کم وبیش	تقریباً	وفاشعار	وفانبھانے والا

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

i: گرلز گائیڈنگ کی ابتداء کیسے ہوئی؟

جواب: گرلز گائیڈنگ کا آغاز بھی سکاؤٹنگ کی طرح برطانیہ ہی سے ہوا۔ اِس تنظیم کا سہرا لارڈ بیڈن پاول کی بہن کے سر جاتا ہے۔

ii: گرل گائیڈنگ لڑکیوں کے لئے کیوں ضروری ہے؟

گرلز گائیڈنگ لڑکیوں کی نشوونما کے لیے بہترین تحریک ہے۔ اس تحریک میں شامل ہونے سے انہیں عملی زندگی کی کئی مہارتوں کا پتا چلتا ہے۔ انہیں قیادت کے مواقع میسر آتے ہیں۔ ذمہ داریاں سنبھالنے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ جو لڑکیاں زمانہ طالب علمی میں گائیڈ رہ چکی ہوتی ہیں وہ عملی زندگی میں زیادہ کامیاب زیادہ خود اعتماد اور زیادہ ذمہ دار خواتین ثابت ہوتی ہیں۔ گرل گائیڈنگ کا مقصد ہی لڑکیوں اور خواتین کے کردار کی تشکیل کر کے انہیں اچھا، ذمہ دار اور مفید شہری بننے میں مدد فراہم کرنا ہے۔ تاکہ وہ ملک وقوم کا نام روشن کریں۔

iii: گائیڈ کو کن کن شاخوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

جواب: عمر کے لحاظ سے گائیڈز کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

i- چھ سے گیارہ سال تک کی لڑکیاں بلیو برڈز (Blue Birds) کہلاتی ہیں۔

ii- گیارہ سے سولہ سال تک کی لڑکیاں گائیڈز کہلاتی ہیں۔

iii- سولہ سے اکیس سال تک کی لڑکیاں سینئر گائیڈز کہلاتی ہیں۔

iv: گائیڈ قوانین میں سے پانچ قوانین لکھیں؟

جواب: i) گائیڈ قابل اعتماد ہوتی ہے۔

ii) گائیڈ وفادار ہوتی ہے۔

iii) گائیڈ ملنسار اور دوسری گائیڈ کی بہن ہوتی ہے۔

iv) گائیڈ خوش اخلاق اور دوسروں کا خیال رکھتی ہے۔

v) گائیڈ مددگار ہوتی ہے اور وقت کا صحیح استعمال کرتی ہے۔

vi) گائیڈ تکالیف اور مشکلات کا حوصلہ مندی سے مقابلہ کرتی ہے۔

v: گرلز گائیڈ کا تین انگلیوں کا نشان کس بات کی عکاسی کرتا ہے؟

Scanned with CamScanner

جواب: وردی پہن کر گرل گائیڈز تین انگلیوں سے سلام کرتی ہیں۔ تین انگلیوں کا نشان اِس بات کا غماز ہے کہ
قائداعظمؒ کے تین سنہری اصول تھے۔
گائیڈ کا وعدہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔
گرلز گائیڈنگ کی تین شاخیں ہیں۔
گرلز گائیڈنگ کے بیج کی تین پتیاں ہیں۔

سوال 2: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- گرلز گائیڈنگ کا آغاز کیا گیا کیونکہ
(ا) برطانیہ کے عوام چاہتے تھے
(ب) بیڈن پاول نے پہلے ہی سوچ رکھا تھا
(ج) مس ایگنس کا اصرار تھا ✓
(د) لڑکیوں کی خواہش تھی

2- عمر کے لحاظ سے گرل گائیڈنگ کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟
(ا) چار (ب) تین ✓
(ج) دو (د) پانچ

3- عاصمہ کی عمر پانچ سال ہے۔ وہ بن سکتی ہے۔
(ا) گائیڈ (ب) سینئر گائیڈ
(ج) چھوٹی گائیڈ (Blue Bird)
(د) وہ ابھی اس عمر کو نہیں پہنچی۔ ✓

4- گائیڈ کا مقولہ ہے۔
(ا) تیار ہو ✓ (ب) ہاتھ بٹاؤ
(ج) مدد کرو (د) وفادار ہو

5- گرلز گائیڈنگ لڑکیوں کے لیے بہترین تحریک ہے۔ کیونکہ اِس سے وہ سیکھتی ہیں۔
(ا) گائیڈ قانون (ب) ✓ عملی زندگی کی مہارتیں
(ج) گائیڈنگ (د) گائیڈنگ کی تاریخ

سوال 3: درج ذیل سابقوں کی مدد سے تین تین لفظ بنائیں۔

یک: یک لخت۔ یک مشت، یک زبان
اہل: اہل علم۔ اہل دیہہ۔ اہل زبان۔
خوش: خوش نصیب، خوش بخت، خوشبو۔
صاحب: صاحب اقتدار، صاحب حیثیت، صاحب نصاب
بن: بن دیکھے، بن باپ، بن بادل بارش، بن بلائے، بن نہائے۔

سوال 4: کالم الف میں چند الفاظ دیئے گئے ہیں۔ جبکہ کالم (ب) میں لاحقے درج ہیں۔ کالم الف کے الفاظ کو متعلقہ لاحقوں سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج درست
حیرت	مند	حیرت انگیز
دکان	سوز	دوکان دار
عالم	انگیز	عالم انگیز
ضرورت	دار	ضرورت مند
جگر	گیر	جگر سوز

سوال 5: درج ذیل جملوں کے سامنے متعلقہ ضرب المثل لکھیں؟

i- کسی مصیبت کو خود دعوت دینا۔	آ بیل مجھے مار
ii- اچھا کام کر کے بھلا دینا	نیکی کر دریا میں ڈال
iii- کام نہ آئے مگر حیلے بہانے سے ٹالنا	ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا
iv- غلطی کے بعد پچھتانا بیکار ہے	اب کیا پچھتائے ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت
v- ہمیشہ طاقتور کی مرضی چلتی ہے	جس کی لاٹھی اس کی بھینس

سوال 6: درج ذیل محاورات کے معنی لکھ کر جملے بنائیں۔

الفاظ	معنی	جملے
1- پاش پاش ہونا	ٹکڑے ہونا	جونہی گلاس فرش پر گرا پاش پاش ہوگیا۔
2- پانی پانی ہونا	شرمندہ ہونا	میں امتحان میں فیل ہوگیا والد کو سامنے دیکھ کر پانی پانی ہوگیا۔
3- باغ باغ ہونا	خوش ہونا	ماں اپنے بچے کی اس قدر کامیابی دیکھ کر باغ باغ ہوگئی۔
4- بال بال بچنا	محفوظ رہنا	اکرم کار کے ایکسیڈنٹ میں بال بال بچا۔
5- سائیں سائیں کرنا	خوفناک سناٹا	میں جونہی رات کے وقت قبرستان میں داخل ہوا وہاں سائیں سائیں کی آواز سن کر خوفزدہ ہوگیا۔

9- ہمارا قومی کھیل۔ ہاکی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ارباب بست و کشاد	حکمران، فیصلہ کرنے والے	قابل ستائش	تعریف کے قابل

Info Hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

بل بوتے پر	آسرے پر	قوت مدافعت	دفاع کرنے کی طاقت
جم غفیر	بہت بڑا ہجوم	مسابقت	مقابلہ
چاق وچوبند	چست چالاک	نشیب وفراز	اوپر نیچے، دکھ سکھ

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات دیں:

i: پاکستان نے ہاکی کے میدان میں کون کون سی نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں؟

جواب: 1- ایشین چیمپئن رہا 2014ء میں
2- تین دفعہ ورلڈ کپ جیتے

ii: پاکستان موجودہ دور میں ہاکی کے کھیل میں نمایاں کامیابی کیوں حاصل نہیں کر رہا ہے؟

جواب: 1- جدید سہولیات کا فقدان ہے۔ 2- حکام کا کرکٹ کو ہاکی پر ترجیح دینا۔ 3- کھلاڑیوں کے چناؤ میں اقربا پروری۔ 4- مقامی کلبوں کی عدم دلچسپی۔ 5- حکومتی سرپرستی کا فقدان۔

iii: پاکستان ہاکی فیڈریشن کو ہاکی کے فروغ کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: مقامی کلبوں کی طرف خصوصی توجہ دیں تاکہ اچھے اچھے کھلاڑی ٹیم میں شامل ہوں۔ ہاکی فیڈریشن میں اقربا پروری بند کی جائے۔ ایماندار سلیکٹرز ہوں۔ حکومت کو چاہیے کہ ہاکی کی طرف خصوصی توجہ دے۔

iv: انسانی جسم کی نشوونما کے لیے کھیل کیوں ضروری ہوتے ہیں؟

جواب: انسانی جسم ان کھیلوں کی وجہ سے چاک وچوبند رہتے ہیں۔ نظم و ضبط کی پابندی کے عادی ہوتے ہیں۔ اِن میں جذبہ مسابقت بھی زیادہ ہوتا ہے۔ کھیل کی وجہ سے وہ تعلیم میں بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت زیادہ ہوتی ہے۔

v: پاکستان میں ہاکی کے زوال کی ایک وجہ ہے۔

(ا) کھلاڑیوں کو جدید سہولیات کا نہ ہونا ✓
(ب) پاکستانی ہاکی فیڈریشن کا قیام
(ج) تمام پاکستانی کی عدم دلچسپی
(د) کھلاڑیوں کا باصلاحیت نہ ہونا

(ii) پاکستان میں ہاکی کا سنہری دور تھا۔

(ا) 1960ء (ب) 1970ء
(ج) 1980ء ✓ (د) 1990ء

(iii) ہاکی کو سب سے پہلے اولمپک کھیلوں میں کب شامل کیا گیا؟

(ا) 1908ء (ب) 1928ء ✓
(ج) 1920ء (د) 1978ء

سوال 3: درج ذیل الفاظ ومحاورات کو اپنے جملوں میں استعمال کریں؟

الفاظ	جملوں میں استعمال
والہانہ لگاؤ	آفریدی کو کرکٹ سے والہانہ لگاؤ ہے۔ جس کی وجہ سے کامیابی حاصل کرتا ہے۔
جم غفیر	یاسر عرفات کی وفات پر ایک جم غفیر نے جنازے میں شرکت کی۔
بے جا مداخلت	حکومت کو سپریم کورٹ کے معاملے میں بے جا مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔
ساکھ بحال ہونا	آفریدی کی ٹیم میں آنے سے کرکٹ کی گرتی ہوئی ساکھ بحال ہوگئی۔
نام روشن کرنا	قائداعظم نے وکالت میں بھی اپنا نام روشن کیا۔
دل کی دھڑکن ہونا	اکرم کا اکلوتا بیٹا سب گھر والوں کے دل کی دھڑکن ہے۔
فقدان	آجکل پاکستان کے صوبہ سرحد میں چینی کا فقدان ہے۔

سوال 4: درج ذیل جملوں میں روزمرہ اور محاورات کی غلطیاں ہیں۔ آپ انہیں درست کر کے لکھیے۔

-1 ہم آپ کی خیریت نیک مطلوب چاہتے ہیں۔ غلط
ہم آپ کی خیریت نیک چاہتے ہیں۔ درست

-2 حامد نے آب زم زم کا پانی پیا۔ غلط
حامد نے آب زم زم پیا۔ درست

-3 میرا بھائی لاہور میں بخیریت سے ہے۔ غلط
میرا بھائی لاہور میں بخیریت ہے۔ درست

-4 بے فضول بات کرنا اچھی عادت نہیں۔ غلط
فضول بات کرنا اچھی عادت نہیں۔ درست

-5 جھوٹ مارنا بہت بری عادت ہے۔ غلط
جھوٹ بولنا بہت بری عادت ہے۔ درست

-6 جہاں زیب میرا اہم جماعتی ہے۔ غلط
جہاں زیب میرا اہم جماعت ہے۔ درست

-7 کیا آپ نے آج کی اخبار پڑھی ہے۔ غلط
کیا آپ نے آج کا اخبار پڑھا ہے۔ درست

-8 کامران نے حساب بے باک کردی تھی۔ غلط
کامران نے حساب بے باک کر دیا تھا۔ درست

Scanned with CamScanner

سوال5: درج ذیل محاورات کو معنی کے ساتھ ملائیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج درست
ہاتھ پاؤں مارنا	شکست ہونا	سخت کوشش کرنا
نو دو گیارہ ہو جانا	مقابلہ جیت لینا	بھاگ جانا
منہ کی کھانا	سخت کوشش کرنا	شکست ہونا
میدان مارنا	بھاگ جانا	مقابلہ جیت لینا
ہاتھ پاؤں پھول جانا	گھبرا جانا	گھبرا جانا

10- یوم آزادی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بدخو	برائی چاہنے والا، کرنے والا	زیب تن کرنا	پہننا
پرتپاک	پرجوش، اچھے طریقے سے	سماں	منظر
دل موہ لینا	دل کو بہت اچھا لگنا	آویزاں	لٹکا ہوا

مشقی سوالات کا حل

سوال1: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

i: بین الصوبائی مقابلہ جات کیوں منعقد ہوئے؟

جواب: اس لیے کہ ملی یکجہتی پیدا ہو۔ ایک دوسرے کی ثقافت کو دیکھا جائے۔ میل جول اور اتحاد کو فروغ ملے۔ ایک دوسرے سے محنت اور پیار بانٹا جا سکے۔

ii: مصنف نے 14 اگست کے دن کے موسم کا کیسے ذکر کیا ہے؟

جواب: سخت گرمی کے بعد مون سون شروع ہو چکا تھا۔ بارش ہونے کی وجہ سے ہر شے نکھری دکھائی دے رہی تھی۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے درختوں کے نئے پتے نکل آئے ہوں۔

iii: فاٹا سے آنے والی ٹیم کا استقبال کیسے کیا گیا۔

جواب: سٹیج سیکریٹری نے تالیوں کی گونج میں محمد نور اللہ اور ساتھیوں کو دعوت دی اور کہا کہ وطن کی محبت سے سرشار یہ ٹیم آپ کے سامنے ایک ملی نغمہ پیش کرے گی۔

iv: سٹیج سیکریٹری نے اپنے مقام میں ملی یکجہتی پر کیسے روشنی ڈالی؟

جواب: سٹیج سیکریٹری نے ملی یکجہتی کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ وطن عزیز کا حصول مسلمانان برصغیر کی جدوجہد اور قربانیوں کا ثمر ہے۔ اس کی بقا اور استحکام اور ترقی باہمی اتحاد اور ملی یکجہتی سے وابستہ ہے۔ پاکستان کی مثال ایک پھول کی مانند ہے۔ چاروں صوبے آزاد کشمیر آزاد جموں کشمیر، گلگت بلتستان اور قبائلی علاقہ جات اس کی پتیاں ہیں۔ کسی بھی پتی کے بغیر پھول ادھورا ہے۔

v: مہمان خصوصی نے کیا پیغام دیا؟

جواب: مہمان خصوصی نے فرمایا کہ میری روح کو بے حد سکون ملا کہ پاکستانی طلباء میں وطن کی محبت بدرجہ اتم موجود ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نسل پاکستان کو زیادہ مضبوط، زیادہ خوشحال، زیادہ صحت مند بنا دے گی۔ اور طلباء صرف اور صرف اپنی پڑھائی پر توجہ دیں۔ یہ مت دیکھیں کہ کون کیا کر رہا ہے۔ یہ دیکھیں کہ میں کیا کر رہا ہوں۔

سوال2: درج ذیل درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- ملی نغموں کا مقابلہ کس شہر میں ہوا۔
✓ (ج) اسلام آباد (د) گلگت

2- ملی نغموں کے مقابلے میں کل کتنی ٹیموں نے شرکت کی۔
✓ (ج) سات (د) آٹھ

3- سید نظر زیدی کا نغمہ کس ٹیم نے گایا؟
✓ (ج) محمد نور اللہ اور ساتھی (د) محمد انعام اللہ اور ساتھی

4- جمیل الدین عالی کے گائے گئے نغمے کے بول تھے۔
✓ (ا) جیوے جیوے پاکستان

5- وادی مہران کس صوبے کو کہا جاتا ہے
(ج) پنجاب (د) خیبر پختونخواہ ✓

سوال3: درج ذیل میں لاحقوں اور سابقوں کو بے ترتیب لکھا گیا ہے۔ آپ ان کی مدد سے دو دو لفظ بنائیں:

الفاظ	سابقے یا لاحقے
صاحب	صاحب نصاب، صاحب حیثیت
مند	ضرورت مند، حاجت مند، فکر مند
یک	یک مشت، یک زبان، یک لخت
دار	خوددار، علم دار، زوردار، کردار
ان	ان پڑھ، ان گنت
انگیز	فکر انگیز، حیرت انگیز، شر انگیز
نا	نامعلوم، ناواقف
بے	بے شمار، بے انتہا، بے وقوف
بد	بدبخت، بدنصیب، بدفعل
سوز	سوز و گداز، سوز انداز

سوال4: ذیل میں ایک کالم میں محاورات لکھے ہیں۔ اور دوسرے میں ان کے معنی بے ترتیب لکھے گئے ہیں معنی کی مناسبت سے کالم ملائیں۔

Info Hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

1- بات کا بتنگڑ بنانا	واسطہ پڑنا	چھوٹی سی بات کو بے حد بڑھا دینا
2- بے پر کی اڑانا	شکست دینا	افواہ پھیلانا
3- پالا پڑنا	بے حد گھبرا جانا	واسطہ پڑنا
4- دل کی کلی کھلنا	چھوٹی سی بات کو بے حد بڑھا دینا	بے حد خوش ہونا
5- دانت کھٹے کرنا	بے حد خوش ہونا	شکست دینا
6- ہاتھ پاؤں پھول جانا	افواہ پھیلانا	بے حد گھبرا جانا
7- آستین کا سانپ	صلاحیتوں کا اعتراف کروانا	چھپا دشمن
8- لوہا منوانا	توجہ نہ دینا	صلاحیتوں کا اعتراف کروانا
9- سنی ان سنی کر دینا	باہمی محبت پیدا ہونا	توجہ نہ دینا
10- شیر وشکر ہونا	چھپا دشمن	باہمی محبت پیدا ہونا

11- ایک آرزو

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جلوت	محفل	شورش	شور
خلوت	تنہائی	قبا	ایک قسم کا لمبا کوٹ
آغوش	گود	کٹیا	چھوٹا سا مکان
سرود	نغمہ، اک قسم کا باجا	درا	قافلے کی گھنٹی

اشعار کی تشریح

شعر 1: دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یارب
کیا لطف انجمن کا، جب دل ہی بجھ گیا ہو

تشریح: علامہ محمد اقبال اپنے رب سے عرض کرتا ہے کہ اس دنیا کی محفلوں سے میرا دل بجھ سا گیا ہے۔ کوئی مزہ نہیں آ رہا کیونکہ مجھے آخرت کی فکر لگی ہوئی ہے۔ اِس لیے میرا اب دِل چاہتا ہے کہ میں علیحدہ بیٹھ کر اپنے رب کو یاد کروں۔

شعر 2: مرتا ہوں خامشی پر، یہ آرزو ہے میری
دامن میں کوہ کے اک چھوٹا سا جھونپڑا ہو

تشریح: علامہ اقبال اپنے رب سے التجا کرتا ہے کہ اے اللہ میری خواہش ہے کہ پہاڑ کے دامن میں ایک چھوٹا سا کمرہ ہو۔ یہی میری آرزو۔ خواہش ہے۔ وہاں جا کر میں خاموشی سے علیحدگی میں اپنے رب کی عبادت کروں۔

شعر 3: گل کی کلی چٹک کر پیغام دے کسی کا
ساغر ذرا سا گویا مجھ کو جہاں نما ہو

تشریح: شاعر اپنے رب سے عرض کرتا ہے کہ پھول کی کلی جو ابھی پھول بننے کے لیے بے تاب ہے۔ چٹک کر اچانک مجھے یہ بتائے کہ اِس بتانے سے میرے اوپر سارے راز افشاں ہو جائیں۔ خدا کی سب حقیقتیں جو میں نہیں جانتا ان کا مجھے ادراک حاصل ہو جائے۔ مجھے ایسی محبت سے سوچنے کا گر آ جائے۔

شعر 4: ہو ہاتھ کا سرہانہ سبزہ کا ہو بچھونا
شرمائے جس سے جلوت، خلوت میں وہ ادا ہو

تشریح: شاعر علامہ محمد اقبال اپنے رب کے سامنے اپنی عاجزی کی سی ادا کی خواہش ظاہر کرتا ہے کہ میرا رہن سہن اِس طرح کا ہو کہ ہاتھ کا سرہانہ ہو جس پر سر رکھ کر میں سو جاؤں اور سبزہ بھی ہریالی ہی میرا بستر ہو میں اِس میں خوش ہوں۔ جس سے ظاہری طور پر تو شرم آئے بلکہ آخرت میں وہ کارآمد ثابت ہو۔

شعر 5: مانوس اِس قدر ہو صورت سے میری بلبل
ننھے سے دِل میں اِس کے کھٹکا نہ کچھ مرا ہو

تشریح: علامہ محمد اقبال اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اے اللہ! مجھے تو اِس کا بنا دے کہ بلبل جیسے جانور بھی مجھ سے مانوس ہو جائیں۔ وہ مجھ سے کوئی بھی خوف محسوس نہ کریں۔ یا میرا کردار اِس قسم کا ہو کہ ہر کوئی مجھ سے خوف زدہ نہ ہو۔ اِس کے دل میں میری ایسی حیرت پیدا کر کہ وہ مجھ سے اتنا مانوس ہو جائے کہ مجھ سے خوف زدہ نہ ہو۔

شعر 6: ہو دلفریب ایسا، کہسار کا نظارہ
پانی میں موج بن کر اُٹھ اُٹھ کے دیکھتا ہو

تشریح: شاعر کی تمنا کچھ ایسی ہے کہ پہاڑوں کا نظارہ اتنا خوشگوار ہو۔ اتنا دلفریب ہو کہ ہر کوئی اِس سے خوش ہو جائے جس طرح پانی میں موج اٹھ کر کیسا خوبصورت نظارہ پیش کرتی ہے۔ اس طرح پہاڑ بھی اپنا نظارہ پیش کرے۔

شعر 7: آغوش میں زمین کی، سویا ہوا ہو سبزہ
پھر پھر کے جھاڑیوں میں پانی چمک رہا ہو

تشریح: شاعر علامہ محمد اقبال کی خواہش ہے کہ زمین کے اوپر سبزہ اس قدر بچھا ہوا ہو کہ انسان کو مزہ آئے۔ اور پانی کی کیفیت بھی ایسی ہو کہ جھاڑیوں میں پانی اِس طرح پھرتا ہو کہ جھاڑیوں میں سے اس طرح نظر آتا ہو کہ چاندی جیسا معلوم ہوتا ہے۔

شعر 8: پانی کو چھو رہی ہو جھک جھک کر گل کی ٹہنی
جیسے حسین کوئی، آئینہ دیکھتا ہو

تشریح: ڈاکٹر علامہ محمد اقبال پانی کا اور درختوں کا منظر بیان

کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ پودوں کی شاخیں اِس طرح جھک کر پانی سے ٹکراتی ہیں۔ کہ جیسے وہ شیشے میں سے اپنا منہ دیکھ رہی ہیں۔ اور کتنی بھلی اور خوبصورت لگ رہی ہوں۔

شعر 9: راتوں کو چلنے والے رہ جائیں تھک کے جس دم
امید ان کی میرا ٹوٹا ہوا دیا ہو

تشریح: شاعر اس ویرانے میں اِس قافلے کو اپنے ٹوٹے ہوئے دیئے سے کس خوبصورت انداز میں نسبت دیتا ہے کہ جب وہ سارا دن رات سفر کر کر کے قافلے تھک جائیں۔ تو میری شمع جو میں نے ایک ٹوٹے ہوئے دیئے میں جلائی ہوئی ہے۔ وہ اِن کو سہارا دے اِن کو راستہ دکھائے اور منزل کی طرف رہنمائی کرے۔

شعر 10: بجلی چمک کے اِن کو کٹیا مری دکھا دے
جب آسماں پہ ہر سو بادل گھرا ہوا ہو

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ جب آسمان پر ہر طرف بادلوں نے گھیرا ڈالا ہوا ہو ہر طرف گہرے اندھیرے چھائے ہوئے ہوں۔ کوئی چیز دیکھائی نہ دے خدا کی قدرتی بجلی بھی آسمانی بجلی چمک کر میری کٹیا کی نشاندہی کرے۔

شعر 11: پھولوں کو آئے جس دم، شبنم وضو کرنے
رونا مرا وضو ہو نالہ مری دعا ہو

تشریح: شاعر محمد اقبال کہتے ہیں کہ رات گزرنے کے بعد جب اوس درختوں اور پودوں پر پڑتی ہے۔ اُس نسبت سے علامہ صاحب کہتے ہیں کہ پھولوں کو جب اوس وضو کروانے آتی ہے۔ اِسی طرح میرا رونا وضو کی نسبت ہو میری آہ وزاری خدا کے حضور دعا بن کر حاضر ہو۔

شعر 12: اِس خامشی میں جائیں، اتنے بلند نالے
تاروں کے قافلے کو، میری صدا درا ہو

تشریح: اِس خاموش پرسکون رات کو میرا رونا دھونا اتنا بلند ہو۔ کہ یہ جو آوازیں خدا رات کے پچھلے پہر قریب ہو کر سنتا ہے خدا کرے میری اِس درد بھری آواز کو بھی ساتھی مل جائیں لیعنی میری آواز بھی اُن سے مل جائے جو آوازیں رات کے پچھلے پہر خدا کے حضور پیش ہوتی ہیں۔ لیعنی تاروں کا ساتھ نصیب ہو۔

شعر 13: ہر درد مند دِل کو رونا میرا رلا دے
بہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

تشریح: ہر وہ آدمی جو دِل میں انسانیت کا درد رکھتا ہے میں جو اِس فکر میں لیعنی تنہائی میں روتا ہوں کہ کہیں میرا رب مجھ سے راضی ہو جائے اور میری فریاد سن لے اور یہ میری آہ و بکا سن کر میرا رونا دھونا سن کر شاید غافل لوگ بھی کچھ سوچنے پر مجبور ہو جائیں۔ میری شاعری سے اُن کے دِل پر کوئی اثر ہو جائے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ آئیں۔ وہ بھی اُس کی عبادت کی طرف مشغول ہو جائیں۔

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

i: شاعر دنیا کی محفلوں سے کیوں اکتا گیا ہے؟

جواب: شاعر دنیا کی مصروفیت لڑائی جھگڑوں۔ ذاتی مصروفیات جو انسان کو اپنے خدا سے غافل رکھتی ہیں۔ شاعر چاہتا ہے کہ کہیں خاموش جگہ پر جائے اور یکسوئی سے خدا کی عبادت کرے۔

ii: شاعر کسے اپنی صورت سے مانوس کرنا چاہتا ہے۔

جواب: بلبل کو

iii: شاعر کسے اپنا رونا سنا کر رلانا چاہتا ہے؟

جواب: دردمند دِل جو انسان اپنے اندر نرم دل رکھتے ہیں۔ جو چیزوں، احساسات کو اچھی طرح محسوس کرتے ہیں۔

iv: شاعر کسے سرہانہ اور بچھونا بنانا چاہتا ہے۔

جواب: شاعر اپنے ہاتھ کو سرہانہ اور گھاس سبزہ کو اپنا بچھونا بنانا چاہتا ہے۔

v: اِس نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: خاموشی سے خدا کی عبادت، دنیا کی بے تحاشا مصروفیت جو انسان کو خدا سے غافل کر دیتی ہیں۔

سوال 2: درست جواب پر (a) کا نشان لگائیں۔

1- شاعر کی خواہش ہے کہ وہ
(ا) دنیا کی محفلوں سے رکنا چاہے
(ب) پرسکون مقام پر رہے ✓
(ج) انجمن سے لطف اندوز ہو
(د) شورش کو ڈھونڈ لے

2- مجموعی طور پر یہ نظم کس سے متعلق ہے؟
(ا) مناظر فطرت (ب) دنیا کی محفلیں ✓
(ج) پہاڑوں کی سیر (د) پرندوں کی آوازیں

3- شاعر کس کی ہم نوائی کی تمنا کرتا ہے؟
(ا) بلبل (ب) خامشی ✓
(ج) کہسار (د) کوئل

4- شاعر کا طرز بیان ہے۔
✓ (ا) مذہبی (ب) ادبی
(ج) سائنس (د) روحانی

سوال 3: اردو میں ایک ہی لفظ کو دوبار ایک ساتھ استعمال کرنے کو تکرار کہتے ہیں۔ اس سے معنویت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ آپ

Scanned with CamScanner

درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	استعمال
جھک جھک	ہم اپنے چچا کے ساتھ سرگودھا میں مالٹے کے باغ میں گئے وہاں پودوں کی شاخیں پھلوں سے لدی جھک جھک کر مہمانوں کا استقبال کر رہی تھیں۔
رک رک	جب ہم گلگت بلتستان گئے تو گاڑی رک رک کر مشکل راستہ عبور کر رہی تھی۔
اُٹھ اُٹھ	طلباء اپنے سابق ٹیچر کو سکول آنے پر اُٹھ اُٹھ کر سلام کرتے رہے۔
ہرے ہرے	فروری، مارچ میں ہر طرف کھیت ہرے ہرے نظر آتے ہیں۔
پھر پھر	خوانچہ فروش گلیوں میں پھر پھر کر سبزی فروخت کرتا ہے۔

سوال 4: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی فرہنگ میں تلاش کریں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آغوش	گود	قبا	ایک مسجد کا نام یا ایک لباس کرتہ
شورش	بغاوت		
جلوت	ظاہر	کٹیا	چھوٹا سا گھر

12- بجلی کی دریافت

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مادی	مادے سے بنی ہوئی	اطالوی	اٹلی کا رہنے والا
مقناطیسی	مقناطیس والی/کی	خول	بیرونی تہہ
قمقمہ	چھوٹا بلب	ناگزیر	بہت ضروری
بے تغیر	جو تبدیل نہ ہو	برقی رو	بجلی

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات دیں:

i: بجلی (برقی رو) کیا ہے؟

جواب: بجلی حرارت کی طرح ایک قوت کا نام ہے۔

ii: سب سے پہلے کب اور کس نے بجلی پر کام شروع کیا؟

جواب: سب سے پہلے 1550ء میں اطالوی سائنسدان کارڈانو نے بجلی پر کام شروع کیا۔

iii: کرنٹ کی کتنی اقسام ہیں؟ پہلے کرنٹ کی کون سی قسم ایجاد ہوئی؟

جواب: کرنٹ کی دو اقسام ہیں۔ اے۔سی اور ڈی۔سی۔ سب سے پہلے ڈی۔سی کرنٹ ایجاد ہوئی۔

iv: بجلی کا بلب کس نے ایجاد کیا؟ اور اسے کس اصول پر بنایا گیا؟

جواب: بجلی کا بلب ایڈیسن نے ایجاد کیا اور یہ ایسے مادوں کے اصول پر بنایا گیا جن میں سے بجلی گزار دو تو وہ مزاحمت کرتے ہیں اور روشنی پیدا کرتے ہیں جیسا کہ کاربن اور سیلی کون وغیرہ۔

v: شارٹ سرکٹ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اگر دو بجلی کی تاریں آپس میں مل جائیں تو ملنے والی جگہ سے بہت زیادہ کرنٹ گزرنا شروع ہو جائے گا اور وہ حصہ بہت زیادہ گرم کر کے آگ پکڑ سکتا ہے۔ اسے شارٹ سرکٹ کہتے ہیں۔

vi: پن بجلی سے کیا مراد ہے؟

جواب: جنریٹروں کے ذریعے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ جنریٹروں کو چلانے کے لیے پانی کا تیز بہاؤ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقے سے پیدا ہونے والی بجلی کو پن بجلی کہتے ہیں۔

سوال 2: صحیح جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- 1660ء میں بجلی پیدا کرنے والی مشین کس نے تیار کی؟
✓ (i) ولیم گلبرٹ (ii) اوٹووان
(iii) ہاکس (iv) نیکولا

2- بجلی کا بلب کس نے ایجاد کیا؟
(i) تھامسن (ii) ہاکس
(iii) گلبرٹ (iv) ایڈیسن ✓

3- درج ذیل میں سے موصل ہے۔
✓ (i) لوہا (ii) پتھر
(iii) لکڑی (iv) ربڑ

4- جن اشیاء میں سے بجلی نہ گزر سکے انہیں کہتے ہیں۔
(i) کنڈکٹر (ii) انسولیٹر ✓
(iii) کنڈنسٹر (iv) ریڈی ایٹر

5- بجلی کی تاریں کس دھات سے بنائی جاتی ہیں؟
(i) کانسی (ii) تانبا ✓
(iii) پیتل (iv) نکل

6- پن بجلی کس چیز کی مدد سے پیدا کی جاتی ہے؟
(i) بھاپ (ii) ہوا
✓ (iii) پانی (iv) کیمیائی عمل

سوال 3: محاورات کو جملوں میں استعمال کریں۔

محاورات	جملے
گوارا کرنا	احمد مجھ سے بات کرنا گوارا نہیں کرتا۔
سر قلم کرنا	1947ء کی جنگ میں مسلمانوں نے بہت سے سکھوں کے سر قلم کیے۔

Scanned with CamScanner

آؤ بھگت کرنا	ہمیں اپنے مہمانوں کی دل گرمی سے آؤ بھگت کرنی چاہیے۔
آوازیں کسنا	ہمیں کسی پاگل پہ آوازیں نہیں کہنا چاہئیں۔
آنکھیں بدلنا	اظہر امیر ہوتے ہی دوستوں سے آنکھیں بدل گیا۔

سوال 4: مترادف الفاظ لکھیں۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
داستان	کہانی	تاریکی	اندھیرا
خادمہ	نوکرانی	حرارت	گرمی
قوت	طاقت	دور	زمانہ
اعزاز	انعام	ذخیرہ	جمع کرنا
تمغہ	بلب	عمل	کام

سوال 5: مضاف اور مضاف الیہ الگ الگ کریں۔

مضاف	مضاف الیہ	مضاف	مضاف الیہ
سزا	جرم	پٹرول	گاڑی
گھوڑا	عامر	لڑکے	مدرسے
کتاب	فوزیہ		

13- تفریح کی اہمیت

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ادیب	لکھنے والا، ادب تخلیق کرنے والا	چشمِ تصور	خیال، تصور کی آنکھ
توسط	واسطے سے، تعلق سے	ترجیح	فوقیت

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: سوالات کے جوابات دیں:

i: سلیم کے گرد طلبہ کیوں جمع تھے؟

جواب: طلبہ سلیم سے گاؤں کے میلے کا قصہ سن رہے تھے جو سلیم دیکھ کے آیا تھا۔

ii: تفریح کن دو طریقوں سے کی جاسکتی ہے۔

جواب: الف۔ کسی کام میں خود شریک ہو کر۔

ب۔ مشاہدہ کر کے یعنی تماشائی بن کر۔

iii: جمیل کس طرح تفریح کرتا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: جمیل کی سیر اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ کسی جگہ علاقے یا عمارت کی سیر نہ کر لے۔ اس نے بہت سی جگہوں اور علاقوں کی سیر کر رکھی ہے۔ اور ان کے بارے میں اس کے پاس بہت سی دلچسپ معلومات ہیں۔

iv: تفریح ہمارے لیے کیوں اہم ہے۔

جواب: ہر انسان کو سیر و تفریح اچھی لگتی ہے۔ اس لیے کہ وہ روزانہ کے معمولات سے ہٹ کر اپنے آپ کو تروتازہ رکھنے کے لیے کسی نہ کسی سرگرمی میں حصہ لیتا ہے۔ تفریح ہمارے لیے اس طریقے سے اہم ہے کہ یہ ہمیں خاص قسم کی توانائی دیتی ہے جس سے ہماری معمول کی کارکردگی میں بھی نمایاں فرق پڑتا ہے۔

v: آپ کس طرح تفریح کرتے ہیں؟ اس سے آپ کو کیا ملتا ہے؟

جواب: میں اس طرح تفریح کرتا ہوں جب میں سکول اور گھر کے کام کاج سے تھک جاتا ہوں تو میں اپنے دوستوں کے ہمراہ گراؤنڈ میں چلا جاتا ہوں اور فٹ بال کھیلتا ہوں بعض اوقات ہم کھیلتے ہوئے پسینے سے شرابور ہو جاتے ہیں اور تھک کر چور ہو جاتے ہیں تفریح کرنے سے ہم ذہنی طور پر بے حد تروتازہ اور چست چالاک ہو جاتے ہیں۔

سوال 2: درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (x) کا نشان لگائیں۔

(i) سلیم نے دیہاتی میلے کی سیر کی۔ (✓)
(ii) ثاقب آٹھویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ (✓)
(iii) طلحہ کو فٹ بال کھیل کر راحت ملتی ہے۔ (✓)
(iv) عامر نے اپنے باغیچے میں آم کے درخت لگا رکھے ہیں۔ (x)
(v) عامر کے باغیچے میں تین قسم کے پھول ہیں۔ (✓)
(vi) تمام لوگ ایک ہی طرح تفریح کرتے ہیں۔ (✓)
(vii) تفریح سے لطف اندوز ہونا انسانی فطرت ہے۔ (✓)
(viii) کتابیں پڑھنے سے دنیا بھر کی سیر ہو سکتی ہے۔ (✓)

سوال 3: اپنے دوست کو خط لکھ کر بتائیں کہ آپ کے تفریحی مشاغل کیا کیا ہیں؟

جواب: پشاور

7 دسمبر 2019ء

پیارے ندیم!

السلام علیکم! پیارے دوست کیا حال چال ہے؟ بہت دن ہوئے تمہارا خط نہیں ملا۔ امید ہے کہ تم ٹھیک ہو گے۔ کچھ دن ہوئے میں گاؤں میں میلے پہ گیا ہوا تھا۔ میں نے وہاں تمہیں بہت مس کیا۔ مجھے تمہاری بہت کمی محسوس ہوئی۔ وہاں بہت مزہ آیا۔ ہم نے وہاں کتوں کی لڑائی، گھوڑوں کی دوڑ، کبڈی اور بہت سارے کھیل دیکھے۔ مجھے سیر و تفریح کا بہت شوق ہے۔ میں ہر ہفتے کے آخر پر کہیں نہ کہیں سیر و تفریح کے لیے ضرور جاتا ہوں۔ تم بھی ضرور جایا کرو سیر و تفریح کرنے سے دل و

Info Hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

کو بہت سکون ملتا ہے۔ اور ذہن ہلکا پھلکا ہو جاتا ہے۔ اپنا بہت سارا خیال رکھنا۔ گھر والوں کو سلام کہنا۔

والسلام
آپ کا دوست
منیر احمد

سوال 4: محاورات کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

محاورات	جملے
داد دینا	میلے میں کرتب دکھانے والوں کو لوگوں نے تالیاں بجا کر داد دی۔
محظوظ ہونا	کتوں کی لڑائی دیکھ کر لوگ محظوظ ہو رہے تھے۔
تھک کر چور ہو جانا	دن بھر مزدوری کر کے مزدور تھک کر چور ہو جاتے ہیں۔
توانائی	سورج ہمیں اور پودوں کو توانائی فراہم کرتا ہے۔
حادثہ	آج روڈ پر حادثہ میں ایک بچے کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔

14- میزبان کی اعلیٰ ظرفی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
انتقام	بدلہ	قاعدہ	قانون
چہرہ چمکنا	چہرہ روشن ہونا	گردن اڑا دینا	قتل کر دینا
حیرت انگیز	حیران کر دینے والا	مصاحب	دوست
رائیگاں	ضائع	نقاب	پردہ

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: سوالات کے جوابات لکھیں۔

i: میزبان کو کیا پریشانی لاحق تھی؟

جواب: میزبان کے باپ کا قتل ہو گیا تھا اور اس کے باپ کا قاتل نہیں مل رہا تھا۔ وہ روز ڈھونڈنے جاتا مگر کوئی سراغ نہ ملتا۔

ii: ابراہیم بن سلیمان اپنے میزبان کا کیوں احسان مند تھا؟

جواب: ابراہیم بن سلیمان اپنے میزبان کا اس لیے احسان مند تھا کیوں کہ اس نے انہیں اپنے گھر میں پناہ دی اور قاتل کا پتہ چلنے پر اس کو معاف بھی کر دیا اور جانے کو کہا۔

iii: جب میزبان کو مہمان کی اصلیت معلوم ہوئی تو اس نے کیا کیا؟

جواب: جب میزبان کو مہمان کی اصلیت معلوم ہوئی تو اس نے مہمان کو معاف کر دیا اور سفر کے لیے اشرفیاں دے کر رخصت ہونے کو کہا۔

iv: ابراہیم بن سلیمان نے مہمان نوازی کا واقعہ کیسے سنایا؟

جواب: ابراہیم بن سلیمان نے کہا جب میں اپنی جان کے خوف سے بھاگ کر کوفے میں پہنچا تو وہاں ایک اجنبی ہونے کی حیثیت سے سخت پریشان تھا۔ مجھے ایک عالی شان مکان نظر آیا میں اس میں گیا تو مجھے وہاں کے سردار نے رہنے کی اجازت دے دی۔ وہاں مجھے بڑی آرائشوں سے نوازا گیا۔ صبح ناشتہ کے وقت وہ میرا پتا پوچھنے آتا پھر واپس چلا جاتا اور دوپہر کو واپس آتا۔ وہ روز میری خدمت ٹھیک طرح سے کرتا۔

v: دی گئی کہانی کا مرکزی خیال لکھیں۔

جواب: ابراہیم بن سلیمان نے کسی کا قتل کر دیا تھا اور پھر قتل ہو جانے کے خوف سے بھاگتا پھرتا کسی کے گھر میں پناہ لی۔ جس کے گھر پناہ لی انہوں نے اس کی بہت خدمت کی۔ بہت سی آرائشوں سے نوازا اور ایک دن اس کو پتہ چلا کہ جس سے ڈر ڈر کر چھپ رہا ہوں اسی کے گھر میں پناہ لیے بیٹھا ہوں۔ پھر اس نے ان کو بتا دیا کہ وہ ہی ان کے باپ کا قاتل ہے۔ اس نے نہایت نرم دلی کا مظاہرہ کیا اور اس کو معاف کر دیا اور جانے دیا۔

سوال 2: ضرب الامثال اور محاورات کے معنی دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) ''اندھوں میں کانا راجہ'' کا مطلب ہے۔
(ب) نابیناؤں کا سردار ہونا
(د) ان پڑھ لوگوں میں پڑھا ہوا ہونا

(ii) ''سکتہ طاری ہو جانا'' کے معنی ہیں۔
✓ (ا) حیران ہو کر خاموش ہو جانا
(ب) بے ہوش ہو جانا

(iii) ''گردن اڑا دینا'' سے مراد ہے۔
(ا) بے ہوش کر دینا (ب) قتل کر دینا ✓

(iv) ''جس کی لاٹھی اس کی بھینس'' کا مطلب ہے۔
(ج) بھینسوں کو لاٹھی سے ہانکا جاتا ہے
✓ (د) جس کے پاس طاقت ہوتی ہے اس کی مرضی چلتی ہے

(v) ''لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے'' کا مطلب ہے۔
✓ (ج) بگڑے ہوئے کو سیدھا کرنے کے لئے سزا دینی پڑتی ہے
(د) بھوت عام آدمی سے بات نہیں کرتے

(vi) ''بارہ سال دلی میں رہے بھاڑ جھونکا'' کا مطلب ہے۔
✓ (ب) کسی کام میں کئی سال لگا دینا لیکن کچھ حاصل نہ کر سکنا
(د) ہر بارہ برس بعد دلی میں انقلاب آتا ہے

(vii) ''الٹے بانس بریلی کو'' کے معنی ہیں۔
✓ (ج) کسی جگہ ایسی چیز لے کے جانا جہاں پہلے ہی بہتات ہو

(viii) جہاں چاہ وہاں راہ کا مطلب ہے۔
✓ (ا) اگر ارادہ پختہ ہو تو ہر کام ہو جاتا ہے

Info Hub HRMS STS SED

Scanned with CamScanner

سوال 3: درج الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
خوف	اللہ کے خوف سے ہمیں نماز کی پابندی کرنی چاہیے۔
مصیبت	کوئی بھی مصیبت آنے پر ہمیں صبر کرنا چاہیے۔
جان	اللہ کی راہ میں جان دینے سے بھی گریز نہیں کرنا چاہیے۔
وعدہ	جو بھی وعدہ کریں وہ پورا کرنا چاہیے۔
کامیابی	والدین اپنی اولاد کی کامیابی کے لیے بہت دعائیں کرتے ہیں۔
حسرت	اظہر کو پرانے مقامات دیکھنے کی بہت حسرت ہے۔
شرافت	انسان کو اس طرح زندگی گزارنی چاہیے کہ لوگ اس کی شرافت کی مثالیں دیں۔

15- پاکستان کا نظامِ مواصلات

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
استحکام	دوام، مضبوطی	سبک رفتار	تیز رفتار
اندیشہ	ڈر، خطرہ	منقطع	ٹوٹنا
ترسیل	پہنچانا	یاتری	سیاح

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات دیں:

i: ذرائع آمدورفت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: کسی ملک کی ترقی کا انحصار ذرائع مواصلات پر ہوتا ہے۔ اگر ذرائع مواصلات قابل اعتماد، محفوظ اور سبک رفتار ہوں گے تو سامان تجارت اور صنعت و حرفت کی ترسیل بروقت ہوگی۔ اس سے ملکی صنعت و حرفت کو فروغ ملتا ہے اور معاشی استحکام حاصل ہوتا ہے۔

ii: نیشنل ہائی وے اتھارٹی کا محکمہ کیا کام کرتا ہے؟

جواب: نیشنل ہائی وے اتھارٹی وفاقی سطح پر ایک ادارہ ہے جو قومی شاہراہوں اور موٹرویز کی تعمیر و مرمت اور دیکھ بھال کا کام کرتا ہے۔ نیشنل ہائی ویز اتھارٹی تقریباً سات ہزار شاہراہوں اور موٹرویز کا انتظام کرتی ہے۔

iii: شاہراہ ریشم کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: شاہراہ ریشم پاکستان کی اہم شاہراہ ہے جسے قراقرم ہائی وے بھی کہتے ہیں۔ یہ حسن ابدال سے شروع ہوکر درہ خنجراب کے راستے ہمسایہ ملک چین جاتی ہے۔ یہ پاکستان اور چین کے انجینئرز نے مل کر تعمیر کی۔ اس کی کل لمبائی آٹھ سو چھ کلومیٹر ہے۔ اس شاہراہ پر خطرناک موڑ ہیں۔ اس کی تعمیر کو ایک عجوبے کا نام دیا گیا۔

iv: مسافروں کی سہولت کے لئے پاکستان ریلوے کی کارکردگی پر نوٹ لکھیں۔

جواب: مسافروں کی سہولت کے لیے پاکستان ریلوے بہت اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اس کارکردگی کی وجہ سے ریلوے اسٹیشن پر صفائی ستھرائی کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ ریل گاڑی ٹائم پر اسٹیشن پر پہنچتی ہے۔ عیدین کے موقع پر پاکستان ریلوے خصوصی ریل گاڑیاں چلا کر مسافروں کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ جب ہندوستان اور دیگر ممالک سے سکھ برادری کے لوگ مذہبی تہوار منانے کے لیے یہاں آتے ہیں تو اس وقت بھی حسن ابدال اور ننکانہ صاحب کے لئے خصوصی ٹرینیں چلائی جاتی ہیں۔ اس سہولت کی وجہ سے سکھ یاتری بڑی خوشگوار یادیں لے کر واپس جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ پاک بھارت سمجھوتہ ٹرین بھی مسافروں کے آنے جانے کے لئے چلائی جاتی ہے۔

v: کسی ملک کی معیشت کے لیے مال بردار ریل گاڑیاں کیوں اہم ہوتی ہیں؟

جواب: کسی ملک کی معیشت کے لیے مال بردار ریل گاڑیاں اس لیے اہم ہوتی ہیں کیوں کہ ان کے ذریعے بھاری سامان ایک جگہ سے دوری جگہ پہنچایا جاتا ہے۔ ان کے ذریعے تجارت کا سامان لایا اور لے جایا جاتا ہے۔

سوال 2: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) قراقرم ہائی وے پاکستان کو کس ملک سے ملاتی ہے؟
✓ (ج) چین (د) ہندوستان

(ii) سمندر کے ساحل کے ساتھ ساتھ کونسی شاہراہ تعمیر کی گئی ہے؟
✓ (ج) آر۔سی۔ڈی ہائی وے (د) انڈس ہائی وے

(iii) موٹروے کن دو شہروں کے درمیان تعمیر کی گئی ہے؟
✓ (ج) اسلام آباد۔پشاور (د) ملتان۔فیصل آباد

(iv) ریلوے انجن بنانے کی فیکٹری کس ملک کی مدد سے بنائی گئی۔
✓ (ا) جاپان (ب) چین

(v) طورخم کا علاقہ کس ملک کی سرحد پر واقع ہے۔
✓ (ا) چین (ب) ایران

(vi) زیرزمین ریلوے کا نظام قائم کرنے کا منصوبہ کس شہر کے لیے بنایا گیا؟
✓ (ج) لاہور (د) ملتان

(vii) مندرجہ ذیل کن کے زیر اثر ہیں؟
✓ (د) نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے زیر انتظام شاہراہیں

سوال 3: درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

Info Hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
آباد	کھنڈر	پاک	ناپاک
ترقی	تنزلی	خوش نما	بدنما
جدید	قدیم	اعلیٰ	ادنیٰ
باطن	ظاہر	طول	عرض

16- سائنسی ایجادات

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
احتراز	بچنا	شب تاریک	اندھیری رات
بودوباش	رہن سہن کا طریقہ	غارت کرنا	خراب کرنا، تباہ کرنا
احساس مروت	دوسروں کا لحاظ	کرشمے	کارنامے
سدباب	خاتمہ	مسخر کرنا	فتح کرنا
ورطہ حیرت	حیرت میں ڈالنا	سہل	آسان

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

i: سائنسی ایجادات کے کم از کم دس فوائد لکھیں۔

(1) ہوائی جہاز میں ہم ہواؤں میں پرندوں کی طرح اڑتے ہیں۔
(2) ہم فون پر میلوں دور بیٹھے انسان سے بات کرتے ہیں۔
(3) مشکل ترین بیماری کا علاج جدید طریقے سے کرتے ہیں۔
(4) سمندر میں بحری جہاز مچھلیوں کی طرح چلتے ہیں۔
(5) میلوں کا سفر بہت جلد طے کرتے ہیں۔
(6) فریزر کے ذریعے پانی ٹھنڈا اور برف بناتے ہیں۔
(7) استری کے ذریعے کپڑے پریس کرتے ہیں۔
(8) پنکھوں کے ذریعے ہوا لیتے ہیں۔
(9) ٹی وی کے ذریعے دنیا بھر کی خبریں سنتے ہیں۔
(10) جنگوں میں جہازوں اور ٹینکوں کا استعمال کرتے ہیں۔

یہ سب سائنسی ایجادات کی بدولت ہی ہیں۔

ii: دنیا کس طرح چھوٹے سے گاؤں میں تبدیل ہو چکی ہے؟

جواب: پہلے پہل پیغام رسانی کے لئے کئی کئی ہفتے اور مہینے لگ جایا کرتے تھے۔ مگر اب کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی ایجاد نے سارے جغرافیائی فاصلے ختم کر دیے ہیں۔ اب ہم ای میل اور موبائل فون کے ذریعے اپنے پیغامات چند لمحوں میں دنیا کے ہر کونے میں بھیج سکتے ہیں۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ دنیا ایک چھوٹے سے گاؤں میں تبدیل ہو گئی ہے۔

iii: جدید سائنسی ایجادات نے ذرائع آمدورفت میں کیا تبدیلی کی ہے؟

جواب: ایک زمانہ تھا جب انسان ذرائع آمدورفت کے لئے اونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کرتا تھا۔ مگر سائنسی ایجادات کی بدولت ہوائی جہاز کی وجہ سے سالوں کا سفر مہینوں، اور مہینوں کا سفر دنوں میں اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں تبدیل کر دیا ہے۔

iv: طب کے شعبے میں سائنس کی ترقی پر روشنی ڈالیں۔

جواب: ایک وقت تھا جب بیماریوں کی تشخیص کے لئے نبض دیکھ کر اندازے لگائے جاتے تھے۔ بعض بیماریاں ہزاروں انسانوں کو لقمہ اجل بنا لیتی تھیں۔ آج سائنسی آلات ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ وغیرہ کے ذریعے انسانی جسم کے اعضاء اور ان کی حرکات و سکنات کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ بہت سی لاعلاج بیماریوں پر مکمل قابو پایا جا چکا ہے۔ دل اور گردے کی تبدیلی کے کامیاب علاج کیے جا رہے ہیں۔

v: موبائل فون کے ذریعے کون کون سے کام کیے جا سکتے ہیں؟

جواب: موبائل فون کے ذریعے ہم دنیا کے کسی بھی گوشے میں بیٹھے انسان سے نہ صرف باتیں کر سکتے ہیں بلکہ اپنا پیغام لکھ کر بھی بھیج سکتے ہیں اور تصویروں وغیرہ کا تبادلہ بھی کر سکتے ہیں۔

سوال 2: درج ذیل جملے روزمرہ محاورات کے لحاظ سے غلط ہیں۔ انہیں درست کر کے لکھیں۔

غلط فقرات	درست فقرات
(1) آپ کا کہنا سر ماتھے پر	آپ کا کہنا سر آنکھوں پر
(2) دس روپے کی دہی لاؤ	دس روپے کا دہی لاؤ
(3) اس گاڑی کا کیا قیمت ہے	اس گاڑی کی کیا قیمت ہے
(4) چغلی کرنا اچھی عادت نہیں	چغلی کھانا اچھی عادت نہیں
(5) میں بے ناغہ سکول جاتا ہوں	میں بلاناغہ سکول جاتا ہوں
(6) محسن اچھی تیراک ہے	محسن اچھا تیراک ہے
(7) میں آپ سب کے مشکور ہوں	میں آپ سب کا مشکور ہوں
(8) اسلم نے فاش گالی دی	اسلم نے فحش گالی دی
(9) مریم نے ایک میز اور چار کرسیاں خریدا	مریم نے ایک میز اور چار کرسیاں خریدیں
(10) بارش کے بعد کیچڑ ہو جاتا ہے	بارش کے بعد کیچڑ ہو جاتی ہے۔

سوال 4: درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
(1) کرشمے	موجودہ دور میں سائنس کے بے شمار کرشمے موجود ہیں۔

Info Hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

(2) ناممکنات	سائنسی ایجادات کی بدولت بہت سی ناممکنات بیماریوں پر قابو پایا جا چکا ہے۔
(3) لقمہ اجل	ہر سال سیلاب میں ہزاروں انسان لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔
(4) استفادہ کرنا	ہمیں جدید سائنسی ایجادات سے استفادہ کرنا چاہیے۔
(5) ورطہ حیرت میں ڈالنا	جدید قسم کے موبائل فون کی ایجاد نے دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔
(6) گزرگاہ	جی ٹی روڈ بڑی بڑی گاڑیوں کی گزرگاہ ہے۔
(7) شب تاریک	شب تاریک میں چلنا مشکل ہے۔
(8) احتراز کرنا	ایسے آلات کی ایجاد سے احتراز لازم ہے جو انسانوں کی تباہی کا باعث بنیں۔

سوال 5: اپنے سکول کے پرنسپل/ہیڈ ماسٹر کے نام درخواست لکھیں جس میں آٹھویں جماعت کے طلبہ کو سائنسی لیبارٹری میں مختلف تجربات کروائے جانے کی استدعا کی گئی ہو۔

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول مردان

جناب عالی!

مودبانہ گزارش ہے کہ میں آٹھویں جماعت کا طالب ہوں۔ ہمیں سائنس لیبارٹری میں تجربات نہیں کروائے جاتے۔ میں اپنی پوری کلاس کے طالب علموں کی طرف سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمیں سائنس لیبارٹری میں مختلف قسم کے تجربات کروائے جائیں۔ آپ کا شکر گزار ہوں گا۔ عین نوازش ہوگی۔

العرض

آپ کا تابع فرمان شاگرد

گلریز حسن مانیٹر جماعت ہشتم

17-اخلاقیات (نظم)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مبادا	ایسا نہ ہو	بے گانگی	پرایاپن
تکلف	بناوٹ	اکتساب	محنت سے حاصل کرنا
شرافت	شریفانہ طریقہ	نجابت	کمانا، اکتساب
خست	کمی۔ شرمندگی	داد و دہش	فیاضی، سخاوت

اشعار کی تشریح

1- بڑھاؤ نہ آپس میں ملت زیادہ
مبادا کہ ہو جائے نفرت زیادہ

تشریح: شاعر الطاف حسین حالی اس نظم میں اخلاقی سبق دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لوگ آپس میں اتنا میل جول نہ بڑھاؤ کہ ایسا نہ ہو کہ ایک چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے نفرت میں تبدیل ہو جائے۔

2- تکلف علامت ہے بیگانگی کی
نہ ڈالو تکلف کی عادت زیادہ

تشریح: شاعر یہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ مہمان آنے پر یا ایک دوسرے سے ملنے پر ایک دوسرے سے زیادہ تکلف و بناوٹ، محبت کا اظہار نہ کیا جائے تا کہ پول کھلنے پر یہ نفرت میں بھی تبدیل ہو سکتی ہے۔

3- کرو دوستو پہلے آپ اپنی عزت
جو چاہو کریں لوگ عزت زیادہ

تشریح: شاعر اس نظم کے ذریعے اپنے لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ لوگ میری عزت کریں تو سب سے پہلے اپنے آپ کی عزت کریں تا کہ لوگ تمہاری عزت کریں۔

4- کرو علم سے اکتساب شرافت
نجابت سے ہے یہ شرافت زیادہ

تشریح: شاعر نے ایک اور اہم نقطے کی طرف اشارہ کر کے اپنی قوم کو سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ بچے بہت زیادہ محنت کر کے تعلیم حاصل کریں۔ پھر یہ آپ کے لئے روزی کا بہترین سبب بنے گا۔

5- جہاں رام ہوتا ہے میٹھی زبان سے
نہیں لگتی کچھ اس میں دولت زیادہ

تشریح: شاعر اپنی قوم کو ایک اخلاقی سبق دینا چاہتا ہے کہ وہ اگر کوئی کام میٹھی زبان بول کر حاصل کرتے ہیں وہ کڑوی زبان بول کر نہیں حاصل کر سکتے۔ ہمیں چاہیے کہ ہر ایک سے باعزت اور مہذب طریقے سے گفتگو کریں اس سے فوائد زیادہ حاصل ہونگے۔

6- کرو ذکر کم اپنی داد و دہش کا
مبادا کہ ثابت ہو خیرت زیادہ

تشریح: شاعر اس شعر میں کہ جتنی چادر ہو اتنے ہی پاؤں پھیلاؤ کا سبق دینے کی کوشش کی ہے۔ اپنی بہادری کے قصے اتنے زیادہ اپنی زبان سے نہ الاپو کہ کوئی غلط ثابت ہو گیا تو پھر شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔

7- فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

تشریح: علامہ اقبال کا ایک شعر مقام بندگی دیگر نہ لوں شان خداوندی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور فرشتوں کا مقام بہت اونچا ہے۔ نہ وہ کوئی غلطی کرتے ہیں دن رات خدا کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ لیکن اس سے بہتر انسان کی عبادت ہے جو دنیا میں اتنے بڑے بڑے جھگڑوں

میں پڑ کر خدا کو یاد کرتا ہے تو یہ فرشتوں سے کہیں زیادہ ہے۔

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

i: **تکلف کس چیز کی علامت ہے۔**

جواب: تکلف علامت ہے بیگانگی کی۔

ii: **اس نظم میں عزت بڑھانے کے لیے کیا بتایا گیا ہے؟**

جواب: اپنی عزت آپ کرو۔ کسی کو تکلف میں نہ ڈالو۔

iii: **اس نظم کا مرکزی خیال بیان کریں۔**

جواب: فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

ایک دوسرے کے ساتھ تکلف نہ کرو یعنی حد سے تجاوز نہ کرو۔ انسان کو انسانیت کی معراج کے طریقے بتائے گئے ہیں۔

iv: **فرشتوں سے بہتر کون بن سکتا ہے؟**

جواب: فرشتوں سے بہتر انسان بن سکتا ہے۔ اگر وہ قرآن وحدیث کی ہدایات کو اپنا شعار بنالے۔

v: **دنیا کو رام کرنے کے لیے کس چیز کی ضرورت پڑتی ہے۔**

جواب: عاجزی وانکساری سے دنیا کو رام کیا جا سکتا ہے۔

سوال 2: درج ذیل لاحقوں اور سابقوں کی مدد سے تین تین لفظ بنائیں۔

الفاظ	تین تین لفظ
وار	ہفتہ وار۔ جمعہ وار۔ ترتیب وار
انگیز	فکر انگیز، راحت انگیز، دہشت انگیز
ناک	خطرناک، خوف ناک، دردناک
مند	دولت مند، عزت مند، فکرمند
بے	بے پرواہ، بے خوف، بے عقل
با	باعزت، بامراد، بااخلاق، باادب
بد	بداخلاق، بدبو، بدصورت، بدمعاش
ان	ان پڑھ، ان گنت، انجان

سوال 3: درج ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

جواب:

محاورات	استعمال
دانت کھٹے کرنا	1965ء کی جنگ میں چونڈہ محاذ پر مسلم فوج نے ہندوستان کے دانت کھٹے کر دیئے۔
امید بر آنا	اسلم کے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس پاس کرنے سے والدین کی امید بر آئی۔
دل بھر آنا	بڑھیا کی کسمپرسی دیکھ کر میرا دل بھر آیا۔
افاقہ ہونا	اسلم کو بیماری سے دن بدن افاقہ ہو رہا ہے۔
خون سفید ہو جانا	آج کل کوئی کسی کے کام نہیں آتا کیونکہ خون سفید ہو چکا ہے۔
بھانڈا پھوٹنا	اسلم کے بیانات سے اس کی چوری کا بھانڈا پھوٹ گیا۔

18- شہری دفاع۔ ایک تحریک

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ترسیل	ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا	مستعد	تیار
حواس باختہ	حواس کھو دینا	ممکنہ	متوقع
ریلا	طغیانی، بہت زیادہ سیلابی پانی	ناگہانی	اچانک آنے والی مصیبت
قیامت خیز	انتہائی خطرناک	ہاتھ بٹانا	مدد کرنا

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

i: **شہری دفاع سے کیا مراد ہے؟**

جواب: شہری دفاع سے مراد ایک ایسی منظم کوشش ہے جو قدرتی اور انسانی آفات کے موقع پر عام شہریوں کو بے یارو مددگار چھوڑنے کی بجائے متوقع نقصانات کو کم سے کم کرتی ہے۔ یہ ایک ایسی تنظیم ہے جو لوگوں کے اندر اس احساس کو اجاگر کرتی ہے کہ استقامت، حرارت اور نظم وضبط کا مظاہرہ کر کے دشمن کی طرف سے پہنچائے جانے والے نقصانات سے ممکنہ حد تک بچا جا سکتا ہے۔

ii: **اکیسویں صدی کی پہلی دہائی میں پاکستان کو کن قدرتی و انسانی آفات کا سامنا کرنا پڑا؟**

جواب: اکیسویں صدی کی پہلی دہائی میں پاکستان کو جن قدرتی وانسانی آفات کا سامنا کرنا پڑا وہ یہ ہیں۔

2005ء میں قیامت خیز زلزلے نے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلائی جس میں ہزاروں افراد لقمہ اجل بن گئے۔ لاکھوں کی تعداد میں زخمی ہوئے اور ہزاروں لاپتہ ہو گئے۔ اسی طرح شدت پسندی اور دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ میں پاکستان میں خودکش حملوں اور دہشت گردی کی دیگر کارروائیوں میں ہزاروں لوگ شہید ہوئے۔ ہزاروں بچے یتیم اور لاوارث ہو گئے۔ پھر 2010ء میں آنے والے سیلاب نے پوری قوم کو ہلا کر رکھ دیا۔ پاکستان کی تاریخ کا یہ سب سے بڑا سیلاب تھا جس میں بہت سارا جانی و مالی نقصان ہوا۔

Info HUD HRMS STS SED

Scanned with CamScanner

گویا اکیسویں صدی کی پہلی دہائی پاکستان کے لیے انتہائی تباہ کن ثابت ہوئی۔

iii: شہری دفاع میں کس قسم کی تربیت دی جاتی ہے؟

جواب: شہری دفاع میں مندرجہ ذیل تربیت فراہم کی جاتی ہے۔

(i) خطرے کا سائرن بجنے کی صورت میں کیا کرنا چاہیے۔

(ii) اچانک آگ بھڑک اٹھنے کی صورت میں آگ بجھانے والے عملے کی کس طرح مدد کرنی اور عام لوگوں کو کیسے محفوظ کرنا ہے۔

(iii) ہوائی حملہ ہونے کی صورت میں عام شہریوں کو کس طرح حفاظتی مقامات تک پہنچانا ہے۔

(iv) تابکاری اثرات سے بچاؤ کے لیے کیا کرنا ہے۔

(v) زخمیوں کو کس طرح ابتدائی طبی امداد دینا اور ہسپتال پہنچانا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

iv: زمانہ امن میں شہری دفاع کے کارکن کیا کام کرتے ہیں؟

جواب: امن کے دنوں میں بھی شہری دفاع کے کارکن فائدہ مند تربیت فراہم کرتے ہیں۔ کسی بھی ناگہانی صورت حال میں ابتدائی طبی امداد پہنچانے اور زخمیوں کو ہسپتال پہنچانے میں معاونت کرتے ہیں۔

v: شہری دفاع کی تربیت کے فوائد لکھیں۔

جواب: شہری دفاع کی تربیت کے بہت سے فوائد ہیں۔

اس سے مریضوں کو بروقت ابتدائی طبی امداد دی جاسکتی ہے۔

سڑک حادثات میں زخمیوں کو بروقت ہسپتال پہنچایا جاسکتا ہے۔

آگ بھڑکنے کی صورت میں آگ کو بجھایا جاسکتا ہے۔

زلزلہ اور سیلاب جیسی قدرتی آفتوں میں مختلف علاقوں میں اشیائے ضروریات پہنچائی جاسکتی ہیں۔

سوال 2: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) پاکستان میں شہری دفاع کی تنظیم کس سن میں قائم کی گئی۔

(ا) 1950ء (ب) 1951ء

✓ (ج) 1952ء (د) 1953

(ii) شہری دفاع کی اصل روح ہے۔

(ا) اپنی مدد آپ (ب) سیلاب زدگان کی مدد

(ج) حکومتی اداروں کا ہاتھ بٹانا

✓ (د) بے سہاروں کی مدد کرنا

(iii) پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا سیلاب آیا۔

(ا) 2005ء (ب) 2006ء

(ج) 2006ء (د) 2010ء ✓

سوال 3: مرکب عطفی

جواب: بے یار و مددگار، زلزلے اور سیلاب، اتحاد و اتفاق، حالات و واقعات، شدت پسندی اور دہشت گردی، لاوارث اور یتیم، ضرورت و اہمیت، جنگ اور امن، کم و بیش، با اعتماد اور با سلیقہ، کامیاب و کامران، امن و سکون، ہتھیار اور بم، حفاظتی اور دفاعی، گھر اور گلی، جان و مال۔

سوال 4: ہر جملے کے سامنے فعل معروف اور فعل مجہول لکھیں۔

جواب: (i) ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ غریبوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ (فعل معروف)

(ii) حضرت خدیجہؓ طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں۔ (فعل معروف)

(iii) ناہید نے اپنا فرض پورا کر دیا۔ (فعل معروف)

(iv) سیلاب زدگان کی دل کھول کر مدد کی گئی۔ (فعل مجہول)

(v) پرندوں کا بے رحمی سے شکار کیا گیا۔ (فعل مجہول)

(vi) پرنسپل صاحب نے صبح کی اسمبلی میں تقریر کی۔ (فعل معروف)

(vii) میں اپنے وطن سے محبت کرتا ہوں۔ (فعل معروف)

(viii) ہمیں ناگہانی آفات میں حوصلہ دکھانا چاہیے۔ (فعل معروف)

(ix) پاکستانی قوم اپنے شہدا پر فخر کرتی ہے۔ (فعل معروف)

19- پاکستانی ثقافت کے رنگ

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
تجہیز و تکفین	کفن دفن کا انتظام	جہتیں	پہلو
تعزیت	کسی کی موت پر اظہار افسوس	قرب و جوار	آس پاس
تنوع	مختلف قسم کے	نصب العین	زندگی کا مقصد
جمالیاتی ذوق	نفاست کا جذبہ	نومولود	نیا پیدا ہونے والا، کم عمر

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

i: موئن جو داڑو اور ہڑپہ کی تہذیبوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: موئن جو داڑو اور ہڑپہ کے کھنڈرات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس زمانے میں بھی گلیوں کے لیے پختہ اینٹوں کی نالیاں بنائی گئی تھیں۔ ہڑپہ میں مسلمانوں کی آمد کے بعد اس خطہ پر نئی ثقافت نے جنم لیا۔

info Hub HRMIS SED

Scanned with CamScanner

ii: پاکستانی ثقافت پر سب سے گہری چھاپ کس چیز کی ہے؟

جواب: پاکستانی ثقافت پر اسلامی رنگ کی گہری چھاپ ہے چونکہ یہاں اکثریت مسلمان ہیں۔ اس لیے یہاں کی طرز بود و باش میں اسلامی تعلیمات کا رنگ جھلکتا ہے۔

iii: پاکستان کن کھیلوں میں بین الاقوامی طور پر نمایاں ہے؟

جواب: پاکستان کی ہاکی کی ٹیم دنیا کی بہترین ٹیموں میں شمار ہوتی ہے۔ کیوں کہ پاکستان نے چار مرتبہ ورلڈ کپ جیتا ہے۔ 1992ء میں پاکستان نے کرکٹ ورلڈ کپ بھی جیتا۔ اس کے علاوہ سکواش میں بھی پاکستان کئی سالوں تک سرفہرست رہا ہے۔

iv: پاکستان کے نمایاں خدوخال کون کون سے ہیں؟

جواب: پاکستان کے نمایاں خدوخال میں شادی بیاہ کی رسمیں بہت نمایاں ہیں۔ پاکستان میں لوگ شادیاں بڑی دھوم دھام سے کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوستوں رشتہ داروں اور قرب و جوار میں رہنے والوں کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ پیدائش یا موت پہ شامل ہوا جاتا ہے خوشی اور تعزیت کے لئے۔

v: پاکستان میں مذہبی تہواروں کو کیسے منایا جاتا ہے؟

جواب: پاکستان میں مذہبی تہواروں کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ تمام مذہبی تہوار انتہائی عقیدت، مذہبی جوش و جذبے اور احترام سے منائے جاتے ہیں۔ رمضان المبارک میں ایک ماہ روزے رکھنے کے بعد یکم شوال کو عیدالفطر منائی جاتی ہے۔ لوگ نئے کپڑے پہنتے ہیں۔ ذی الحج کی دس تاریخ کو عیدالاضحیٰ منائی جاتی ہے اور لوگ قربانی کرتے ہیں 12 ربیع الاول کو لوگ نبی اکرمؐ کی ولادت باسعادت کی خوشیاں مناتے ہیں۔

سوال 2: مرکبات کو جملوں میں استعمال کریں۔

مرکبات	جملے
رسم و رواج	ہمارے علاقائی رسم و رواج بھی پاکستانی ثقافت کی پہچان ہیں۔
علم و ہنر	پاکستان کے لوگ اپنے علم و ہنر سے مانے جاتے ہیں۔
دھوم دھام	پاکستان میں لوگ شادیاں بڑی دھوم دھام سے کرتے ہیں۔
قرب و جوار	پاکستان میں شادی بیاہ کے موقع پر دوستوں، رشتہ داروں اور قرب و جوار میں رہنے والوں کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔
عقائد و نظریات	سیاسی لوگوں کے عقائد اور نظریات میں بڑا فرق ہوتا ہے۔

سوال 3: درج ذیل الفاظ کو تذکیر و تانیث کے لحاظ سے الگ الگ کریں۔

جواب:

مذکر	مونث

تحائف	تہذیب، شادی
تنوع	کشیدہ کاری، ثقافت
عروج	دست کاری، روایت

سوال 4: ایک کالم میں محاورات درج ہیں اور دوسرے میں بے ترتیب انکے معنی۔ آپ ان کے معنی کی مناسبت سے لائن لگا کر کالم ملائیں۔

کالم الف	کالم ب
اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا	اپنا نقصان خود کرنا
اپنے منہ میاں مٹھو بننا	اپنی تعریف خود کرنا
مٹھی گرم کرنا	رشوت دینا
پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں	سب ایک جیسے نہیں ہوتے۔
سانچ کو آنچ نہیں	سچا آدمی کبھی نہیں ڈرتا
آپ آئے بھاگ آئے	پرجوش استقبال کرنا
رات گئی بات گئی	وقت گزرنے سے کسی واقعہ کی اہمیت کم ہو جاتی ہے

20- ملی ترانہ

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ارض پاک	پاک زمین	فصل گل	پھول
اندیشہ زوال	زوال کا ڈر، خطرہ	روئیدگی	نیا پودا پھوٹنا
غیر فانی	کبھی نہ ختم ہونے والا	تشویش	ڈر، خطرہ
اوج کمال	کمال کی بلندی	ملول	فکرمند، پریشان
خستہ حال	بری حالت	وبال	بڑی پریشانی

اشعار کی تشریح

شعر 1: خدا کرے کہ میری ارض پاک پہ اترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو

تشریح: شاعر اللہ پاک کے حضور دعا گو ہے کہ میری اس پاک دھرتی پہ ایسی فصل بہار آئے جس کو کبھی بھی زوال نہ آئے ہمیشہ قائم و دائم رہے۔

شعر 2: یہاں جو پھول کھلے وہ کھلا رہے برسوں
یہاں خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو

تشریح: اے اللہ پاک میری اس پاک زمین پر پھولوں کی ایسی بہار لا جو

Scanned with CamScanner

بھی پھول کھلے وہ کبھی بھی نہ مرجھائے۔ سدا بہار ہو۔ یہ ملک ترقی کرتا چلا جائے۔ یہاں اِن پھولوں میں اتنی طاقت بخش کہ وہ خزاں سے نقصان نہ اٹھائیں یا موسم خزاں کو یہاں آنے کی جرات ہی نہ ہو۔

شعر3: یہاں جو سبزہ اُگے وہ ہمیشہ سبز رہے
اور ایسا سبز کہ جس کی کوئی مثال نہ ہو

تشریح: اے اللہ میری اِس زمین پر جو ہریالی پیدا ہو وہ ہمیشہ قائم و دائم رہنے والی ہو۔ اور وہ ہریالی ایسی ہو جس کی مثال اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی ہو۔ اور نہ آئندہ کہیں پیدا ہو۔ یہ شاعر کی خواہش ہے۔

شعر4: گھنی گھٹائیں یہاں بارشیں ایسی برسائیں
کہ پتھروں سے بھی روئیدگی محال نہ ہو

تشریح: شاعر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اِس ملک پر ایسے گھنے بادل آئیں اور وہ ایسی بارشیں برسائیں اور وہ اتنی فائدہ مند ہوں کہ پتھروں سے بھی سبزہ پیدا ہو جائے جو اِس ملک کی زمین کو سرسبز و شاداب کر دے۔

شعر5: خدا کرے کہ وقار اِس کا غیر فانی ہو
اور اِس کے حسن کو تشویش ماہ و سال نہ ہو

تشریح: شاعر اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا ہے۔ میرے اس ملک کی زمین کو وہ عزت و وقار دے کہ اِس کی عزت و عظمت میں کسی پل بھی کمی نہ آنے پائے۔ نہ کسی مہینے اِس کو زوال آئے نہ کسی سال میں اِس کی کمی محسوس ہو۔

شعر6: ہر اک فرد ہو تہذیب و فن اوجِ کمال
کوئی طول نہ ہو کوئی خستہ حال نہ ہو

تشریح: اے اللہ پاک میری اِس دھرتی کا ہر جوان تہذیب و تمدن سے اتنا آگاہ ہو کہ عروج کی بلندیوں کو چھو رہا ہو۔ اپنے آبا کی ساری خوبیاں اِن میں موجود ہوں۔ لوگ ان پر ناز کریں۔ اِس صورت حال کو کوئی نقصان نہ ہو۔ ایسے حالات پیدا کر دے کہ ان کو کوئی بھی خطرہ نہ ہو۔

شعر7: خدا کرے کہ میرے ایک بھی ہم وطن کے لیے
حیات جرم نہ ہو زندگی وبال نہ ہو

تشریح: شاعر خدا سے دعا گو ہے کہ اے اللہ میرے ملک کا باسی میرے ملک میں رہنے والا زندگی میں غلطی نہ کرے کوئی گناہ نہ کرے یعنی خلاف شرع کوئی بھی کام اس سے سرزد نہ ہو۔ جس کی وجہ سے اسے کوئی شرمندگی اٹھانا پڑے۔

شغر8: خدا کرے کہ میری ارض پاک پہ اترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو

تشریح: اے اللہ پاک میری اِس زمین پر جہاں میں رہائش پذیر ہوں ایسی بہار لا کہ ہر طرف ہریالی پیدا ہو جائے۔ بہار کا موسم پیدا ہو جائے۔ وہ بھی بہار ایسی جو ہمیشہ قائم و دائم رہے۔ اس کو کوئی بھی خطرہ نہ ہو۔ اے اللہ اسے کبھی بھی زوال نہ آئے یہ کبھی ماند نہ پڑے ہمیشہ جوبن پر رہے۔

مشقی سوالات کا حل

سوال1: درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

i: اِس نظم میں شاعر کس لیے دعا مانگ رہا ہے۔

جواب: شاعر اس نظم میں اپنے ملک، اپنی دھرتی کی سلامتی کے لیے دعا کر رہا ہے

ii: نظم میں ہم وطنو کے لیے شاعر کی کیا دعا ہے؟

جواب: شاعر اپنے ہم وطنوں کے لیے خدا سے دعا کر رہا ہے کہ اے اللہ میرے اِس ملک کے رہنے والوں کی تہذیب اور فن کو کمال تک پہنچا دے اور انہیں اخلاقی طور پر امیر و اعلیٰ منصب پر پہنچا دے اِس کے اخلاق و اطوار کو کوئی زوال نہ ہو۔

iii: اِس نظم کا مرکزی خیال لکھیں۔

جواب: اِس نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ شاعر اللہ تعالیٰ سے اپنے ملک اور اِس میں بسنے والوں کے لیے خوش نصیبی کی دعا کرتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اسے کبھی بھی زوال نہ آئے۔ یہ ہمیشہ سرسبز شاداب رہے۔

iv: اس نظم کو نثر کی شکل میں لکھیں۔

جواب: شاعر اپنے خدا سے دعا گو ہے کہ اے اللہ میری اس پاک زمین پر ایسی پھولوں کی بہار آئے یعنی اتنی ترقی کرے کہ اسے زوال کا کوئی خطرہ نہ ہو اور جو پھول اس چمن میں ایک دفعہ کھل جائے وہ کبھی بھی زوال پذیر نہ ہو۔ اور جو بھی سبزہ اِس جگہ ایک دفعہ اُگ آئے اسے ہمیشہ تا قیامت اسی جوبن پر رکھ۔ دنیا میں اس کی کوئی مثال نہ ہو۔

گھنے بادل ایسی بارشیں برسائیں کہ پتھروں سے بھی ہریالی پیدا ہو جائے۔ اِس جگہ کا ہر بندہ مرد و زن، بچہ بوڑھا ایسی تہذیب کا مالک ہو کہ دوسروں کے لیے ایک مثال ہو اسے کبھی بھی زوال نہ ہو۔ اور کسی بھی مہینے اور سال میں اِس میں کمی نہ آئے یہ عروج کی بلندیوں کو چھوتا رہے۔ اس کی تہذیب اچھی ہو اپنے آبا کی جھلک اس میں نمایاں ہو اس میں کوئی کمی نہ آئے تا کہ اسے کبھی بھی شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔

میرے اِس وطن کا کوئی بھی فرد کسی جرم میں مبتلا نہ ہو سب نیک اور پارسا ہوں۔ تیرے بتائے ہوئے اصولوں پر زندگی گزارنے والے ہوں ان پر کوئی جرم ثابت نہ ہو۔ تا کہ زندگی مشکل نہ ہو جائے۔

اللہ کرے میری اس زمین پر ایسی فصل بہار آئے جیسے کبھی بھی زوال کا خوف و خطرہ نصیب نہ ہو۔

سوال2: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
ارض پاک	اے اللہ میری ارض پاک کو ہمیشہ قائم و دائم رکھ۔
گھٹائیں	شمالی گھٹائیں خوب بادل برساتی ہیں۔

Info HUB HRMS STS SED

Scanned with CamScanner

سبزہ	گرمیوں میں سبزہ آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا باعث بنتا ہے۔
تہذیب	مسلمانوں کو اپنی تہذیب پر ناز ہے۔
اوج کمال	یا اللہ میرے ملک کو اوج کمال عطا فرما۔

سوال 3: اِس شعر کا مطلب بیان کریں۔

خدا کرے کہ وقار اِس کا غیر فانی ہو
اور اِس کے حسن کو تشویش ماہ و سال نہ ہو

مطلب: اِس ملک کی شان و شوکت ہمیشہ قائم و دائم رہے اس کو کبھی بھی زوال نہ آئے۔ اِس کے حسن و جمال کو کبھی کسی بھی مہینے یا سال میں کمی نہ آئے۔ ہمیشہ یہ ملک یہ دھرتی پائندہ سلامت رہے۔

سوال 4: متضاد لکھیں۔

جواب:

الفاظ	متضاد
پھول	کانٹا
زندگی	موت
فانی	زندگی
خزاں	بہار
کھلا	بند

سوال 5: درج ذیل مصرعوں میں خالی جگہوں کو پر کریں اور یہ بھی بتائیں کہ خالی جگہوں میں استعمال ہونے والے الفاظ شعری محاسن کی مدد سے کس قسم کے الفاظ ہیں۔

-1 وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو
-2 یہاں خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو
-3 کہ پتھروں سے بھی روئیدگی محال نہ ہو
-4 کوئی طول نہ ہو کوئی خستہ حال نہ ہو
-5 حیات جرم نہ ہو زندگی وہاں نہ ہو

21- محسن پاکستان ۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
تابندہ	روشن	فارغ التحصیل ہونا	علم حاصل کر کے فارغ ہونا
سپوت	سعادت مند بیٹا	لوہا منوانا	صلاحیتوں کا اعتراف کروانا
عزم مصمم	پختہ ارادہ	ناگزیر	بے حد ضروری
ہتھیار ڈالنا	شکست مان لینا		

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

i: ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: ڈاکٹر عبدالقدیر خان 28 اپریل 1936ء کو ہندوستان کے شہر بھوپال میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام عبدالغفور خان تھا۔ وہ شعبہ تدریس سے وابستہ تھے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ اپنے خاندان کے ہمراہ کراچی آ گئے۔ آپ نے کراچی کے ڈی۔ جے کالج سے پڑھا اور 1960ء میں کراچی یونیورسٹی سے بی ایس سی کا امتحان پاس کیا۔ 1961ء میں آپ جرمنی چلے گئے اور میٹالرجیکل انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی۔ 1967ء میں آپ نے ہالینڈ سے انجینئرنگ میں ڈاکٹریٹ آف انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی۔

ii: ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی خدمات پر چند جملے لکھیں۔

جواب: 1974ء میں جب بھارت نے ایٹمی دھماکے کر کے پاکستان کے لیے خطرات میں اضافہ کر دیا تو اسی سال ڈاکٹر عبدالقدیر خان پاکستان آئے اور اس وقت کے وزیراعظم سے ملے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے دن رات کام کیا اور اپنے خواب کو شرمندہ تعبیر کیا۔ آپ نے یورینیم کی افزودگی کے کامیاب تجربات کرنے کے بعد بالآخر 27 مئی 1997ء میں چاغی کے مقام پر کامیاب ایٹمی دھماکے کر کے پاکستان کو ناقابل شکست بنا دیا۔

iii: حکومت پاکستان نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو کون سے اعزازات عطا کیے؟

جواب: 1989ء میں حکومت پاکستان نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی خدمات کے اعتراف میں ہلال امتیاز کا اعزاز دیا۔ اسی طرح 1996ء اور 1999ء میں پاکستان کا سب سے بڑا سول اعزاز نشان امتیاز دیا گیا ہے۔ آپ واحد پاکستانی ہیں جنھیں یہ اعزاز دو دفعہ ملا ہے۔

iv: 28 مئی 1998ء کو پاکستانیوں کے کیا جذبات تھے؟

جواب: 28 مئی 1998ء کی شاندار اور ایمان افروز کامیابی پر عالم اسلام کے سر بالعموم اور اہل پاکستان کے سر بالخصوص فخر سے بلند ہو گئے۔ پوری قوم اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجا لائی۔ اہل وطن نے عبدالقدیر خان کو محسن پاکستان کا لقب دیا۔

v: ہم ملک و قوم کی کس طرح خدمت کر سکتے ہیں؟

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم ملک و قوم کی خدمت کے لیے سب سے پہلے اپنی پڑھائی پر توجہ دیں۔ دل لگا کر محنت کریں اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد جس شعبے میں بھی جائیں۔ نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ

کریں۔ اہل وطن کے کام آئیں۔ اور اپنی صلاحیتوں کو پاکستان کی تعمیر و ترقی کے لیے وقف کر دیں۔

سوال 2: درست کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (x) کا نشان لگائیں۔

(i) ایٹمی دھماکے چاغی کے مقام پر کیے گیے۔ (✓)

(ii) غوری II کا تجربہ غوری I کی ناکامی کے بعد کیا گیا۔ (x)

(iii) 1996ء میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو نشان امتیاز دیا گیا۔ (✓)

(iv) ڈاکٹر عبدالقدیر خان جرمن زبان جانتے تھے۔ (✓)

(v) ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے امریکہ سے بھی تعلیم حاصل کی۔ (x)

(vi) ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے والد استاد تھے۔ (✓)

(vii) 1997ء میں بھارت نے ایٹمی دھماکے کیے۔ (x)

(viii) پاکستانی قوم کے دلوں میں ڈاکٹر عبدالقدیر کے لیے بے پناہ محبت ہے۔ (✓)

سوال 3: خالی جگہ پر کریں۔

جواب: (i) ایٹمی صلاحیت کا حصول پاکستان کے دفاع کے لیے لازم ہو گیا تھا۔

(ii) چاغی کے پہاڑوں میں پاکستان نے ایٹم بم کے کامیاب دھماکے کیے۔

(iii) ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے والد کا نام عبدالغفور خان ہے۔

(iv) نشان امتیاز پاکستان کا سب سے بڑا سول ایوارڈ ہے۔

(v) ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے پاکستانی وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو سے ملاقات کی۔

(vi) 1960ء میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے بی۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کیا۔

(vii) یوم تکبیر ہر سال 27 مئی کو منایا جاتا ہے۔

(viii) ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی جائے پیدائش ہندوستان کا شہر بھوپال ہے۔

سوال 4: درج ذیل الفاظ کے اردو میں دو دو معنی ہیں آپ ان کو اس طرح استعمال کریں کہ دونوں معنی واضح ہوں۔

الفاظ	استعمال
عرض	اس کپڑے کا طول و عرض بتائیں۔ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ یہاں آئیں۔
التماس	طالب علم نے التماس کی کہ مجھے دوبارہ داخل کیا جائے۔
کان	انسان کے دو کان ہوتے ہیں
کان	نمک کی کان میں نے دیکھی ہوئی ہے۔
لگن	میں نے اس لگن کو بازار سے خریدا ہے۔
لگن	طالب علم لگن سے کام کریں تو فیل نہیں ہونگے۔
مد	میں نے زمین کی مد میں پیسے جمع کروائے۔
مد	سمندر میں مدو جزر آتا رہتا ہے۔
تکرار	تکرار نہ کرو فیصلے کی بات کرو۔
تکرار	تیری اس تکرار نے لڑکی کو طلاق دلوائی۔
گھڑی	اس گھڑی کی قیمت پانچ سو روپے ہے۔
گھڑی	ایک گھڑی میں لڑکا فوت ہو گیا۔
سونا	سونے کی قیمت 36000 روپے فی تولہ ہے۔
سونا	میں سونے کے بعد اُٹھ کر کام کرونگا۔
بیت	بیت الحرم میں دو نفل پڑھنے کا ثواب فرضوں کے برابر ہے۔
بیت	میں نے بیت بازی کا مقابلہ دیکھا۔

سوال 5: اپنے دوست کو خط لکھ کر بتائیں کہ آپ کے سکول میں یوم تکبیر کیسے منایا گیا۔

مکان نمبر 144، گلی نمبر 9
فیض عالم ٹاؤن، ایبٹ آباد

پیارے دوست ذیشان

السلام علیکم۔ میں ٹھیک اور عمدہ ہوں۔ امید کرتا ہوں کہ آپ کو میرا پہلا خط مل گیا ہوگا۔ میں اس خط کے جواب کا انتظار کیے بغیر آپ کو دوسرا خط لکھ رہا ہوں۔ کل یوم تکبیر تھا یعنی 27 مئی کا دن۔ ہمارے سکول میں یہ دن انتہائی جوش و جذبے سے منایا گیا۔

سب سے پہلے صبح کی اسمبلی میں جناب پرنسپل صاحب اور دیگر اساتذہ نے اس دن کی اہمیت اور پاکستان کی دفاعی ضروریات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ایٹمی صلاحیت کا حصول پاکستان کے لیے لازم ہو گیا تھا۔ پاکستان پورے عالم اسلام میں واحد ملک ہے جس کے پاس ایٹمی طاقت ہے۔ ایٹمی طاقت کے حصول سے پاکستانیوں کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے اور ہمارا دفاع بھی مضبوط ہو گیا ہے۔

اس کے بعد ہر کلاس میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کوئز کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں طلبہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بہت مفید معلومات حاصل کیں۔ پوسٹر سازی کا بھی اہتمام کیا گیا۔ ہر کلاس کا بہترین پوسٹر مقابلے میں شامل کیا گیا۔ ہمارے سکول کی لائبریری پوسٹروں سے بھر گئی۔ پوسٹر کوئز پروگرام میں اول، دوم اور سوم آنے والے طلبہ کو انعام دیے گئے۔

آپ بھی خط لکھ کر بتائیں کہ آپ کے سکول میں یہ دن کیسے منایا گیا۔ اپنے امی اور ابو کو میری طرف سے سلام دینا۔

والسلام

Scanned with CamScanner

آپ کا دوست
محمد انس حفیظ

22- علم کیمیا کا تعارف

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ارضیات	زمین کے بارے میں علم	رعنائیاں	خوبصورتیاں
امتزاج	ملاپ	عمل کشید	عرق نکالنے کا عمل
پرتو	عکس	عمل تبخیر	بخارات بننے کا عمل
پیکر محسوس	ایسی چیز جسے محسوس کیا جا سکے	فلکیات	ستاروں کے بارے میں علم
تدارک	خاتمہ	ماہیت	حالت
خورد و نوش	کھانا پینا	ہمکنار رہونا	حاصل ہونا
عمل تصعید	ٹھوس چیز سے براہ راست بخارات بننے کا عمل		

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

i: علم کیمیا کی تعریف کریں۔ علم کیمیا کس علم کی شاخ ہے؟

جواب: علم کیمیا سائنسی علم کی شاخ ہے۔ یہ وہ سائنسی علم ہے جس میں اشیا کی ماہیت و ترکیب، ان کی خصوصیات اور کیمیائی تعامل کے ذریعے دوسری اشیاء سے ملنے کے عمل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ نیز اس کیمیائی ملاپ سے پیدا ہونے والی تبدیلیوں کا مطالعہ کر کے نتائج اخذ کیے جاتے ہیں۔

ii: علم کیمیا کا آغاز کب اور کیسے ہوا؟

جواب: علم کیمیا کا آغاز اس وقت ہوا جب انسان نے آگ جلانا سیکھا۔ جلنے کے عمل کو دریافت کرنا ہی علم کیمیا کی بنیاد بنا۔

iii: مسلمانوں نے علم کیمیا میں کون سی خدمات سرانجام دیں؟

جواب: مسلمانوں نے سائنس کے ہر شعبے میں بہت سے کارنامے سرانجام دیے ہیں۔ جابر بن حیان کو بابائے کیمیا مانا جاتا ہے۔ اس نے بہت سے کیمیائی نسخے تیار کیے وہ پہلا مسلمان سائنسدان تھا جس نے گندھک اور پارے کا دھاتی نظریہ پیش کیا۔ یہ جابر بن حیان ہی تھا جس نے سب سے پہلے عمل تبخیر، عمل پگھلاؤ اور عمل کشید اور عمل تصعید کو ترقی دی۔

بنوامیہ کا ایک شہزادہ خالد بھی کیمیا کا ماہر تھا اس نے علم کیمیا پر ایک کتاب لکھی۔ ابو یوسف الکندی بھی کیمیا دان تھا۔ الرازی نے مرکبات کی درجہ بندی اور کیمیا سے متعلق آلات پر کام کر کے نام کمایا۔ الجاحظ نے عمل کشید میں حیران کن کمالات حاصل کیے۔

الغرض کیمیا دان مسلمانوں نے کئی کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔

iv: چند معروف مغربی کیمیادانوں کے نام اور کام تحریر کریں۔

جواب: یورپ والوں نے تمام سائنسی علوم میں خوب ترقی کی۔ رابرٹ بوائل کو جدید کیمیا کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ اس نے عناصر کی جامع تعریف کی۔ جان ڈالٹن نے پہلی بار ایٹمی نظریہ پیش کر کے اپنی حیثیت منوائی۔ وولر غیر نامیاتی مادے سے یوریا تیار کر کے مشہور ہوا۔ مینڈی لیف نے عناصر کی گروپ بندی کر کے کیمیا دانوں میں اپنا لوہا منوایا۔ مادام کیوری نے تابکاری کے بارے میں تحقیق کی اور شہرت حاصل کی۔ تھامس اور بوہر نے مادے کی ترکیب اور خصوصیات کے بارے میں بتایا۔ غرض ان کی تحقیقات نے علم کیمیا کو نئی جہتیں دیں۔

v: علم کیمیا کے انسانی زندگی پر بے شمار احسانات ہیں واضح کریں۔

جواب: علم کیمیا کا انسانی زندگی کے روزمرہ معمولات سے گہرا تعلق ہے۔ انسانی خوراک کی بات ہو یا انسانی پوشاک کی، علم کیمیاء ہی کام آتا ہے۔ کیمیائی کھادوں کے استعمال سے زرعی اجناس کی پیداوار میں حیرت انگیز اضافہ ہو چکا ہے۔ اسی طرح کیمیائی ادویات کے سپرے سے زرعی فصلیں خطرناک کیڑے مکوڑوں کے حملوں سے محفوظ ہو گئی ہیں۔ سیمنٹ کی صنعت کے فروغ نے جدید رہائشی تعمیرات کو ممکن بنا دیا ہے۔ خورد و نوش کی اشیا تیار کرنے والی فیکٹریاں دن رات مصروف عمل ہیں۔ رنگ برنگے اور نفیس ملبوسات کی تیاری سے انسان کے جمالیاتی ذوق کی تسکین ہونے لگی ہے۔ ادویات سازی میں حیرت انگیز حد تک ترقی ہو چکی ہے۔ یہ سب کچھ علم کیمیا ہی کی بدولت ہے۔

سوال 2: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) علم کیمیا میں زیر بحث آتی ہے۔
✓ (ا) اشیا کی ماہیت (ب) پودوں کی پیدائش
(ج) سیاروں کی گردش (د) پتھروں کی تحقیق

(ii) کون سا عمل کیمیا کا حصہ ہوگا؟
(ا) درختوں کی پیوند کاری (ب) دو گیسوں کو ملانا ✓
(ج) آثار قدیمہ کا مطالعہ (د) پرندوں کا مشاہدہ کرنا

(iii) جدید کیمیا کے بانیوں میں سے ہے
(ا) جابر بن حیان (ب) بوہر
✓ (ج) رابرٹ بوائل (د) مادام کیوری

(iv) نائٹرک ایسڈ کو متعارف کروانے کا سہرا کس کے سر ہے؟

Scanned with CamScanner

(ا) ابو یوسف الکندی (ب) ابو منصور
(ج) خالد (د) جابر بن حیان ✓

(vii) عمل کشید پر سب سے زیادہ تحقیق کس مسلمان کیمیادان نے کی؟
(ا) الرازی (ب) الجاحظ
✓ (ج) ابو منصور (د) الکندی

سوال 3: درج ذیل الفاظ اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
ماہیت	پانی کی کیا ماہیت ہے؟
پرتو	آپ پرتو آپ کے آباؤ اجداد کا بالکل پرتو نہیں ہے۔
تدارک	چیچک کی مرض کے تدارک کے لیے گھر گھر ٹیکے لگائے گئے۔
رعنائیاں	برات کی رعنائیاں قابل دید تھیں۔
حیرت انگیز	بھارت کے خلاف کرکٹ کا میچ جیتنا حیرت انگیز کامیابی ہے۔
جمالیاتی ذوق	اکبر میں جمالیاتی ذوق بالکل نہیں۔
امتزاج	آگ اور پانی میں کوئی امتزاج نہیں۔
علمی خزانہ	یہ کتاب علمی خزانہ ہے۔
زوال	ہر عروج کو زوال ہوتا ہے۔

سوال 4: درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیں۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
ہیبت	خوف	راحت	سکون
ذلت	رسوائی	شکوہ	گلہ
زوجہ	بیوی	مسرت	خوشی
حرارت	روشنی/گرمی	ضعیف	بوڑھا
کامران	کامیاب	خوبرو	نوجوان

سوال 5: درج ذیل محاورات کے معنی تحریر کریں۔

محاورات	معنی
آنکھ کا تارا ہونا	بہت پیارا ہونا
تین حرف بھیجنا	طلاق دینا، قطع تعلق کر لینا
پانی میں آگ لگانا	ناممکن کام کرنا
ٹسوے بہانا	جھوٹے آنسو گرانا
چرکا لگانا	مصالحے لگا لگا کر باتیں کرنا
چھکے چھوٹ جانا	ہرا دینا۔ ہراساں کرنا۔ زیر کرنا
دال میں کالا ہونا	کسی بات میں شک ہونا

ڈھونگ رچانا	جھوٹا بہانہ کرنا
کنارا کرنا	علیحدہ ہو جانا

23- اُردو زبان

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
معروف	مشہور	ذخیرہ	ڈھیر/انبار
کثیر	زیادہ	آریہ	ایک قدیم ترقی یافتہ قوم کا نام
مشرق وسطیٰ	ایشیا کا درمیانی حصہ	محقق	تحقیق کرنے والا
خواص	خاص لوگ	جنوبی ایشیا	برصغیر پاک و ہند اور ان سے ملحقہ علاقے
برعکس	الٹ	مقیم	رہائش پذیر
وسیع	کشادہ	برعکس	الٹ

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات دیں:

i: اردو زبان کی ابتدا کس طرح سے ہوئی؟

جواب: اردو زبان کے زیادہ تر محققین جس بات پر متفق ہیں وہ یہ ہے کہ اس کی ابتدا دہلی کے آس پاس کے علاقے سے ہوئی۔ جنوبی ایشیا کے علاقے میں کسی زمانے میں دراوڑ لوگ رہتے تھے۔ ان کی اپنی ایک زبان تھی۔ جب وسط ایشیا کی آریہ نامی قوم یہاں آئی تو قدیم باشندوں کی زبان پر آریوں کا اثر پڑا اور قدیم ہندی کی شکل نمایاں ہوئی۔ جب مسلمان حکمران ترکی، فارسی اور عربی بولتے ہوئے اس علاقے میں آ کر آباد ہوئے تو ان کی زبانوں کا اثر ہندی پر پڑا اور ایک نئی زبان بننی شروع ہوئی جو اردو کہلائی۔

ii: اردو زبان بنیادی طور پر کن زبانوں سے مل کر بنی ہے؟

جواب: اردو زبان بنیادی طور پر ہندی، فارسی، ترکی اور عربی زبانوں سے مل کر بنی ہے۔

iii: پاکستان کو اردو سے اور اردو کو پاکستان سے کیا فائدہ پہنچا؟

جواب: جب جنوبی ایشیا کی تقسیم عمل میں آئی تو پنجاب، مشرقی بنگال، سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخواہ صوبے پاکستان میں شامل ہوئے۔ ان علاقوں میں سے ہر ایک کی اپنی ایک بولی یا زبان تھی لیکن ملکی وحدت کے لیے ایک ایسی زبان کی ضرورت تھی جو ہر علاقے کے لوگ سمجھ

اور بول سکیں اور دوسرے صوبے کے لوگوں سے اس زبان میں گفتگو کر سکیں۔ یہ ضرورت اردو کے علاوہ کوئی اور زبان پوری نہیں کر سکتی تھی چنانچہ یہی زبان پاکستان کی قومی زبان قرار پائی۔ جہاں تحریک پاکستان کو اردو سے یہ فائدہ ہوا کہ اس کے ذریعے یہ تحریک ملک کے گوشے گوشے میں پہنچی۔ وہاں قیام پاکستان کے نتیجے میں خود اردو کو بھی ترقی حاصل ہوئی۔

سوال 2: مندرجہ ذیل عبارات میں سے اسم صفت چن کر لکھیں۔

عبارات	اسم صفت
(i) مینار پاکستان نہایت خوبصورت اور پرشکوہ ہے۔	خوبصورت، پرشکوہ
(ii) اردو ہماری قومی زبان ہے۔ یہ دنیا کی معروف اور جدید زبانوں میں سے ایک ہے۔	معروف اور جدید
(iii) مسلمانوں کے دور حکومت میں ہندوستان کی سرکاری زبان فارسی تھی۔	دور
(iv) اہل علم حضرات نے اردو میں عمدہ کتابیں لکھیں۔	عمدہ، علم
(v) کچھ عرصہ بعد اردو کی جگہ انگریزی کو دفتری زبان بنالیا گیا۔	دفتری

سوال 3: درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
علاقہ	پاکستان کے شمالی علاقہ جات کے خشک پھل دنیا بھر میں مشہور ہیں۔
محققین	مختلف محققین کا کہنا ہے کہ اردو کی ابتدا دہلی سے ہوئی۔
باشندے	قدیم باشندوں کی زبان پر آریوں کا اثر پڑا اور قدیم ہندی زبان وجود میں آئی۔
تصنیفات	شاعری میں علامہ اقبال کی بہت سی تصنیفات ہیں۔
معیار	ہمیں اعلیٰ معیار کی چیزیں بنانی چاہئیں۔

24- ملاوٹ نامہ

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
گلا	شکایت، شکوہ	ریڈ کلر	سرخ رنگ
نوخیز	نوجوان	یخنی	شوربہ

اشعار کی تشریح

1- خوردنی اجناس میں پتھر ملا دیتے ہیں لوگ
جانے یہ کس جرم کی ہم کو سزا دیتے ہیں لوگ

تشریح: اِس ملک کے لوگ ایسے بھی ہیں جو برے کام کرتے ہیں، چیزوں میں ملاوٹ کر کے کثیر منافع کماتے ہیں۔ یہ لوگ خالص چیزوں میں پتھر پیس کر اُس چیز کا وزن زیادہ کر دیتے ہیں اور یہ ملاوٹی لوگ ہمیں سادہ لوگوں کو کس جرم کی سزا دیتے ہیں حالانکہ ہم نے کوئی جرم نہیں کیا ہوتا۔

2- یوں صفائی ہاتھ کی دکھا دیتے ہیں لوگ
آج کل پیتل کو بھی سونا بنا دیتے ہیں لوگ

تشریح: یہ لوگ اتنے چالاک و مکار ہوتے ہیں کہ سادہ لوگوں کو دھوکہ دے کر ان کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ سنار لوگ جو سونے کا کاروبار کرتے ہیں پیتل کو سونے میں شامل کر کے بیچ رہے ہیں اور زیادہ منافع کمانے کے چکر میں لگے ہوئے ہیں۔ یا کبھی کبھی تو بالکل اصلی پیتل کو ہی سونے کا رنگ دے کر بیچ ڈالتے ہیں۔

3- آپ کرتے ہیں گلا چائے میں چھلکوں کا حضور!
اب تو آٹے میں ہمیں بھوسہ کھلا دیتے ہیں لوگ

تشریح: یہ لوگ اتنے چالاک اور بے درد منافع خور ہیں کہ خود ہی خراب چائے کا گلہ کرتے ہیں اور خود آٹے میں بھوسہ پیس کر مہنگے داموں بیچ دیتے ہیں۔

4- سرخ مرچوں میں ملا دیتے ہیں اینٹیں پیس کر
اور آلو ڈال کر گھی میں کھلا دیتے ہیں لوگ

تشریح: یہ منافع خور ملاوٹی لوگ سرخ مرچوں میں کچی اینٹیں پیس کر ملاوٹ کر کے ہمیں فروخت کر دیتے ہیں۔ یہی نہیں گھی میں آلو ملا دیتے ہیں۔

5- ہم اگر ان سے کہیں مرغی کے انڈے چاہئیں
ان میں بھی کچھوؤں کے انڈوں کو ملا دیتے ہیں لوگ

تشریح: ملاوٹ کرنے والوں کے کیا کہنے کہ ہر چیز میں ملاوٹ کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ ایجاد کر لیتے ہیں۔ اگر ان لوگوں سے انڈے مانگے جائیں حالانکہ اِن میں ملاوٹ نہیں ہوسکتی۔ لیکن یہ اِن انڈوں میں کچھوے کے انڈے ملا کر بیچ دیتے ہیں اور اپنے منافعوں کو زیادہ کر دیتے ہیں۔

6- مالٹے بھی آج کل خالص نہیں ملتے ہمیں
ریڈ کلر کے ان میں بھی ٹیکے لگا دیتے ہیں لوگ

تشریح: یہ ملاوٹی لوگ چیز میں ملاوٹ کے نئے نئے طریقے ایجاد کر لیتے ہیں۔ مالٹوں میں سرخ رنگ کے ٹیکے لگا کر ان کو سرخ کر دیتے ہیں تاکہ وہ ریڈ بلڈ مالٹے نظر آئیں۔

7- مانگتے ہیں سوپ جب نوخیز چوزوں کا نیاز
مردہ کوؤں کی ہمیں یخنی پلا دیتے ہیں لوگ

تشریح: یہ لوگ جو کاروبار میں ملاوٹ کرتے ہیں جب انہیں سوپ پینے کے لیئے کہا جائے تو یہ تازہ چوزوں کے سوپ کی بجائے ہمیں مرے ہوئے حرام کوؤں کی یخنی دے دیتے ہیں۔ جو سراسر حرام

Scanned with CamScanner

ہے۔ اِن لوگوں کے نزدیک اِس حرام حلال کی کوئی حیثیت نہیں وہ تو صرف اپنے کاروبار کو چلانے کا مقصد جانتے ہیں۔

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں؟

i: شاعر اس نظم میں معاشرے کی کس برائی کے متعلق بیان کر رہا ہے؟

جواب: شاعر معاشرے کی ملاوٹ والی برائی کا بیان کر رہا ہے۔

ii: آٹے میں کس چیز کی ملاوٹ کی جاتی ہے؟

جواب: آٹے میں بھوسہ ملا دیتے ہیں۔

iii: نظم کے مطابق مالٹے میں ملاوٹ کیسے کی جاتی ہے؟

جواب: مالٹوں میں لوگ ملاوٹ کے طور پر سرخ رنگ کے ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔

iv: دی گئی نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: نظم کا مرکزی خیال ملاوٹ ہے۔

v: دی گئی نظم کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: لوگ خوردنی اشیاء میں پتھر ملا دیتے ہیں۔ نہ جانے کس جرم کی سزا دیتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے مفاد کی خاطر پیتل کی ملاوٹ کر کے سونا بنا کر بیچ دیتے ہیں۔ یہ لوگ چھلکوں کو پیس کر چائے میں ملا دیتے ہیں۔ آٹے میں بھوسہ پیس کر ملا دیتے ہیں اور سرخ مرچوں میں اینٹیں پیس کر ملا دیتے ہیں۔ اور گھی میں آلو ملا دیتے ہیں تاکہ اس کا وزن بڑھ جائے اور مرغی کے انڈے طلب کرو تو وہ کچھوے کے انڈے دے دیتے ہیں مالٹے اگر طلب کیے جائیں تو ان کی جگہ مالٹوں کو ٹیکا لگا کر ان کو سرخ کر دیتے ہیں۔ اگر چوزوں کا سوپ مانگا جائے تو ان کی جگہ کوؤں کا سوپ بنا کر بیچ دیتے ہیں۔

سوال 2: درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملوں میں استعمال
(i) خوردنی اجناس:	خوردنی اجناس کی برآمدات بڑھانی چاہیے۔
(ii) نوخیز:	نوخیز چوزوں کے سوپ کی بجائے کوؤں کا سوپ دے دیتے ہیں۔
(iii) ہاتھ کی صفائی دکھانا:	جیب کترا ایک منٹ کے اندر ہاتھ کی صفائی دکھا گیا۔
(iv) ٹیکے	سوموار کو گھر گھر جا کر بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگائے گئے۔
(v) ریڈ کلر	لوگ مالٹوں کو ریڈ کلر کے ٹیکے لگا کر بیچ دیتے ہیں۔

سوال 3: اس نظم میں استعمال ہونے والے قافیوں کی فہرست تیار کریں۔

ہم قافیہ: کسی نظم کے شعر کے آخر میں جو لفظ استعمال ہوتا ہے اُسے ہم قافیہ کہتے ہیں۔

25- حیاتیات اور ہماری زندگی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
پوشاک	لباس	عبرت	نصیحت، سبق
جستجو	تلاش	غصب کرنا	چھیننا
راسخ ہونا	مستقل، دیرپا، پکا، مضبوط	کرہ ارض	زمین کا ٹکڑا

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جواب دیں۔

i: حیاتیاتی عمل کو قرآن حکیم نے کس طرح بیان فرمایا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے۔ اسی نے کائنات میں موجود تمام اشیاء پیدا کی ہیں۔ اس نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر 30 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: اور تمام جاندار چیزیں ہم نے پانی سے بنائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے جوڑے بنائے ہیں جن سے زندگی کی ابتدا ہوئی۔ سورۃ یٰسین کی آیت نمبر 36 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ: وہ اللہ پاک ہے جس نے زمین کی نباتات کے اور خود ان کے اور جن چیزوں کی ان کو خبر نہیں سب کے جوڑے بنائے۔ سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 13 میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔

ii: سورۃ الانعام کی آیت نمبر ننانوے میں انسان کو کس چیز کی دعوت فکر دی گئی ہے۔

جواب: اللہ تعالیٰ انسان کو سورۃ انعام کی آیت نمبر ننانوے میں غور و فکر کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ انسان نے بے شمار چیزیں اُس کے دیئے ہوئے علم سے بنا کر کاریگری کا دعویٰ کر دیا۔ حقیقت میں یہ اُسی کا علم ہے۔ لیکن انسان ایک دانے کھجور، انار، زیتون سے نئی نسل نہ بنا سکا۔ مصنوعی بنانا الگ بات ہے۔ لیکن حقیقت میں اُس چیز کی تیاری الگ بات یہاں خدا کی قدرت نہیں تو اور کیا ہے۔ اسی کا اللہ تعالیٰ انسان کو غور کرنے کا اشارہ دیا ہے کہ دیکھو میں کس طرح چیزوں کو پیدا کرتا ہوں۔

iii: شہد کی مکھی انسانی زندگی کے لیے کیسے اہم ہے؟

جواب: شہد کی مکھی کے پیٹ سے پینے کے لیے ایک چیز نکلتی

Scanned with CamScanner

ہے جو کہ شہد کہلاتی ہے۔ اس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اس میں لوگوں کے لیے کئی امراض کی شفا ہے۔ اور بے شک سوچنے والوں کے لیے اس میں نشانیاں ہیں۔ اس لیے یہ انسان کے لیے اہم ہے۔

iv: کائنات میں موجود اشیاء کو کتنے گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ان کے اوصاف بیان کریں؟

جواب: کائنات میں موجود اشیا کو دو گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(i) جاندار اشیا کا گروہ　(ii) بے جان اشیا کا گروہ

جاندار اشیا میں انسان جانور اور پودے شامل ہیں۔ تمام جاندار اشیاء حیاتیاتی عمل سے گزرتی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے ایسی صلاحیتیں عطا کی ہیں کہ یہ تخلیقی عمل سے گزر کر اپنی وراثت منتقل کر سکتی ہیں۔ تمام جانداروں کو اپنا وجود برقرار رکھنے کے لیے ہوا' پانی اور روشنی کی ضرورت ہوتی ہے۔

ماہرین حیاتیات نے پودوں اور جانوروں کو مختلف قسموں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ پودے ہمارے لیے بہت بڑی نعمت ہیں۔ یہ ہمیں خوراک' سایہ اور آکسیجن فراہم کرتے ہیں جو ہمارے زندہ رہنے کے لیے بے حد ضروری ہیں۔

جس طرح پودوں کی اقسام ہیں اسی طرح جانوروں کی بھی اقسام ہیں۔ جانور بھی انسان کو خوراک مہیا کرتے ہیں۔ اپنی اون اور چمڑے سے پوشاک بھی دیتے ہیں۔ مال برداری اور سواری کے بھی کام آتے ہیں۔

v: ہم اچھے انسان کیسے بن سکتے ہیں؟

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہر چیز پر غور کریں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کریں۔ زندگی کے اصل مقصد کو پہنچانیں اور دوسرے لوگوں کے کام آئیں۔ اس طرح ہم اچھے انسان بن سکتے ہیں۔

سوال 2: درج ذیل الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں:

سواری۔ عبرت۔ پیٹ۔ شفا۔ پانی۔ جوڑے۔ شناخت۔ پودے۔ پانی۔ نعمت۔

(i) شہد کی مکھیوں کی پیدائش میں بھی مقام عبرت ہے۔

(ii) شہد میں انسانوں کے کئی امراض کی شفا ہے۔

(iii) شہد کی مکھیوں کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے۔

(iv) اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار شے کو پانی سے پیدا کیا۔

(v) اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کے جوڑے بنائے ہیں۔

(vi) قومیں اور قبیلے شناخت کے لیے بنائے گئے ہیں۔

(vii) جانداروں میں انسان' جانور اور پودے بھی شامل ہیں۔

(viii) روشنی' ہوا اور پانی کے بغیر کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا۔

(ix) پودے انسان کے لیے بہت بڑی نعمت ہیں۔

(x) جانور مال برداری اور سواری کے کام بھی آتے ہیں۔

سوال 3: ذیل میں محاورات اور معنی دو الگ الگ کالموں میں بے ترتیب دیئے گئے ہیں' آپ معنی کی مناسبت سے کالم ملائیں اور پھر محاورات کو جملوں میں استعمال کریں۔

کالم الف	کالم ب	درست جواب
1- کان کترنا	بھیک مانگنا	فریب سے لالچ دینا
2- آٹھ آٹھ آنسو رونا	بے حس و حرکت ہو جانا	زاروقطار رونا
3- ہاتھ پھیلانا	بھاگ جانا	بھیک مانگنا
4- فاختہ اڑانا	دھوکا دینا	مزے لینا
5- سانپ سونگھ جانا	فریب سے لالچ دینا	بے حس و حرکت ہو جانا
6- طوطے اڑنا	گہرا دوست ہونا	حیران رہ جانا
7- قول دینا	مزے لینا	وعدہ کرنا
8- یار غار ہونا	وعدہ کرنا	گہرا دوست ہونا
9- نو دو گیارہ ہو جانا	حیران رہ جانا	بھاگ جانا
10- سبز باغ دکھانا	زاروقطار رونا	دھوکا دینا

محاورات کا جملوں میں استعمال۔

محاورات	جملے
کان کترنا	کچھ لوگ اپنی چیزیں بیچنے کے لیے ان پڑھ لوگوں کے کان کترتے ہیں۔
آٹھ آٹھ آنسو رونا	رشید اپنی بہن کی موت پر آٹھ آٹھ آنسو روتا رہا۔
ہاتھ پھیلانا	ہمیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا چاہیے۔
فاختہ اڑانا	احمد کے تو وارے نیارے ہیں' خوب فاختائیں اڑا رہا ہے۔
سانپ سونگھ جانا	شیر کو دیکھتے ہی راشد ایسے ہو گیا جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔
طوطے اڑنا	سمندر کو دیکھ کر انسان کے ہاتھوں کے طوطے اڑ جاتے ہیں۔
قول دینا	انسان جو بھی قول دے وہ پورا کرے۔
یار غار ہونا	طارق اور افضل ایک دوسرے کے یار غار ہیں۔
نو دو گیارہ ہو جانا	پولیس کو دیکھتے ہی چور نو دو گیارہ ہو گیا۔

Info Hub HRMS STS SED

Scanned with CamScanner

سبز باغ دکھانا	باہر کے ملک لے جانے والے کارکن لوگوں کو سبز باغ دکھاتے ہیں۔

سوال 4: کالم الف میں ضرب الامثال دی گئی ہیں اور کالم ب میں ان کے معنی بے ترتیب درج ہیں۔ آپ معنی کی مناسبت سے کالم ملائیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

کالم الف	کالم ب	درست جواب
1- ایک پنتھ دو کاج	ایک کام کرنے سے کچھ اور کام بھی ہو جانا	ایک کام کرنے سے کچھ اور کام بھی ہو جانا۔
2- جونک پتھر میں نہیں لگتی	جھوٹ ہمیشہ نہیں چلتا	سنگدل پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔
3- زبانِ خلق نقارۂ خدا	کام کرنے سے فائدہ ضرور ہوتا ہے۔	جو بات عام لوگوں میں مشہور ہو جائے وہ ہو کر رہتی ہے۔
4- کاغذ کی ناؤ سدا نہیں بہتی	ایک دفعہ نقصان اٹھانے والا، آئندہ محتاط ہو جاتا ہے۔	جھوٹ ہمیشہ نہیں چلتا
5- کر سیوا کھا میوا	بے وقوف آدمی کو عمدہ چیز کی قدر نہیں ہوتی۔	خدمت کرنے سے ہی خدمت ہوتی ہے۔
6- حرکت میں برکت	جو بات منہ سے نکل جائے مشہور ہو جاتی ہے۔	کام کرنے سے فائدہ ضرور ہوتا ہے۔
7- سانپ کا ڈسا رسی سے ڈرتا ہے	جو بات عام لوگوں میں مشہور ہو جائے وہ ہو کر رہتی ہے۔	ایک دفعہ نقصان اٹھانے والا، آئندہ محتاط ہو جاتا ہے۔
8- گدھا کیا جانے زعفران کی بہار	خدمت کرنے سے ہی خدمت ہوتی ہے۔	بے وقوف آدمی کو عمدہ چیز کی قدر نہیں ہوتی۔
9- نکلی ہونٹوں چڑھی کوٹھوں	شہرت زیادہ ہونا، حقیقت کم ہونا۔	جو بات منہ سے نکل جائے مشہور ہو جاتی ہے۔
10- نام بڑا درشن چھوٹے	سنگدل پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔	شہرت زیادہ ہونا، حقیقت کم ہونا۔

26- موسموں کی کہانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بھینی بھینی	میٹھی میٹھی	سوچ بچار	سوچنا، غور کرنا
بے آب و گیاہ	ریگستان	فلک بوس	بہت اونچی
پوشیدہ	چھپا ہوا	مظاہرہ کرنا	دکھانا، واضح کرنا
تا حدِ نگاہ	بہت دور تک	نقطۂ انجماد	صفر درجہ حرارت
تغیر و تبدل	تبدیل ہونا	یخ بستہ	بے حد ٹھنڈی

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

i: پاکستان میں موسم برسات کی کیفیت بیان کریں۔

جواب: پاکستان میں سب سے زیادہ بارشیں مون سون کی ہواؤں کی وجہ سے جولائی اور اگست کے مہینوں میں ہوتی ہیں۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے لوگ دعائیں مانگنا شروع کر دیتے ہیں۔ اِس لیے بارش کو خدا کی خاص نعمت قرار دیا جاتا ہے۔ کسانوں کے لیے خوشخبری لاتا ہے۔ اِن کی فصلیں بارش میں خوب پھلتی پھولتی ہیں۔ بعض اوقات بارشوں کی وجہ سے سیلاب بھی آتے ہیں جو فصلوں مکانوں کو نقصان دیتے ہیں۔ بہرحال کالی کالی گھٹائیں، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں اور آسمان پر قوسِ قزاح کا دلفریب سماں موسم برسات کے تحفے ہیں۔

ii: موسم سرما میں لوگوں کے معمولات میں کیا تبدیلی آتی ہے؟

جواب: گرمی کے ستائے ہوئے لوگ ایک دم موسم سرما میں داخل ہوتے ہیں۔ سخت سردی میں کوئلے کی انگیٹھیوں کو گیس ہیٹروں کو جلایا جاتا ہے۔ گرم کپڑوں کی جرسیوں سویٹروں گرم چادروں اور گرم مفلروں کا استعمال بڑھ جاتا ہے۔ یہ سردی نومبر کے آخر سے فروری تک رہتی ہے۔ رات کو رضائیاں، لحافوں، کمبلوں کا استعمال ہوتا ہے۔ پھلوں میں اخروٹ، بادام، پستہ، چلغوزے، مونگ پھلی، چائے کا استعمال بڑھ جاتا ہے۔ یخ بستہ ہوائیں چلتی ہیں۔ پہاڑوں پر برف باری ہوتی ہے۔ لوگ برف باری کا نظارہ کرنے پہاڑوں کا رخ کرتے ہیں۔

iii: گرمی کا موسم کسانوں کے لیے کیوں اہم ہے؟

جواب: موسم گرما مئی سے ستمبر کے وسط تک ہوتا ہے۔ دن لمبے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ پاکستان کی سب سے بڑی فصل کی کٹائی اور سب سے بڑی فصل چاول کی بجائی کا وقت ہوتا ہے۔ کام کا کسانوں پر بڑا بوجھ ہوتا ہے۔ دن رات کسان اِس کام میں مصروف رہتے ہیں۔ فصلوں کو سمیٹتے ہیں۔ جانوروں کے لیے چارہ بھی محفوظ کرتے ہیں۔

iv: پاکستان میں موسم بہار پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: پاکستان میں موسم بہار مارچ سے اپریل تک ہوتا

Scanned with CamScanner

ہے۔ اکثر لوگوں کا پسندیدہ موسم ہوتا ہے۔ سخت سردی کے بعد اِس موسم میں زندگی پھر سے مہکنے لگتی ہے۔ ہر طرف پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو سے فضا معطر ہو جاتی ہے۔ تمام جاندار بھی اس موسم کا والہانہ استقبال کرتے ہیں۔ لوگ اِس موسم میں جشنِ بہاراں مناتے ہیں۔ درختوں پر نئی کونپلیں نکلتی ہیں۔ پرندے اپنی مخصوص سریلی آوازوں سے خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور موسم بہار کو خوش آمدید کہا جاتا ہے۔

:v موسموں کی تبدیلی میں کیا راز پوشیدہ ہیں؟

جواب: موسموں کا تغیر وتبدل انسانوں کو غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیدا کردہ مظاہر میں انسان کے لیے کئی راز پوشیدہ کر رکھے ہیں۔ چونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے سوچ و بچار کی عظیم دولت سے نوازا ہے۔ اس لیے ہمارا فرض ہے کہ ہم موسموں کی شدت اور تبدیلی سے قدرت کے پوشیدہ خزانوں کو تلاش کریں۔ اور اِس دنیا کو گل وگلزار بنا دیں۔

سوال 2: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- پاکستان میں موسم بہار کے بعد کون سا موسم آتا ہے؟
✓ (ا) گرما (ب) سرما
(ج) برسات (د) خزاں

2- پاکستان میں گندم کی کٹائی کا موسم ہے۔
(ا) بہار (ب) خزاں
✓ (ج) گرما (د) برسات

3- "کالی کالی گھٹائیں"، کس موسم کی نشاندہی کرتی ہیں؟
(ا) بہار (ب) برسات ✓
(ج) گرما (د) سرما

4- کس مہینے میں سب سے زیادہ بجلی استعمال ہونے کی توقع ہے؟
✓ (ا) جون (ب) فروری
(ج) دسمبر (د) مارچ

v- سردی کے موسم میں اوسطاً سب سے کم درجہ حرارت کہاں ہوگا۔
(ا) کراچی اور حیدر آباد (ب) فیصل آباد اور لاہور
(ج) پشاور اور کوہاٹ (د) سکردو اور گلگت ✓

سوال 3: درج ذیل مرکبات عطفی کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

آب وگیاہ۔ تغیر وتبدل۔ سوچ و بچار۔ گل وگلزار۔ غور وفکر

الفاظ مرکب عطفی	استعمال
آب وگیاہ	حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور بیوی حضرت حاجرہ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر بے آب وگیاہ جنگل میں چھوڑ آئے۔
تغیر وتبدل	موسموں میں تغیر وتبدل ہوتا رہتا ہے۔
سوچ و بچار	ہر کام کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ و بچار کر لینا چاہیے۔
گل وگلزار	بہار میں ہر جگہ گل وگلزار ہوتا ہے۔
غور وفکر	حضور غار حرا میں غور وفکر کے لیے جایا کرتے تھے۔

سوال 4: کالم الف میں محاورات دیے گئے ہیں اور کالم ب میں ان کے معنی بے ترتیب لکھے گئے ہیں۔ آپ محاورات کو درست معنی سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج درست
آس لگانا	بہت بلند ہونا	امید قائم رکھنا
آسمان ٹوٹنا	امید قائم رکھنا	بڑی مصیبت کا آنا
آسمان سے باتیں کرنا	لڑنے کے لیے تیار ہونا	بہت بلند ہونا
آستین چڑھانا	بہت زیادہ شور کرنا	لڑنے کے لیے تیار ہونا
آسمان سر پر اٹھانا	بڑی مصیبت کا آنا	بہت زیادہ شور کرنا

سوال 5: ہر ضرب المثل کے دو معنی دیے گئے ہیں درست پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- "ایک انار سو بیمار"
(ا) انار بے حد مہنگا پھل ہے
✓ (ب) کسی چیز کے ایک سے زیادہ طلب گار ہونا

ii- "ہمت مرداں مدد خدا"
(ا) لوگوں کی مدد کرنی چاہیے
✓ (ب) اپنی مدد آپ کے تحت کام کرنا

iii- "جہاں چاہ وہاں راہ"
(ا) بعض راستوں پر کنویں ہوتے ہیں
✓ (ب) جہاں عزت ملے وہاں آنا جانا رہتا ہے

iv- "سانچ کو آنچ نہیں"
✓ (ا) سچ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا
(ب) سچ بولنے پر مصیبت اٹھانی پڑتی ہے

سوال 6: اپنے دوست کو خط لکھ کر اپنے علاقے کے موجودہ موسم کے بارے میں آگاہ کریں۔

حیات آباد پشاور
15 دسمبر 2019ء
پیارے دوست

السلام علیکم!

کئی دنوں سے آپ کی یاد دل میں چٹکیاں لے رہی تھی۔ آج اس نے الفاظ کا روپ دھار لیا اس لیے خط لکھ رہا ہوں سنائیے کیا حال ہے؟

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے بڑے دنوں کی چھٹیاں اس ماہ کی 24 تاریخ سے ہو رہی ہیں۔ میں آج کل یہ چھٹیاں مری میں گزار رہا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ آپ کچھ چھٹیاں میرے پاس آ کر گزاریں۔ اور ہم چند روز مل جل کر ہنسی خوشی وقت بسر کریں گے۔ ان چھٹیوں میں بڑے بھائی صاحب بھی ملتان سے آرہے ہیں۔ آپ ان سے مل کر یقیناً بہت خوش ہوں گے۔ برف باری کا موسم دیکھے ہوئے آپ کو کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ یہاں آپ کو لطف اندوز ہونے کا موقع ملے گا۔ یہاں کی کھلی ہوا اور قدرتی مناظر اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت ہیں۔ آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ یہاں کے لوگ کتنے مخلف اور ایماندار ہیں۔ یہاں چوبیس گھنٹے برف باری ہوتی ہے۔ میرے دوست بھی آپ سے ملنے کے خواہش مند ہیں۔ خط ملتے ہی امی ابو سے اجازت لے کر پہلی فرصت میں یہاں مری پہنچ جائیں۔ میری طرف سے سب گھر والوں کو سلام۔

والسلام

آپ کا دوست

محمد اظہر علی

☆☆☆☆

27- وطن کا گیت

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
دلآویز	دل لبھانے والا	گل کدہ	باغ
زہرہ جبیں	خوبصورت	ماہ رخ	چاند جیسا چہرہ، بہت خوبصورت
کوثر	جنت کا ایک حوض	وادی رنگیں	انتہائی خوبصورت

اشعار کی تشریح

شعر 1: اس وادیِ رنگین کی ہر ایک چیز حسین ہے
خورشید و ماہ رخ و زہرہ جبیں ہے

تشریح: اِس خوبصورت وادی (دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ) کی ہر چیز بہت ہی خوبصورت اس میں سورج اور چاند زہرہ سیارے سے بھی خوبصورت ہیں اس سورج چاند پر بے شمار روپ ہیں۔

شعر 2: اس گلشن ارض کی زمیں عرشِ بریں ہے
اس باغ کے جلووں میں ہیں جنت کے نظارے

تشریح: شاعر اس شعر میں اپنے وطن کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس زمین کے باغ میں ایسی ایسی چیزیں آرائش زیبائش عرش بریں جیسی ہیں یہاں تک کہ اس باغ کی خوبصورتی جنت جیسی لگتی ہے چونکہ دنیا میں رہتے ہوئے یہ سب چیزیں جو انسان کے لیے آرام کا باعث ہیں جنت سے کم نہیں۔ اسی لیے تو کوئی انسان یہاں سے خود بخود جانا نہیں چاہتا۔

شعر 3: اس خاک کی پستی میں بلندی کا سماں ہے
اس دیس کا ہر گل کدہ فردوس نشاں ہے

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنے وطن کی تعریف کر رہا ہے۔ اس مٹی میں پستی کا تصور بھی بلندی کا معنی دیتا ہے۔ اس وطن کے گلدان میں جو بھی پھول ہے وہ جنت الفردوس سے کم نہیں ہے۔ بلکہ جنت الفردوس کا نظارہ دے رہا ہے۔

شعر 4: اس ملک کی ہر راہ گزر کہکشاں ہے
اس وادی زرخیز کے ذرے ہیں ستارے

تشریح: شاعر اپنے ملک کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس ملک کا ہر راستہ کسی بھی کہکشاں سے کم نہیں۔ اس زرخیز زمین کا ہر ذرہ کسی چمکتے ہوئے ستارے سے کم نہیں۔

شعر 5: میدانوں پہ لہراتے ہوئے دامن کہسار
وادی کی فضاؤں میں مہکتے ہوئے گلزار

تشریح: شاعر اپنے ملک کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس ملک کے لہراتے ہوئے پہاڑوں میں درخت بھلے لگتے ہیں۔ اور اس وادی میں خوشبوؤں کو بکھیرے ہوئے خوبصورت باغ بہت خوبصورت ہیں۔

شعر 6: چاروں طرف اٹھکیلیاں کرتے ہوئے اشجار
حوریں ہوں کھڑی جس طرح کوثر کے کنارے

تشریح: اِس ملک میں درخت اِس طرح کھڑے ہوئے جھومتے ہیں جیسے حوض کوثر کے کنارے حوریں کھڑی ہوں اس انداز سے کھڑے ہوئے درخت بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔

شعر 7: دیہات کے ہیں شام و سحر رنگ سہانے
پوشیدہ فضاؤں کے سکوں میں ہیں ترانے

تشریح: اس ملک کے صبح و شام کے موسم بہت خوبصورت اور سہانے ہیں۔ دیہاتوں میں تھوڑی آبادی ہوتی ہے اردگرد ہریالی چھائی ہوتی ہے۔ ہوائیں صاف اور تازہ ہوتی ہیں جس سے لوگوں کی صحت پر بہت اچھے اثرات ہوتے ہیں۔ ان فضاؤں

کے چھپے ہوئے پرسکون ترانے خوبصورت محسوس ہوتے ہیں۔

شعر 8: خاموش حکایات ہیں خاموش فسانے
لفظوں سے کہیں بڑھ کے ہیں دلآویز اشارے

تشریح: میرے وطن میں خاموشی ہی قصے کہانیاں ہیں۔ یعنی خاموشی کے اشارے پوری کہانی بھی اور قصہ بھی سمجھا دیتے ہیں اور یہ لفظوں سے زیادہ ہمیں خوش کرنے کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں۔ میرے وطن کی ہر چیز خواہ وہ جاندار ہو بے جان ہو۔ کوئی نہ کوئی اُس کی اپنی داستان حیات ہے۔

مشقی سوالات کا حل

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

i: **نظم میں زہرہ جبیں کسے کہا گیا ہے۔**

جواب: زمین کے ساتھ ساتھ اور بھی سیارے ہیں جن میں زہرہ سیارہ بھی ایک ہے۔ سب سیاروں سے زیادہ روشن ہے۔ اس لیے خوبصورتی کے لیے اِس سیارے کی تشبیہ دی جاتی ہے۔

ii: **شاعر نے دیہات کے شام وسحر کو کیسے بیان کیا ہے؟**

جواب: ایک دیہات کے اردگرد چونکہ ہرے بھرے کھیت ہوتے ہیں۔ اس ہریالی میں یہ اکیلا گاؤں بڑا بھلا معلوم ہوتا ہے اور پھر اس کے شام وسحر کی بات ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا۔ بھینی بھینی خوشبو شام کو لوگوں کا گھروں کی طرف آنا اور صبح کو گھروں سے باہر جانا بڑا بھلا معلوم ہوتا ہے۔

iii: **باغ سے شاعر کیا مراد لیتا ہے۔**

جواب: باغ سے مراد خوبصورت وطن ہے۔

iv: **شاعر نے وطن کی سرزمین کو کیا قرار دیا ہے؟**

جواب: شاعر نے اِس نظم میں اپنے ملک کی سرزمین کو جنت اور عرش بریں قرار دیا ہے۔

v: **اِس نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں؟**

جواب: اس نظم "وطن کا گیت" میں شاعر اپنے وطن کی ہر چیز کی اہمیت کو واضح کرنا چاہتا ہے۔ جو اس کے لیے ایک جنت سے کم نہیں۔

سوال 2: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- حسین کا ہم قافیہ لفظ ہے۔
(ا) خوبصورت (ب) جبین ✓
(ج) گلشن (د) جنت

iii- نظم میں وادی رنگیں سے مراد ہے۔
(ا) حب وطن (ب) زرخیز زمین ✓
(ج) خاموش ترانے (د) عرش بریں

iv- اس نظم کا مناسب ترین عنوان ہونا چاہیے۔
✓ (ا) حب وطن (ب) زرخیز زمین
(ج) خاموش ترانے (د) عرش بریں

iv- "اشجار کا اٹھکیلیاں کرنا" کے معنی ہیں۔
(ا) درختوں کا اگانا (ب) درختوں کا کاٹنا
(ج) درختوں کا ہلنا (د) درختوں کا جھومنا ✓

v- کون سا جملہ شاعر کے جذبات کی مکمل ترجمانی کرتا ہے۔
(ا) پاکستان کے دیہاتوں کی شامیں بے حد خوبصورت ہوتی ہیں۔
(ب) تمام پاکستانی محنتی، بہادر اور ایماندار ہیں
✓ (ج) وطن عزیز کی ہر ہر چیز خوبصورت، حسین اور دلکش ہے
(د) حوض کوثر کے کنارے حوریں کھڑی ہوتی ہیں

سوال 3: درج ذیل الفاظ کے دو ہم قافیہ لفظ تحریر کریں۔

لفظ	ہم قافیہ	ہم قافیہ
کنارے	سہارے	سیارے
سماں	درخشاں	شاہ جہاں
گلزار	کہسار	ہم کنار
زلزلے	ولولے	گلگلے
جبیں	عرش بریں	ہم نشیں

سوال 4: درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	استعمال
گلشن ارضی	یہ گلشن ارضی میرے لیے جنت سے کم نہیں۔
اشجار	اشجار قطار اندر قطار ایک سماں باندھے ہوئے ہیں۔
عرش بریں	اپنے وطن کا سماں شاعر کے لیے عرش بریں سے کم نہیں۔
وادی زرخیز	وادی زرخیز پھولوں سے بھری پڑی ہے۔
کہسار	ہر چیل کے درخت بہت خوبصورت دکھائی دیتے ہیں۔
راہ گذر	یہ راہ گزر دشوار گزار ہے۔
پوشیدہ	ڈاکٹر ریاض پوشیدہ امراض کا ماہر ہے۔

سوال 5: درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیں۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
گلشن	باغ	خورشید	سورج
دیس	وطن	کہسار	پہاڑ
اشجار	درخت	حکایت	کہانی

☆☆☆☆☆

Info HUB HRMS STS SED
Scanned with CamScanner

اردو گرامر انشا پردازی

1- **لفظ:** منہ سے نکلنے والی خواہ اس کا کچھ مطلب ہو یا نہ ہو۔ لفظ کہلاتی ہے۔ مثلاً پانی، روٹی، کھانا۔

2- **کلمہ:** ہمارے منہ سے نکلا ہوا ایسا لفظ جس کا کچھ مطلب ہوگا۔ کلمہ کہلاتا ہے مثلاً چائے، روٹی

3- **مہمان:** ہمارے منہ سے نکلے ہوئے ایسے الفاظ جس کا کوئی مطلب نہ ہو مثلاً روٹی ووٹی۔

4- **اسم:** اسم وہ کلمہ ہے جو کسی شخص، جگہ یا چیز یا کیفیت کا نام ہو۔ جیسے شیر خاں، نوشہرہ، فوج۔

اسم کی قسمیں:

1- تعداد کے لحاظ سے۔ 1- واحد 2- جمع

2- جنس کے لحاظ سے۔ 1- مذکر 2- مونث

3- بناوٹ کے لحاظ سے 1- اسم مصدر۔ 2- اسم مشتق

3- اسم جامد

4- معنی کے لحاظ سے

1- اسم معرفہ 2- اسم نکرہ

1- اسم معرفہ کی اقسام:

(1) اسم علم (2) اسم ضمیر (3) اسم اشارہ (4) اسم موصول

اسم نکرہ کی قسمیں:

(1) اسم ذات (2) اسم استفہام (3) اسم صفت (4) حاصل مصدر (5) اسم فاعل (6) اسم مفعول (7) اسم معاوضہ (8) اسم حالیہ (9) اسم مصدر

اسم ذات کی قسمیں:

(الف) اسم مصغر (ب) اسم مکبر (ج) اسم ظرف (د) اسم آلہ (ہ) اسم صوت

1- تعداد کے لحاظ سے اسم کی قسمیں:

الف۔ واحد: وہ کلمہ ہے جو صرف ایک شخص یا ایک چیز کے لئے استعمال کیا جائے۔ جیسے قلم، دولت

ب: جمع: وہ کلمہ ہے جو ایک سے زائد شخصوں یا چیزوں کے لئے بولا جائے۔ جیسے قلمیں، دواتیں۔

2- جنس کے لحاظ سے اسم کی قسمیں:

الف: مذکر: ایسا اسم جو نر کے لئے استعمال ہو مذکر کہلاتا ہے۔ جیسے لڑکا، استاد۔

ب: مونث: ایسا اسم جو مادہ کے لئے استعمال ہو۔ مثلاً بکری، شہزادی۔

3- بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی قسمیں:

(i) **اسم مصدر:** وہ اسم ہے جو خود تو کسی کلمہ سے نہ بنا ہو البتہ اس سے دوسرے کلمات بنتے ہوں جیسے لکھنا، پڑھنا، جانا، کھیلنا وغیرہ۔

(ii) **اسم مشتق:** وہ اسم ہے جو خود تو کسی مصدر سے نکلا ہو، لیکن اس سے کوئی دوسرا کلمہ نہ نکلتا ہو۔ مثلاً لکھائی، پڑھائی وغیرہ۔

(iii) **اسم جامد:** وہ اسم ہے جو نہ تو خود کسی اسم سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی دوسرا کلمہ نکلا ہو مثلاً چاند، زمین وغیرہ۔

4- معنی کے لحاظ سے اسم کی قسمیں:

i- اسم معرفہ: وہ اسم جو کسی خاص چیز جگہ یا شخص کے نام کو ظاہر کریں اسم معرفہ کہلاتی ہیں مثلاً نوشہرہ، سوات، جمعہ خان پشاور وغیرہ۔

ii- اسم نکرہ: وہ اسم جو عام چیز جگہ یا شخص کے نام کو ظاہر کریں اسم نکرہ کہلاتے ہیں۔ مثلاً شہر، پہاڑ، دریا، کتاب، لڑکا وغیرہ۔

5- اسم معرفہ کی اقسام:

(i) **اسم علم:** یہ ایسا اسم ہے جس سے کوئی شخص مشہور ہو جیسے لقب، تخلص وغیرہ۔

(ii) **اسم ضمیر:** ایسا کلمہ جو کسی اسم کی جگہ استعمال کیا جائے مثلاً وہ، اس وغیرہ۔

(iii) **اسم اشارہ:** ایسا کلمہ جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے مثلاً یہ۔ وہ۔

(iv) **اسم موصول:** وہ ناتمام اسم کہ جب تک اس کے ساتھ کوئی جملہ نہ ملایا جائے وہ کچھ معنی نہیں دیتا مثلاً جو، جس وغیرہ۔

6- اسم نکرہ کی قسمیں:

(i) **اسم ذات:** یہ وہ اسم ہے جس سے ایک چیز کی اصلیت یا حقیقت کو دوسری چیز سے جدا سمجھا جائے۔

(ii) **اسم صفت:** اسم صفت وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کی اچھائی یا برائی ظاہر کرے جیسے نیک۔ بد۔ خوبصورت

(iii) **اسم مصدر:** وہ اسم ہے جس میں کسی کام کا کرنا ہونا یا سہنا پایا جائے مثلاً لکھنا پڑھنا۔

(iv) **اسم حاصل مصدر:** وہ اسم ہے جو خود مصدر سے نکلا ہو اور خود مصدر نہ ہو جیسے کھیلنا سے کھیل۔ لکھنا سے لکھائی۔

(v) **اسم معاوضہ:** وہ اسم ہے جو کسی کام یا محنت کے معاوضے یا اجرت کو ظاہر کرے۔ مثلاً دھلائی، سلائی۔

(vi) **اسم حالیہ:** وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا دوسرے اسم کی حالت کو ظاہر کرے۔ مثلاً ہنستا ہوا کھیلتا ہوا۔ دوڑتا ہوا۔

(vii) **اسم فاعل:** وہ اسم ہے جو کام کرنے والے یعنی فاعل پر دلالت کرے جیسے لکھنے والا۔ پڑھنے والا۔

(viii) **اسم مفعول:** وہ اسم ہے جو اس شخص یا چیز پر دلالت کرے جس پر کوئی فعل واقع ہوا ہو جیسے پڑھا ہوا۔ لکھا ہوا۔

(ix) **اسم استفہام:** یہ وہ اسم ہے جو کسی بات کے دریافت کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے کون، کب، کس کا، کہاں وغیرہ۔

-7 **اسم ذات کی اقسام:**

i- **اسم مصغر:** اس کو اسم تصغیر بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ اسم ہے جس میں اصلی حالت کے مقابلہ میں چھوٹائی کے معنی پائے جائیں۔ جیسے ڈبہ سے ڈبیا۔ کھاٹ سے کھٹولی۔

ii- **اسم مکبر:** یہ وہ اسم ہے جس میں کسی اسم کی اصلی حالت کی نسبت سے بڑائی کے معنی پائے جائیں، جیسے بات سے بتنگڑ، تیر سے شہتیر۔

iii- **اسم ظرف:** یہ وہ اسم ہے جو وقت یا جگہ کے معنی دے جیسے صبح و شام، آج کل وغیرہ اس کی دو قسمیں ہیں۔

1- اسم ظرف زمان 2- اسم ظرف مکان

الف۔ اسم ظرف زمان سے مراد وہ اسم ہے جو وقت یا زمانے کے معنی دے جیسے دن رات وغیرہ۔

ب۔ اسم ظرف مکان سے مراد وہ اسم ہے جو کسی جگہ یا مقام کے لئے بولا جائے جیسے باغ، چڑیا گھر۔

iii- **اسم آلہ:** وہ اسم جو کسی اوزار، ہتھیار یا کسی ایسی چیز کا نام ہو۔ جس سے کوئی کام لیا جاتا ہو مثلاً قلم، چاقو، تلوار۔

iv- **اسم صوت:** یہ وہ اسم ہے جو کسی جاندار یا بے جان اسم کی آواز کو ظاہر کرے۔ چوں چوں، کائیں کائیں۔

فعل

فعل: فعل وہ کلمہ ہے، جس میں کسی خاص زمانے میں کسی کام کا کرنا ہونا سہنا پایا جائے۔ اور وہ اکیلا اپنے معنی دے جیسے گیا۔ جاتا ہے۔

فعل قسمیں:

1- ساخت کے لحاظ سے: 1- فعل مفرد 2- فعل مرکب

2- معنوں کے لحاظ سے: 1- فعل لازم 2- فعل متعدی

3- فعل ناقص

3- فاعل کے لحاظ سے: 1- فعل معروف۔ 2- فعل مجہول

4- زمانے کے لحاظ سے: 1- فعل ماضی۔ 2- فعل حال 3- فعل مستقبل۔ 4- فعل مضارع

5- اثبات اور نفی کے لحاظ: 1- فعل امر 2- فعل نہی

فعل کی قسمیں

1- **فعل مفرد:** یہ وہ فعل ہے جو مفرد مصدر سے بنایا گیا ہو جیسے پڑھنا مصدر سے پڑھا وغیرہ۔

2- **فعل مرکب:** یہ وہ فعل ہے جو مرکب مصدر سے بنایا گیا ہو جیسے دکھ دینا سے دکھ دیا۔

3- **فعل لازم:** وہ فعل ہے جسے اپنی تکمیل کے لئے صرف فاعل کی ضرورت ہو اور اس کا اثر فاعل تک محدود ہو جیسے احسن گیا۔

4- **فعل متعدی:** وہ فعل ہے جس کی تکمیل کے لئے فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہو جیسے احسن نے خط لکھا۔

5- **فعل ناقص:** وہ فعل ہے کہ جب تک اس کے ساتھ کسی اسم یا صفت کو نہ ملایا جائے وہ اپنے پورے معنی ادا نہیں کرتا۔ ہے۔ ہیں وغیرہ۔

6- **فعل معروف:** وہ فعل ہے جس کا فاعل ہمیں معلوم ہوتا ہے جیسے احسن گیا وغیرہ۔

7- **فعل مجہول:** وہ فعل ہے جس کا فاعل ہمیں معلوم نہ ہو جیسے خط لکھا گیا۔

8- **فعل حال:** وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا زمانہ حال میں پایا جائے۔ جیسے وہ کھا رہا ہے۔

9- **فعل ماضی:** وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانہ میں پایا جائے جیسے وہ گیا۔

10- **فعل مستقبل:** وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا مستقبل میں پایا جائے۔ جیسے وہ آئے گا۔

11- **فعل مضارع:** وہ فعل ہے جس میں زمانہ حال اور مستقبل دونوں کا مفہوم پایا جائے۔ جیسے کھائے، جائے وغیرہ۔

12- **فعل امر:** وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے۔ جیسے لکھ، پڑھ وغیرہ۔

13- **فعل نہی:** وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے سے منع کیا جاتا ہے۔ جیسے مت جا۔ مت رو وغیرہ۔

فعل ماضی کی قسمیں

(1) ماضی مطلق (2) ماضی قریب (3) ماضی بعید (4) ماضی شکیہ (5) ماضی استمراری (6) ماضی شرطی یا تمنائی

1- ماضی مطلق: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا مطلق گزرے ہوئے زمانہ میں پایا جائے جیسے 'اسلم آیا' میں نے روٹی کھائی۔

2- ماضی قریب: وہ فعل ہے جس میں قریب کا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے مثلاً اسلم آ گیا ہے۔

3- ماضی بعید: وہ فعل ہے جس میں دور کا گزرا ہوا پایا جائے۔ مثلاً حامد لاہور گیا تھا۔

4- ماضی شکیہ: وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے گزرے ہوئے زمانہ میں ہونے یا نہ ہونے کے متعلق شک پایا جائے مثلاً وہ لاہور گیا ہو گا۔

5- ماضی استمراری: وہ فعل ہے جس کا گزرے ہوئے زمانہ میں بار بار واقع ہونا ظاہر ہو مثلاً وہ کھانا کھاتا تھا۔

6- ماضی شرطی یا تمنائی: وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے کرنے کی خواہش یا تمنا یا شرط کا مفہوم ظاہر ہو۔ مثلاً اگر وہ جاتے تو کام ملتا۔

سابقے اور لاحقے

سابقے: ایسے حروف ہیں جن کو کسی اسم یا حرف کے شروع میں لگانے سے مرکب بامعنی الفاظ بنائے جائیں جیسے ''پردیس' چوبارہ' انمول' میں 'پر' چو' ان'

سابقے	مرکب الفاظ
اک	اکتارا' اک لڑا' اکیلا' اکلوتا۔
ان	ان پڑھ' انجان' ان بن' ان داتا' ان گنت' ان دیکھی۔
با	باادب' باوقار' باقاعدہ' باکمال' بارعایت۔
بن	بن دیکھے' بن بیاہا' بن شعور' بن سنا۔
بد	بدذات' بدتہذیب' بدبخت' بدتمیز' بدنیت۔
پا	پاپوش' پاسنگ' پابند' پاجامہ۔
پر	پرمغز' پرکیف' پرنور' پربہار' پرزور' پرجوش۔
پس	پس پردہ' پس ماندہ' پس منظر' پسپا' پس انداز۔
پیش	پیش نظر' پیش بندی' پیش رو' پیش امام' پیش کش۔
تنگ	تنگ دست' تنگ نظر' تنگ دستی۔
جا	جابجا' جانشین' جانماز۔

لاحقے: وہ حروف یا الفاظ ہیں جو خاص معنی پیدا کرنے کے لیے لفظ کے آخر میں لگائے جاتے ہیں جیسے ''آب دار' حیدر آباد' میں 'ور' آباد۔

لاحقے	مرکب الفاظ
ار	پرستار' کردار' رفتار' خریدار' شرمسار' مزے دار' جاندار

آور	قدآور' زورآور' نام آور' دل آور
بان	فیل بان' مرتبان' مرغبان' کوچبان' شتربان' گاڑیبان' دربان' پاسبان
باز	جان باز' آتش باز' راستباز' دغاباز
بردار	نازبردار' فرمان بردار' علم بردار
پوش	برف پوش' سرپوش' پلنگ پوش' پاپوش' میزپوش' روپوش
بند	ازاربند' قلم بند' پابند' کمربند' نظربند' تہ بند' دل بند
چی	باورچی' چابچی' توپچی' خزانچی' مشعلچی
خیز	رستخیز' نوخیز' زرخیز' مردم خیز
دان	پان دان' ریاضی دان' آتش دان' قدردان' تاریخ دان' روشن دان' خاندان

محاورات کا استعمال

تعریف: جب ایک یا کئی الفاظ مصدر کے ساتھ آ کر حقیقی معنی سے گزر کر کچھ اور مطلب ظاہر کریں تو اس کو محاورہ کہتے ہیں۔ محاورے میں مصدر کے جملہ مشتقات استعمال ہو سکتے ہیں لیکن محاورے میں کسی قسم کا تصرف نہیں کیا جائے گا۔

محاورات	معنی	استعمال
آب و دانہ اٹھ جانا	دوسری جگہ تبدیل ہو جانا' وفات پا جانا	افسوس ہے کہ شاہین کی وادی کا آب و دانہ اس دنیا سے ہمیشہ کے لیے اٹھ گیا۔
آڑے آنا	سہارا دینا' مشکل میں مدد دینا	حقیقی دوست وہ ہے جو مصیبت میں آڑے آئے۔
آنکھ پھیر لینا	ناراض ہونا	تو نے آنکھیں پھیر لیں یاں کام اپنا ہو گیا
آنکھ کا تارا	بہت پیارا	فرمانبردار لڑکا سب کی آنکھوں کا تارا ہوتا ہے۔
آنتوں کا قل ھو اللہ پڑھنا	بہت بھوک لگنا	صبح ناشتہ بھی نہیں کیا بھوک کے مارے آنتیں قل ھو اللہ پڑھ رہی ہیں۔
ادھیڑ بن	غور و فکر	اپنی ادھیڑ بن نہ گئی اور مرگ بھی ہم قبر میں بھی تار کفن سانٹھتے رہے

Info HUB HRMS STS SED

Scanned with CamScanner

بات کاٹنا	قطع کلام کرنا	جب کوئی گفتگو کر رہا ہو تو اس کی بات نہیں کاٹنا چاہیے۔
باغ باغ ہونا	بہت خوش ہونا	آئی ہوا جو زلف کی تیری چلی چلی گلشن میں باغ باغ ہوئی ہر کلی کلی
بھانڈا پھوٹنا	راز فاش ہونا	تم نے طلعت کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ اب وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا۔
بات کا بتنگڑ بنانا	معمولی سے معاملہ کو بڑھانا	تم نے بلاوجہ بات کا بتنگڑ بنا کر لڑائی کرادی ہے۔
بیڑا پار ہونا	مشکل آسان ہونا	آپ کوشش کریں، اللہ نے چاہا تو بیڑا پار ہوگا۔
پھبتی اڑانا	طنزاً کسی کے موافق کچھ بات کہہ دینا	لڑکوں نے سب کے سامنے حمید کی پھبتی اڑا کر اسے شرمسار کر دیا۔
پانی کو آگ لگانا	ناممکن بات کرنا	حنا مل کر ہاتھ سے جو دریا میں بہاتے ہو غضب کرتے ہو ظالم آگ پانی میں لگاتے ہو
پاؤں پھیلا کر سونا	بے فکری سے سونا	پیوند زمین کر کے اعضاء میرے بولے اب سوئیے یہاں پاؤں کو پھیلا کر ہمیشہ
پاؤں گور میں لٹکانا	مرنے کے قریب ہونا	بڑے میاں پاؤں گور میں لٹکائے بیٹھے ہیں اب کوئی دن کے مہمان ہیں۔
پھوئے پھوئے تالاب بھرنا	تھوڑا تھوڑا جمع کرنے سے بہت کچھ ہو سکتا ہے	اے ابر! جائیو مت کم رونے پر ہمارے یہ چشم پھوئے پھوئے تالاب بھر جائے گی
تارے گننا	بے قرار رہنا	پریشانی میں ہی تارے گن کر رات کاٹ دی۔
تقدیر جاگنا	خوش نصیب ہونا	تقدیر جاگ جائے تو سب کام ہو جاتے ہیں۔
ٹال مٹول کرنا	لیت و لعل کرنا	اس طرح ٹال مٹول سے کام نہیں چلے گا آخر آپ کو ادھار چکانا پڑے گا۔

ٹیڑھی کھیر	مشکل کام	مقابلے کے امتحان میں کامیابی حاصل کرنا ذرا ٹیڑھی کھیر ہے۔
ٹھیس لگنا	صدمہ پہنچنا	عمر رفتہ کی بھی جب یاد آتی ہے مجھے! ٹھیس سی لگتی ہے دل پر آہ لب پہ آئے ہے
ٹکٹکی باندھنا	غور سے دیکھنا	آج کل کے بداخلاق نوجوان راہ چلتی عورتوں کو ٹکٹکی باندھے دیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔
ٹسوے بہانا	جھوٹا رونا	یہ لڑکے ویسے ہی ٹسوے بہا رہا ہے اس کی باتوں میں نہ آنا۔
جان پر کھیلنا	جان قربان کرنا	یہ کہہ کے وہ ہو گیا روانہ دشوار ہے جی پہ کھیل جانا
چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا	اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرنا	تنگ ہے دل وسعت دامان محشر دیکھ کر اے جنوں ہم پاؤں پھیلاتے ہیں چادر دیکھ کر
چرچا ہونا	مشہور ہونا	ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا!
چولی دامن کا ساتھ	ہر وقت میل ملاپ	میاں بیوی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔
چھکے چھوٹ جانا	حواس جاتے رہنا	بھیڑیے کو دیکھتے ہی میرے چھکے چھوٹ گئے۔
حرکت میں برکت	کام کرنے سے ہوتا ہے	کام کرو گے تو روپیہ آئے گا۔ سچ کہتے ہیں کہ حرکت میں برکت ہے۔
خبر گرم ہونا	مشہور ہونا	ہے خبر گرم ان کے آنے کی آج ہی گھر میں بوریا نہ ہوا
خدا سے لو لگانا	ہر وقت خدا کی یاد میں رہنا	فقیر کو دنیا سے کیا سروکار، وہ تو خدا سے لو لگائے ہوتا ہے۔
دال میں کالا ہونا	شک و شبہ ہونا	منہ پہ بکھرے بال ہیں سب اور ٹوٹا کان کا بالا ہے ہم نے تو معلوم کیا کچھ دال میں کالا کالا ہے
دریا کو کوزے میں بند کرنا	لمبے مضمون کو مختصر بیان کرنا	ضبط تحریر نے تماشا طرفہ تر دکھلا دیا چشم کے کوزے میں دریا بند کر دکھلا دیا
دندان شکن	منہ توڑ جواب دینا	اس نے ایسا دندان شکن جواب دیا کہ کونسل کے ممبر انگشت بدندان رہ گئے۔

Info Hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

دم دبا کر بھاگنا	ہار کر بھاگ جانا	کتوں کا بھونکنا تھا کہ لومڑی دم دبا کر بھاگ نکلی۔
ڈنکے کی چوٹ کہنا	علانیہ کہنا	میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ جو شخص خدمت کرے گا مخدوم ہو جائے گا۔
ڈنکا بجنا	شہرت ہونا	حکیم اجمل خان کا تمام ملک میں ڈنکا بج رہا ہے۔
ذکر خیر کرنا	نیکی سے یاد کرنا	سلیم کا ذکر خیر ہو رہا تھا کہ وہ بھی اچانک ٹپک پڑا۔
رام کہانی	لمبی چوڑی داستان	اس نے کالے پانی میں رہنے کی دلچسپ رام کہانی سنائی۔
زخم بھرنا	زخم اچھا ہونا	دوست غمخواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ آئیں گے کیا
زیروزبر ہونا	درہم برہم ہونا تباہ ہونا	پیر گردوں نے کہا طرفہ قیامت آئی اب کوئی آن میں ہوتا جہاں زیروزبر
سبکدوش ہونا	آزاد ہونا۔ فارغ ہونا	سر اترتے ہی سبکدوش ہوئے ورنہ ہنوز اپنا سامنہ لیے پھرتے تھے وہ قاتل سے
سبز باغ دکھانا	فریب سے لالچ دینا	کل شیخ جی تھے مجتہد العصر ساقیا دکھلا کے سبز باغ ثواب و عذاب کا
ستارہ گردش میں ہونا	قسمت میں نحوست	نظام احمد کا ستارہ گردش میں ہے جس کام میں ہاتھ ڈالتا ہے ناکامی ہوتی ہے۔
سرتسلیم خم کرنا	اطاعت کرنا	سرتسلیم خم ہے جو آئے مزاج یار میں
سرقلم ہونا	تہ تیغ ہونا	اٹھایا بارہا خنجر مگر گر ہی پڑا آخر؟ کہاں تھا زور بازو میں جو کرتے سرقلم میرا
سر سے کفن باندھنا	سربکف ہونا	خاکسار سر سے کفن باندھے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔
سونے کی چڑیا	عمدہ، گراں قیمت شے	روح دولت تھی جو نکلی جسم سے سمجھے یہ ہم باہر اپنے ہاتھ سے سونے کی چڑیا ہوگئی
شیروشکر ہونا	اتفاق کرنا	اگرچہ ان میں بہت اختلاف تھا لیکن اب تو وہ دونوں شیروشکر ہوگئے۔
شرم رکھنا	عزت رکھنا	مجھ کو دیار غیر میں سارا وطن سے دور رکھ لی میرے خدا نے میری بیکسی کی شرم

صبح و شام کرنا	ٹالنا، بہانہ کرنا	ارے صاف جواب دو صبح و شام کرنے کا کیا مطلب۔
ضرب المثل ہونا	مشہور ہونا	قائداعظم کی فراست و دانائی تو ضرب المثل تھی۔
عذاب مول لینا	خواہ مخواہ تکلیف میں پڑنا	دل دیا اس حسین کو ہم نے مفت کا اک عذاب مول لیا
عقل کے ناخن	سوچ سمجھ کر بات کرنا	کیا بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں ذرا عقل کے ناخن لو۔
عید کا چاند ہونا	کبھی کبھی ملاقات ہونا	بسم اللہ! آج کیسے راستہ بھول گئے یار اب تو عید کے چاند ہی ہوگئے۔ مدت کے بعد دیدار ہوگیا۔
فنافی اللہ ہوجانا	خدا کے عشق میں مرنا	فنا فی اللہ ہو کر پاؤں عمر جاوداں ایسی مسیح وخضر کی ہستی سے بڑھ کر ہو عدم میرا
فاختہ اڑانا	مزے لینا	آج کل خوب فاختہ اڑا رہے ہو لیکن یہ دن تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔
قول دینا	وعدہ کرنا	نہیں وہ قول کا سچا قول دے دے کر جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا
کنارا کرنا	علیحدہ ہونا	دنیا سے کنارا کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔
کلیجہ منہ کو آنا	پریشان ہونا	اس بڑھیا کی داستان سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔
کھچڑی پکنا	پوشیدہ طور پر سازش ہونا	کھچڑی سی گھٹا میں پک رہی تھی کچھ کچھ بجلی چمک رہی تھی!
کان کترنا	دھوکہ بازی کرنا	نوراحمد بڑا کائیاں ہے اس نے بڑے بڑوں کے کان کترے ہیں۔
گھی کے چراغ جلانا	کمال خوشی سے	آنکھیں مری کرے جو منور جمال یار گھی کے چراغ طور کے اور جلاؤں میں
لوہا ماننا	کسی کی بہادری یا لیاقت کا قائل ہونا	سخت جان تھی یہ کہ مان گئی تیغ لوہا تمہاری بسمل کا
لوہے کے چنے چبانا	سخت تنگ کرنا لیاقت کا قائل ہونا	اگر تم نے ہمارے خلاف قدم اٹھایا تو میں بھی لوہے کے چنے چبوا کر چھوڑوں گا۔

Scanned with CamScanner

لیت و لعل کرنا	ٹال مٹول کرنا	اسلم نے کیمرہ دینے میں لیت و لعل سے کام لیا۔
منہ کی کھانا	شکست کھانا	سکندر کے سامنے راجہ پورس کو منہ کی کھانی پڑی۔
میٹھی چھری بنا	ظاہر میں محبت اور باطن میں دشمنی	دل دے کے تم کو جان پر اپنے بری بنی شیریں کلامی آپ کی میٹھی چھری بنی!
ناک کا بال ہونا	نہایت عزیز ہونا	چوہدری شریف تو آج کل تحصیل دار صاحب کے ناک کے بال بنے ہوئے ہیں۔
وارے نیارے ہونا	خوب عیش ہونا	ان کا اچھا کاروبار چل رہا ہے خوب وارے نیارے ہیں۔
ہاتھ پاؤں پھول جانا	حواس باختہ ہو جانا	کل سانپ دیکھتے ہی میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔
ہاتھ پھیلانا	بھیک مانگنا	پھیلائے کیا کوئی میرے پروردگار ہاتھ بندے کا ایک ہاتھ ہے تیرے ہزار ہاتھ
ہوا میں گرہ لگانا	بہت چالاکی کرنا	وہ ایسا جادوگر ہے کہ ہوا میں گرہ لگاتا ہے۔
یار غار ہونا	نہایت گہرا دوست ہونا	نوید تو میرا یار غار ہے بچپن سے ہم اکٹھے پڑھتے آئے ہیں ہر وقت ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

کہانیاں

1- غرور کا سر نیچا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کسی ملک میں ایک بہت امیر تاجر رہتا تھا۔ اسے اپنی دولت پر بڑا غرور تھا وہ بہت سنگدل اور کنجوس تھا۔ ایک دن ایک فقیر اس کے در پر آیا اور اس سے راہ خدا کچھ مانگا تاجر نے خیرات دینے کی بجائے اسے برا بھلا کہا اور نوکر کو حکم دیا کہ اسے دھکے دے کر نکال دو۔ نوکر اپنے آقا کا حکم بجا لایا۔

کہتے ہیں کہ وہ فقیر کوئی عادی گداگر نہیں تھا بلکہ محنت مزدوری سے اپنا اور بال بچوں کا پیٹ پالتا تھا۔ خدا کا کرنا کیا ہوا کہ وہ بہت سخت بیمار پڑ گیا۔ بیماری میں گھر کا تمام اثاثہ ختم ہو گیا۔ سب قیمتی چیزیں بک گئیں اور نوبت فاقوں تک پہنچی، اتنے عرصے میں اس شخص کو کچھ افاقہ ہو چکا تھا اور وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا تھا لیکن وہ اتنا کمزور ہو چکا تھا کہ محنت مزدوری نہیں کر سکتا تھا مجبور ہو کر وہ اس امیر آدمی کے گھر گیا تھا۔

تاجر کے اس گھناؤنے سلوک سے اس شخص کو بے حد صدمہ ہوا۔ اس نے سوچا کہ نہ وہ خیرات مانگتا اور نہ اسے ذلت کا سامنا کرنا پڑتا۔ اب بہتر یہی ہے کہ جوں توں کر کے دن کاٹے جائیں اور کسی سے خیرات نہ مانگی جائے۔ خدا نے اس کے نیک ارادے میں برکت دی اور وہ بہت جلد کام کرنے کے قابل ہو گیا دن رات محنت کرنے سے اس کی حالت سدھر گئی اور وہ چھوٹے سے خوبصورت گھر میں رہنے لگا۔ ایک دن فقیر نے اس کے دروازہ پر صدا دی۔ وہ شخص خود باہر آیا لیکن فقیر کی صورت دیکھتے ہی حیرت میں ڈوب گیا کیونکہ یہ فقیر وہی مالدار تاجر تھا جس نے کبھی دھکے دے کر اسے اپنے گھر سے نکلوا دیا تھا۔ تاجر کی خستہ حالی دیکھ کر اس کے آنسو نکل پڑے۔

ادھر فقیر نے بھی اسے پہچان لیا تھا اور مارے شرم کے آب آب ہو رہا تھا اس حالت میں اس کے منہ سے صرف اتنا نکل سکا ”بھائی مجھے معاف کر دو! خدا کو یہی منظور تھا۔ آج میرا غرور ٹوٹ گیا ہے“ یہ سنتے ہی وہ شخص آگے بڑھا اور تاجر فقیر کو گلے سے لگا لیا پھر کہا ”تم اس کا غم نہ کرو۔ یہ خدا کی مرضی تھی اب حوصلہ رکھو میں ایک بھائی کی طرح تمہاری ہر طرح سے مدد کروں گا“۔

نتیجہ: مغرور ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔

2- اتفاق میں برکت ہے

ایک دفعہ ایک شکاری اپنا جال لے کر جنگل کی طرف جا نکلا۔ جنگل میں سینکڑوں جنگلی کبوتر غٹرغوں، غٹرغوں کرتے ادھر سے ادھر اور ادھر سے اِدھر اڑ رہے تھے۔ شکاری نے اسی جگہ اپنا جال بچھا دیا اور خود دور جا کر کسی اور مناسب شکار کی تلاش کرنے لگا۔ شکاری کو وہاں سے ہٹے زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ بہت سے کبوتر جال میں پھنس گئے۔ ہر کبوتر فرداً فرداً آزاد ہونے کی کوشش کرنے لگے مگر بے سود۔ ان کبوتروں میں سے ایک نے کہا۔ بھائیو! میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو ہم سب شکاری کے ہاتھوں سے آزاد ہو سکتے ہیں کبوتر کی یہ بات سن کر سب نے بے تابانہ اس کی طرف دیکھا اور کہا ”وہ ترکیب کیا ہے؟ جلدی بتاؤ ورنہ شکاری یہاں پہنچ کر ہم سب کو پکڑ لے گا“۔

کبوتر نے کہا۔ بھائیو اس طرح فرداً فرداً زور لگانے سے ہم کبھی آزاد نہیں ہو سکتے ہاں اگر ہم سب مل کر زور لگائیں تو اس جال کو بھی لے کر اڑ سکتے ہیں اگر ہم نے ایسا کر لیا تو شکاری کبھی ہمیں حاصل نہ کر سکے گا۔

Info Hub HRMS STS SED

Scanned with CamScanner

ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ انہیں شکاری دور سے آتا دکھائی دیا۔ شکاری بھی جال میں پھنسے ہوئے کبوتروں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ کبوتروں نے آزاد ہونے کی ٹھان لی۔ شکاری کو دیکھتے ہی سب نے مل کر زور لگایا اور جال سمیت اڑ گئے۔

نتیجہ: سچ ہے اتفاق میں برکت ہے۔

3- لالچ بری بلا ہے

ایک دفعہ تین دوست اکٹھے سفر کر رہے تھے چلتے چلتے وہ ایک شہر کے قریب پہنچے۔ مسلسل سفر کرنے کی وجہ سے وہ بہت تھک گئے تھے اس لیے ایک درخت کے نیچے آرام کرنے کے لیے بیٹھ گئے۔ درخت کے نزدیک ایک تھیلی پڑی ہوئی تھی ان میں سے ایک نے بڑھ کر تھیلی اٹھالی۔ جب کھول کر دیکھا تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی اس لیے کہ تھیلی سونے سے بھری ہوئی تھی اسی اثناء میں انہیں بھوک محسوس ہونے لگی ایک دوست کھانا لانے چلا گیا۔ باقی دو دوستوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اگر ہم اپنے تیسرے دوست کو جو کھانا لانے گیا ہے قتل کر دیں تو یہ دولت ہم دونوں تقسیم کر سکتے ہیں۔

ادھر شہر جانے والے آدمی نے یہ سوچا کہ کیا ہی اچھا ہو کہ میں کھانے میں زہر ملا دوں تاکہ وہ دونوں زہریلا کھانا کھا کر ہلاک ہو جائیں اور میں تمام دولت کا مالک بن جاؤں اس نے بازار سے زہر خریدا اور کھانے میں ملا دیا جب وہ کھانا لے کر دوستوں کے پاس پہنچا تو دونوں نے مل کر اس پر حملہ کر دیا اور اسے ہلاک کر دیا اس کے بعد اطمینان سے کھانا کھانے بیٹھ گئے۔ کھانا کھاتے ہی زہر نے اپنا اثر دکھایا اور وہ دونوں بھی ہلاک ہو گئے اس طرح لالچ نے تینوں کو ختم کر دیا۔

نتیجہ: لالچ بری بلا ہے۔

4- سچ میں برکت ہے

ایک دفعہ حضرت شیخ عبدالقادر تحصیل علم کے لیے ایک قافلے کے ہمراہ بغداد روانہ ہوئے۔ آپ کی والدہ نے زادِراہ کے لیے چالیس دینار آپ کی قمیض کے اندر سی دیئے اور نصیحت کی کہ بیٹا ہمیشہ سچ بولنا۔ قافلہ رخصت ہو گیا۔ راستے میں ایک مقام پر ڈاکوؤں نے قافلہ پر حملہ کر دیا۔ قافلے والوں نے مقابلہ کیا چونکہ ڈاکو زیادہ تھے اس لیے قافلے والے شکست کھا گئے۔ ڈاکوؤں نے ان کا تمام مال اسباب چھین لیا۔ ایک ڈاکو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ لڑکے! بتا تیرے پاس کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا میرے پاس چالیس دینار ہیں جو میری والدہ نے سفر پر روانہ ہوئے وقت میری قمیض میں سی دیئے تھے۔ ڈاکو نے آپ کی بات پر اعتبار نہ کیا مگر جب اس نے آپ کی قمیض کو ٹٹول کر دیکھا تو واقعی دینار موجود تھے ڈاکو بہت حیران ہوا اور آپ کو پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سارا ماجرا کہہ سنایا سردار نے آپ سے کہا ”لڑکے! تو نے خواہ مخواہ سچ بول کر اپنی رقم کیوں گنوائی؟ اگر تو جھوٹ بول دیتا تو کسی کو بھی شک نہ ہوتا کہ تمہارے پاس اس قدر رقم ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا میری والدہ نے سفر پر روانہ کرتے وقت نصیحت کی تھی کہ ہمیشہ سچ بولنا۔ میں جھوٹ بول کر اپنی والدہ کے حکم کی خلاف ورزی کیوں کرتا؟

آپ کا جواب سن کر سردار کے دل پر چوٹ لگی اس نے سوچا کہ ایک کمسن بچہ اپنی والدہ کی نصیحت کا اس قدر پابند ہے کہ اس نے دیناروں کے لٹ جانے کی بھی پروانہیں کی اور میں کتنا بدنصیب ہوں کہ اپنے خدا کی نافرمانی کرتا ہوں۔ سردار نے اسی وقت سچے دل سے توبہ کی۔ قافلے والوں کا لوٹا ہوا تمام سامان واپس کر دیا' اپنے تمام ساتھیوں سمیت اسلام قبول کیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قابل نفرت پیشہ کو ترک کر کے یادِ خدا میں باقی زندگی بسر کی۔

نتیجہ: سچ میں واقعی بڑی برکت ہے۔ یا سانچ کو آنچ نہیں۔

5- جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

ایک دفعہ جنگل کا بادشاہ (شیر) بیمار ہو گیا سب جانور اس کی مزاج پرسی کے لیے گئے لیکن لومڑی نہ گئی۔ چیتے نے اس موقع کو غنیمت جانا اور لومڑی کی غیر حاضری کی شکایت کر دی اور کہا وہ کس قدر مطلبی ہے کہ حضور کی عیادت کے لیے نہیں آئی۔ شیر کو اس پر بڑا غصہ آیا اس نے غراتے ہوئے حکم دیا لومڑی کو فوراً حاضر کرو۔ لومڑی کو بھی اس بات کی خبر ہوگئی کہ کس طرح چیتے نے اس کے خلاف زہر اگلا ہے۔

جب لومڑی حاضر ہوئی تو شیر نے گرجتے ہوئے پوچھا اے لومڑی سب جانور میری عیادت اور خبر گیری کو آئے لیکن تو نہیں آئی کیا تو بتا سکتی ہے کہ تو کیوں غیر حاضر رہی؟ لومڑی نے کہا' بادشاہ سلامت میں آپ کی بیماری کا سن کر بڑی پریشان ہوئی اور کسی دوا کی تلاش میں ماری ماری پھرتی رہی۔ بالآخر ایک حکیم کے پاس پہنچی اور جا کر اسے آپ کی بیماری کا حال سنایا حکیم نے کہا ہے کہ اگر بادشاہ سلامت چیتے کے گردے نوش فرماویں تو فوراً تندرست ہو جائیں گے۔ شیر نے یہ سنتے ہی پنجہ مار کر چیتے کو گرا لیا اور اس کے گردے نکال کر کھا لیے۔

نتیجہ: جیسا کرو گے' ویسا بھرو گے۔ یا چغل خوری کا انجام

6- غرور کا سر نیچا

ایک خرگوش ایک کچھوے کو اکثر چھیڑتا رہتا تھا اور اس کی

Scanned with CamScanner

کاہلی اور سست رفتاری کا طعنہ دیا کرتا۔ کچھوا بیچارہ خاموش ہو رہتا لیکن دل میں کڑھتا اور سوچتا کہ آخر خرگوش کا منہ کیسے بند کیا جائے۔ بالآخر ایک دن اس کو ایک ترکیب سوجھی اور اس نے خرگوش سے کہا "تمہیں اپنی تیز رفتاری پر اتنا ہی فخر ہے تو دوڑ لگا کر دیکھ لو۔"

خرگوش، سخت حیران ہوا اس نے کہا "ذرا ہوش کے ناخن لو۔"

"جی ہاں! جنگل کے اس سرے پر برگد کے پیڑ تک جو پہلے پہنچ جائے وہ دوڑ جیت جائے گا۔ کہو! منظور ہے؟"

خرگوش نے بلند آواز سے کہا "ہاں منظور ہے"

دوڑ شروع ہوئی جب نصف فاصلہ طے ہوا تو خرگوش نے مڑ کر پیچھے دیکھا اور کہیں کچھوا رینگتا دکھائی دیا خرگوش کو بے اختیار ہنسی آ گئی۔

"یہ بھلا کیا دوڑے گا؟" یہ کہا اور درخت کی چھاؤں میں ٹانگیں پسار کر لیٹ گیا اور خواب غفلت کے مزے لینے لگا۔

کچھ دیر بعد کچھوا وہاں آ پہنچا اس نے اپنی توقع کے مطابق خرگوش کو سوتے دیکھا تو خوش ہوا لیکن ایک لمحہ کو بھی رکا نہیں بلکہ اور زیادہ ہمت سے کام لیتے ہوئے تیز تیز قدم اٹھانے لگا۔

خرگوش کی نیند مشہور ہے شام ہونے کو آئی تو خرگوش جاگا۔ ادھر اُدھر نظر دوڑائی تو کچھوا نظر نہ آیا۔ خیر! اس نے سوچا منزل پر تو پہنچنا چاہیے نا! پھر وہ تیز تیز دوڑتے ہوئے جب برگد کے قریب پہنچا تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی وہاں کچھوا موجود اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اسے دیکھتے ہی بولا!

"کیوں میاں خرگوش کیسی رہی؟"

خرگوش کا سر ندامت سے جھک گیا۔

نتیجہ: غرور کا سر نیچا۔

7- اتفاق میں برکت ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک کسان کے چار بیٹے تھے وہ خودغرض تھے۔ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ کسان نے ان کو بارہا سمجھایا، لڑنے جھگڑنے سے منع کیا، پیار و محبت اتفاق و اتحاد کی اہمیت واضح کی مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اسی دوران کسان بیمار ہو گیا اور اس کو اپنے بچنے کی کوئی امید نظر نہ آتی تھی۔

ایک دن اس نے اپنے نوکر کو بلایا اور لکڑیوں کا گٹھا لانے کے لیے کہا۔ نوکر جلد ہی لکڑیوں کا گٹھا لے آیا اب اس نے اپنے بیٹوں کو آواز دی وہ فوراً آ گئے۔ کسان نے ان سے کہا کہ اس گٹھے کو توڑو۔ ان میں سے ہر ایک نے باری باری زور لگایا مگر کوئی بھی اس کو نہ توڑ سکا۔ اب اس نے کہا کہ اس گٹھے کو کھول دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اب کسان نے ان لکڑیوں کو توڑنے کے لیے کہا ہر ایک نے لکڑیاں آسانی سے توڑ دیں۔ یہ دیکھ کر کسان نے کہا کہ اگر تم متحد ہو گئے تو اس گٹھے کی طرح مضبوط ہو جاؤ گے اور تمہارا دشمن تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور اگر تم لڑتے جھگڑتے رہو گے تو اس لکڑی کی طرح کمزور ہو جاؤ گے اور تمہارے دشمن تمہیں نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ پس اتفاق و اتحاد سے رہو۔ اس کے بیٹوں پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا اور انہوں نے اتفاق سے رہنے کا وعدہ کیا۔

نتیجہ: اتفاق میں برکت ہے۔

8- ایمانداری بہترین حکمت عملی ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک لکڑہارا دریا کے کنارے لکڑیاں کاٹنے گیا۔ جب وہ لکڑیاں کاٹ رہا تھا تو اس کا کلہاڑا دریا میں گر گیا۔ لکڑہارا رونے لگا کیونکہ وہ بہت غریب تھا اور دوسرا کلہاڑا نہ خرید سکتا تھا۔ اسی وقت ایک دیوتا آیا اور اس نے پوچھا کہ تم کیوں روتے ہو؟ لکڑہارے نے کہا کہ میرا کلہاڑا پانی میں گر گیا ہے اور میں بہت غریب ہوں۔

دیوتا نے پانی میں غوطہ لگایا اور سونے کا کلہاڑا لا کر لکڑہارے کو دیا۔ لکڑہارے نے کہا یہ میرا کلہاڑا نہیں ہے میں اس کو نہیں لے سکتا۔ اب دیوتا نے دوبارہ پانی میں غوطہ لگایا اس بار وہ چاندی کا کلہاڑا لایا اور لکڑہارے کو دیا۔ لکڑہارے نے پھر وہی جواب دیا کہ یہ میرا کلہاڑا نہیں ہے۔ میں اس کو نہیں لے سکتا۔

دیوتا نے تیسری بار پانی میں غوطہ لگایا اور اس بار وہ لوہے کا کلہاڑا لایا اس کو دیکھ کر لکڑہارا خوشی سے چلا اٹھا اور بولا یہی میرا کلہاڑا ہے۔ دیوتا لکڑہارے کی ایمانداری سے بہت خوش ہوا اور تینوں کلہاڑے لکڑہارے کو دے دیئے۔

نتیجہ: ایمانداری بہترین حکمت عملی ہے۔

خطوط نویسی

نمونے کے خطوط (رشتہ داروں کے نام)

والد کے نام (پڑھائی کے متعلق)

15 اپریل نوشہرہ صدر 2018

جناب قبلہ والد ماجد صاحب دام برکاتہٗ

Scanned with CamScanner

السلام علیکم !میں آپ لوگوں سے رخصت ہو کر آج ایک بجے دن بخیریت لاہور پہنچ گیا ہوں حالانکہ میں اپنی عمر میں پہلی بار یہاں آیا ہوں۔ یہاں کسی قسم کی دقت یا تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ چونکہ ہمیں سٹیشن پر ایک مقامی ہوٹل کا ایجنٹ مل گیا تھا جس نے رہائش اور خوراک کی سہولت بہم پہنچائی۔ میں اپنے دوسرے دوستوں کے ساتھ انارکلی کے ایک سستے اور آرام دہ ہوٹل میں مقیم ہوں۔ یہاں کھانا اعلیٰ قسم اور خالص دیسی گھی سے تیار کردہ مل جاتا ہے کسی قسم کی تکلیف نہیں۔ رات کو گیارہ بجے تک ہم چاروں دوست مطالعہ میں مصروف رہتے ہیں۔ آپ کو یہ معلوم ہی ہے کہ میرے تمام ساتھی ذہین اور اچھے طالب علم ہیں۔ چنانچہ بڑی معقول تیاری ہو رہی ہے۔ پہلا پرچہ معاشرتی علوم کا ہے، دیکھیے کیسا ہوتا ہے۔ تاریخ سے مجھے خاص دلچسپی رہی ہے اور میں نے کافی مطالعہ بھی کیا ہے، مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ اس پرچہ میں کم از کم پچھتر فیصد نمبر ضرور حاصل کروں گا۔ البتہ ریاضی کے پہلے پرچے کے متعلق تشویش ہے اگر وہ بہتر ہو گیا تو مجھے امید ہے کہ میری فرسٹ ڈویژن کہیں نہیں گئی۔ آپ بزرگوں کی دعاؤں کا بھی خواہاں ہوں۔ اب انشاء اللہ پہلے پرچہ کے بعد خط لکھوں گا کسی بات کی فکر نہ کریں۔ بزرگوں کو آداب اور چھوٹوں کو دعا۔

آپ کا فرمانبردار بیٹا

طارق محمود

بیٹے کے نام

مردان

2اکتوبر 2018ء

برخوردار محمد شہزاد

تمہارا 5اکتوبر والا خط مجھے 10اکتوبر کو ملا تمہارے خط کا بڑا انتظار تھا۔ تم جس روز سے گئے ہو تمہاری والدہ فکر مند تھیں۔ خط کے نہ آنے کے سبب وہ اور فکر مند ہو گئی تھیں اب خط پا کر کچھ مطمئن ہیں۔ تم خط جلدی لکھتے رہا کرو۔

ہمیں یہ جان کر اطمینان ہوا کہ تمہارا لاہور میں رہائش کا بہتر انتظام ہو گیا ہے۔ روپیہ پیسہ کی فکر مت کرو۔ رقم کی ضرورت ہو تو لکھ دینا تاکہ بذریعہ (Easy paisa) بھیج دی جائے۔ البتہ کھانے پینے میں احتیاط برتنا۔ بازار میں الم غلم چیزیں کھانے سے پرہیز کرنا صحت کا خیال رکھنا چونکہ بیماری پردیس میں سب سے بڑی مصیبت ہوتی ہے علاوہ ازیں تم امتحان دینے کے ارادے سے گئے ہو اس لیے بھی صحت کا خیال رکھنا از بس ضروری ہے۔

تمہاری چھوٹی بہن آمنہ اپنی جماعت میں اول آئی ہے اور وہ تم سے انعام میں کسی اچھی چیز کی جو اس کی پڑھائی میں مدد دے فرمائش کرتی ہے۔ اپنی والدہ اور میری طرف سے دعائیں۔ محمد الطاف بھی دعا کہتے ہیں۔ آمنہ سلام کہتی ہے۔

دعا گو

تمہارا والد رشید بیگ

مردان

بڑے بھائی کے نام

چارسدہ

2مارچ 2018ء

برادر محترم!

السلام علیکم ! آپ کا محبت نامہ ملا اور آج منی آرڈر سے -/300 روپے بھی ملے۔ آپ نے میری سالگرہ کے موقع پر جو عطیہ بھیجا ہے۔ میں اس کا انتہائی مشکور ہوں میں اس رقم سے اپنے تعلیمی مصارف پورے کروں گا۔ خیال ہے کہ ایک چمبرز ڈکشنری اور ایک الماری خریدلوں چونکہ مجھے ان دونوں چیزوں کی اشد ضرورت ہے۔ الماری آجانے پر کتابوں کی بخوبی حفاظت ہو سکے گی۔

خدا کا شکر ہے کہ آپ کی محبت اور شفقت کے باعث میری دو اہم ضرورتیں پوری ہوئیں۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو تحریر فرمائیں۔

آپ کا بھائی

محمد اظہر علی

چھوٹے بھائی کے نام

ڈیرہ اسماعیل خان

یکم اگست 2018ء

برادر عزیز خدا نیک ہدایت دے

محترم والدہ صاحبہ کا خط آیا اسے پڑھ کر سخت افسوس ہوا کہ تم اب تک تعلیم کی طرف سے غفلت برت رہے ہو۔ غلط قسم کے دوستوں کے ساتھ ادھر ادھر پھر کر اپنے مستقبل اور خاندان کے نام پر دھبہ لگا رہے ہو۔ والدہ صاحبہ کے ہر خط میں تمہاری شکایتیں آتی ہیں مگر میں انہیں ہر جواب میں یہ لکھ دیا کرتا تھا کہ اسے سمجھاؤ وہ سمجھدار ہے۔ راہ راست پر آجائے گا مگر ان کے پچھلے خط نے مجھے مجبور کیا کہ میں تمہیں براہ راست خط لکھ کر متنبہ کروں کہ تم نے جو راہ اختیار کی ہے وہ تمہارے اور خاندان والوں کے لیے ذلت کا باعث ہو جائے گی۔

تعلیم حاصل کرنے کا یہی زمانہ ہے اگر تم نے یہ وقت گنوا دیا تو ساری عمر پچھتانا پڑے گا۔ وہ یار دوست جو اس وقت تمہارا سایہ

Info Hub HRMS SES SED

Scanned with CamScanner

بنے ہوئے ہیں مصیبت کے وقت پیٹھ دکھائیں گے اور اس وقت پچھتانے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا۔ دولت کی چوری ہو سکتی ہے مگر علم کبھی چرایا نہیں جا سکتا۔ علم کو اگر ایک بار اپنا لیا جائے تو وہ ساری عمر تمہارا ساتھ نہیں چھوڑے گا مگر شرط ہے کہ تم علم سے شفقت رکھو۔

تمہیں آج یہ عہد کرنا ہے کہ علم حاصل کر کے دنیا میں کسی نئی اور مفید چیز کا اضافہ کرنا جو ہماری زندگی کو عظمت بخش سکے۔ امید ہے میری اس نصیحت کو ذہن نشین کرو گے اور عمل کرنے کی حتی الامکان کوشش کرو گے۔ ہر نیک کام میں ہمیشہ خدا کی اعانت شامل رہتی ہے۔

تمہارا دعاگو

محمد عارف

دادا کے نام (سکول میں حیثیت)

پشاور

6 اکتوبر 2018ء

حضرت جدامجد من دام ظلکم

السلام علیکم! بعد ادائے آداب فرزندانہ عرض ہے کہ تین روز ہوئے گرامی نامہ صادر ہوا تھا۔ پچھلے دنوں ہمارے سکول میں سالانہ کھیلوں کے مقابلے اور مشاعرے جاری رہے اور مجھے مطلق فرصت نہ ملی کہ آپ کو فوری جواب ارسال کرتا۔ اس تاخیر کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ میں نے کھیل تماشے میں حصہ لیا اور نمایاں حیثیت حاصل کی۔ مختلف کھیلوں میں اول رہا اور مجموعی طور پر مجھے سپورٹس کا چیمپئن قرار دیا گیا۔ انعامات کی تقسیم کے دن میں نے سب سے زیادہ انعامات حاصل کیے۔ مقامی اخبارات کے فوٹو گرافروں نے میرے فوٹو لیے اور دوسرے دن اپنی اخبارات میں میری تصویر کے ساتھ تعریفی مضامین شائع کیے۔ میں نے کٹنگ رکھ لی ہے کبھی آپ کو روانہ کروں گا۔ مشاعرہ میں ایک مزاحیہ نظم پڑھی تھی جو ناظرین نے بے حد پسند کی۔ منتظمین مشاعرہ کی طرف سے مجھے بطور انعام ڈاکٹر اقبال کی بانگ درا ملی۔ غرضیکہ انعامات کا ایک انبار میرے حصے میں آیا ہے۔

آپ کا فرمانبردار

طاہر شکور

چچا کے نام خط ضرورت روپیہ برائے کاروبار

بالاکوٹ

12 اکتوبر 2018ء

محترم چچا جان!

السلام علیکم! بعد آداب کے گزارش ہے کہ میں بخیریت ہوں میں نے پچھلے ماہ لکھا تھا کہ مجھے کچھ رقم کاروبار کے لیے درکار ہے تو آپ نے کاروبار کی نوعیت دریافت کی تھی عرض ہے کہ میں یہاں کپاس کی خرید و فروخت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ موسم کپاس کی خریداری کا ہے لہٰذا دو لاکھ صرف جتنا بھی جلدی ہو سکے روانہ فرما دیں۔ انشاء اللہ آپ کی یہ رقم مارچ 2018ء کو واپس کر دوں گا۔ امید ہے تاخیر نہیں فرمائیں گے احسان مند رہوں گا۔

مجھے یہاں کے کاروباری لوگوں سے معلوم ہوا کہ بعض لوگ تو صرف چند مہینے یہ کاروبار کرتے ہیں جس میں انہیں سال بھر کی روٹی مل جاتی ہے کاروبار میں نقصان اور نفع دونوں کا احتمال ہوتا ہے خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے عاجز کے کاروبار میں برکت دے گا۔ کاروبار میں دیانت نہایت ضروری ہے۔ انشاء اللہ میں کاروبار کو صحیح اسلامی اصول پر کرنے کی کوشش کروں گا۔

فقط آپ کا تابع فرمان

محمد اویس

دوستوں کے نام خطوط

دوست کے نام خط

برخال

15 جون 2018ء

جاوید اقبال

آپ کا خط ملا جس سے معلوم ہوا کہ آپ کے سکول کی یکم جولائی سے تعطیلات موسم گرما شروع ہو رہی ہیں اور آپ نے اب تک تعطیلات گزارنے کا کوئی پروگرام مرتب نہیں کیا۔ میری خواہش ہے کہ اس مرتبہ آپ میرے ہاں آ جائیں۔ یہاں سے پھر لاہور اور مری چلے جائیں گے۔ لاہور کے تاریخی مقامات کی سیر اور مری کے مرغزاروں کی دلکشی سے لطف اندوز ہوں گے۔ امید ہے آپ میری اس رائے سے اتفاق کرتے ہوئے بہت جلد واپس جواب سے مطلع کریں گے تاکہ مناسب سامان جمع کر لوں اور ہاں آپ بھی کم از کم دو تین گرم جوڑے اپنے ہمراہ ضرور لاویں کیونکہ مری میں گرم کپڑوں کے بغیر گزر مشکل ہے۔ علاوہ دیگر سامان کے ہمراہ اپنا مووی کیمرہ بھی ضرور ساتھ لاویں۔

امید ہے اس طرح ہماری تعطیلات بہت اچھی گزریں گی اور ہم اپنے ملک کے تاریخی مقام کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کا دارالحکومت اسلام آباد بھی دیکھیں گے جو جدید طرز تعمیر کا واحد نمونہ ہے۔

بزرگوں کی طرف سے دعائیں۔

اخلاص کیش

محمد نعیم

Scanned with CamScanner

کاروباری خطوط

دکاندار کے نام برائے خریداری کتب

ملت زنانہ ہائی سکول چکار

25اپریل 2018ء

جناب مینجر نیو کلاسک پبلشرز

تسلیم ! مجھے میٹرک کی درج ذیل کتب کی اشد ضرورت ہے براہ کرم فوراً بذریعہ وی وی پی روانہ کر کے مشکور فرمائیں۔ نیز آپ مطمئن رہیے میں انشاء اللہ وی پی جلد چھڑالوں گا۔

1- علم کیمیا مولف محمد رمضان

2- ادبیات ادو حصہ اول

3- علم الصحت

4- شعاع ادب میٹرک ہر ایک ایک عدد

نیاز مند

جاوید مغل درجہ نہم رول نمبر 10

دکاندار کو برائے خریداری کتب تھوک

مردان

15اپریل 2018ء

مکرمی مینجر صاحب

السلام علیکم !امید ہے مزاج بخیریت ہوں گے مندرجہ ذیل کتابیں بذریعہ لاہور نولکھا گڈز ٹرانسپورٹ سروس اور بلٹی بذریعہ حبیب بنک لمیٹڈ مردان بھیج کر ممنون فرمائیں۔

کلاسک گائیڈ چہارم تا ہشتم	500عدد ہر ایک
کلاسک فزکس نہم، دہم	200عدد ہر ایک
اردو خط و کتابت	500عدد ہر ایک
انگلش نوٹس نہم، دہم	300عدد ہر ایک

نیاز کیش

طارق سلیم

مینجر اخبار کو برائے اشاعت مضمون

چارسدہ

12اکتوبر 2018ء

محترم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب نوائے وقت

السلام علیکم ! گزارش ہے کہ بندہ نے ایک مضمون موجودہ تعلیم نسواں کے نقائص پر لکھا ہے جس میں راقم نے اپنے ناقص خیالات کا اظہار کیا ہے چونکہ یہ میری دیر سے دلی خواہش تھی کہ کوئی مضمون بدست خود لکھ کر آپ کے رسالہ میں اشاعت کے لیے ارسال کروں اس لیے یہ مجموعی ناقص خیالات ارسال خدمت ہیں۔ امید ہے کہ آپ ازراہ کرم اپنے رسالہ کی آئندہ اشاعت میں شائع فرمائیں گے اگر کوئی فروگزاشت ہوگئی ہو تو اس درستی کا آپ کو پورا حق حاصل ہے۔ اس مضمون کی اشاعت ایک نئے لکھنے والے کی حوصلہ افزائی ہو گی۔ امید ہے آپ بندہ کو ہرگز ہرگز مایوس نہیں کریں گے۔

خاکسار ایم ڈی طاہر

درخواستیں

درخواست برائے داخلہ سکول

بخدمت جناب ہیڈ مسٹریس صاحبہ

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ________

جناب عالیہ!

مودبانہ التماس ہے کہ سائلہ نے آٹھویں جماعت کا امتحان گرلز سکول ________ سے 593 نمبر لے کر فرسٹ ڈویژن میں اعلیٰ پوزیشن سے پاس کیا ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ مجھے اپنے سکول میں جماعت نہم میں داخل کر کے ممنون احسان فرمائیں۔ نیز سرٹیفکیٹ سکول مذکور کا اور دیگر اسناد درخواست ہذا کے ساتھ شامل ہیں۔

مورخہ 17اپریل 2018ء　　العارض نیاز مند

ارفعہ کریم مکان نمبر 15 سٹریٹ نمبر 1 ________

سپرنٹنڈنٹ کے نام درخواست

بخدمت جناب ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر صاحب

____

جناب عالی!

گزارش ہے کہ ہم دستخط کنندگان ذیل اہل محلہ کی طرف سے آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ طاہر کے مکان پر ہر روز تاش اور جوا کھیلا جاتا ہے۔ بیشتر معززین نے انہیں منع کیا ہے لیکن روز بروز اوباش اور اچکے قسم کے آدمیوں میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اعلانیہ جوا کھیلا جاتا ہے اور اب شراب کا کاروبار کیا جارہا ہے۔ راہ گزرتے شرفاء پر آواز چست کیے جاتے ہیں۔ ان کی ایسی بیہودہ حرکات سے اہل محلہ کو نہایت تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ برائے کرم مناسب سمجھ کر مکان مذکور پر چھاپہ مار کر ان شہدوں، جواریوں کو گرفتار کر کے قانون کے ذریعہ کیفر کردار کو پہنچائیں تا کہ اہل محلہ ان سے نجات پائیں۔

Scanned with CamScanner

نیازمنداں

اہل محلّہ

ہیلتھ آفیسر کو درخواست برائے صفائی علاقہ کا ناقص انتظام

صدر بازار

5 جون 2018ء

بخدمت جناب ہیلتھ آفیسر صاحب

میونسپل کارپوریشن ______

جناب عالی!

گزارش ہے کہ ایک عرصہ سے محلّہ کا ایک گٹر خراب ہے جس کے باعث غلاظت ابلتی رہتی ہے اور سڑک پر تعفن اور کیچڑ ہی رہتی ہے ایک تو آمدورفت میں دقت پیدا ہوگئی ہے دوسرے مچھروں کی پیداوار میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ہمیں خدشہ ہے کہ وہ دن دور نہیں جب محلہ ملیریا جیسے موذی وبائی مرض میں گھر جائے۔ جمعدار سے بارہا شکایت کی، مہتروں کی خوشامد کی کہ وہ گٹر ٹھیک کریں اور غلاظت کا خاتمہ کریں مگر ان میں کسی کو پروا نہیں۔ آخر کار اب ہم اس درخواست کے ذریعہ محلّہ کی ناگفتہ بہ حالت جمعدار اور مہتروں کی شکایت گوش گزار کر رہے ہیں از راہ کرم جلد از جلد صفائی کی طرف توجہ فرمائیں تاکہ اس علاقے کے لوگ آنے والی خوفناک مصیبت سے محفوظ رہیں۔

فدوی

طفیل محمود ایڈووکیٹ صدر بازار ______

دعوتی رقعے

آدم پور

10 دسمبر 2018ء

مکرمی ملک آصف صاحب

السلام علیکم! میرے چھوٹے بھائی طاہر کی شادی خانہ آبادی نیر سلطانہ دختر نیک اختر فاضل صاحب کے ساتھ مورخہ 15 دسمبر 2018ء ہونی قرار پائی ہے آپ سے التماس ہے کہ آپ اس تقریب سعید میں شامل ہو کر رہین منت فرمائیں۔

پروگرام

سہرابندی	صبح 10.00 بجے
روانگی بارات	صبح 11.00 بجے
واپسی بارات	شام 4:00 بجے
دعوت ولیمہ	16 دسمبر 2018ء
	دوپہر 12:00 بجے تا 3:00 بجے

المکلف

ارباب آدم پور

مضمون نویسی

مضمون لکھنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ اپنے خیالات اور معلومات جو اس موضوع سے متعلق ہے کو کس طرح ادا کر سکتے ہیں۔ مضمون لکھنے میں اس بات کا اندازہ لگایا جاتا ہے کہ متعلقہ موضوع کے متعلق آپ کے خیالات کیسے ہیں یا آپ اس کے متعلق کتنی معلومات رکھتے ہیں اور ان خیالات یا معلومات کو کتنے موثر انداز اور موزوں الفاظ میں ظاہر کر سکتے ہیں۔ مضمون نویسی زبان دانی کا اہم حصہ ہے یہی وجہ ہے کہ امتحانی پرچے میں مضمون لکھنے کے نمبر زیادہ ہوتے ہیں۔

ضروری باتیں

مندرجہ ذیل باتوں کو پیش نظر رکھ کر آپ بہتر مضمون نگار بن سکتے ہیں:

1- عام طور پر تین چار عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھنا ہوتا ہے ان میں سے آپ اسی عنوان کا انتخاب کریں گے جس کے متعلق آپ بہت کچھ جانتے ہیں۔

2- ان معلومات اور حالات کا ایک خاکہ تیار کرلیں پھر ان کو ترتیب دیں کہ کون سی بات پہلے اور کون سی بات بعد میں لکھنی ہے۔

3- ابتدا اور انتہا دلنشین انداز میں ہونا چاہیے کیونکہ ممتحن ابتدا ہی سے آپ کی قابلیت کا اندازہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔

4- اختتام بھی موزوں ہونا چاہیے۔

5- مضمون کو پیراگراف میں تقسیم کرلیں۔ ہر نیا پیراگراف نئی سطر سے شروع کریں۔ ایک بات ایک ہی پیراگراف میں لکھنی چاہیے۔

6- مضمون کی عبارت سادہ مگر موثر ہونی چاہیے۔ خواہ مخواہ مشکل الفاظ و محاورات لکھنے کی کوشش نہ کریں۔

7- مضمون لکھنے کے بعد ایک بار اس کو پڑھیں غیر ضروری، غلط اور زائد الفاظ کاٹ دیں۔

1- قائداعظم محمد علی جناحؒ

آزادی کی جس فضا میں آج ہم سانس لے رہے ہیں۔ یہ قائداعظمؒ کا وہ عطیہ ہے جو تا ابد سرسبز و شاداب رہے گا اور اپنی

Info Hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

تابانیوں سے اقوام عالم کے دلوں کو گرماتا رہے گا۔

1876ء میں 25 دسمبر کو جب عیسائی کرسمس کی خوشیاں منا رہے تھے کراچی میں ایک گھرانہ بچے کی پیدائش پر شاداں وخراماں تھا کہ یہ دبلا پتلا بچہ مستقبل میں تاریخ کی وہ عظیم شخصیت بنے گا جو اپنی قوم کی غلامی کی زنجیریں کاٹ کر اسے نہ صرف سامراج بلکہ رام راج کی چیرہ دستیوں سے بھی بچا کر آزاد قوموں کے شانہ بشانہ لا کھڑا کرے گا۔

ماں باپ نے محمد علی نام تجویز کیا۔ محمد علی نے پاکستان بنا کر وہ کر دکھایا جسے لوگ محض دیوانے کا خواب کہتے تھے مگر وہ حقیقت بن کر رہا۔

آپ نے سولہ سال کی عمر میں میٹرک پاس کیا اور لندن سے بیرسٹری کا امتحان پاس کر کے بمبئی میں وکالت شروع کی۔ 1940ء میں 23 مارچ کو آپ کی صدارت میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی اور 1947ء میں 14 اگست کو پاکستان بن گیا۔ صحت اور عمر نے وفا نہ کی اور 11 ستمبر 1948ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ ہی قائداعظم کی سوانح حیات ہے۔ آپ کا مزار کراچی میں ہے۔ ہر پاکستانی کو قائداعظم کے لئے فاتحہ ضرور پڑھنی چاہیے۔

2- تمباکو نوشی کے نقصانات

تمباکو نوشی ایک علت ہے۔ مختلف اوقات میں تمباکو نوشی کے لئے کئی طریقے اختیار کئے گئے۔ اگرچہ ہر زمانے میں تمباکو نوشی کا تجزیہ کر کے اسے نقصان دہ ٹھہرایا گیا لیکن اس کو بند کرنے یا اس سے نجات حاصل کرنے کا کوئی اخلاقی یا قانونی عمل کارگر ثابت نہ ہوا۔

پرانے وقتوں میں لوگ حقہ استعمال کرتے تھے۔ خاص طور پر امیر گھرانوں میں بڑے بڑے چاندی کے پیچدار فرشی حقے جو زرو جواہرات سے مرصع ہوتے ہیں۔ استعمال میں لائے جاتے۔ انگریز سگار کا استعمال کرتے۔ لیکن موجودہ دور میں تمباکو نوشی سگریٹ کے نئے طریقے سے بہت زیادہ متاثر ہوئی ہے اور اس وقت دنیا میں کروڑوں بلکہ اربوں روپوں کا سگریٹ صرف ہو رہا ہے۔ رفتار زمانہ کے ساتھ ساتھ زندگی کا مقصد محض زندہ رہنا نہیں رہا بلکہ زندگی کا مقصد آرام آسائش اور پرلطف زندگی بن گیا اور سگریٹ پینا فیشن کے تحت ضروریات زندگی میں شامل ہو چکا ہے۔ بعض لوگ اسے استعداد کار میں اضافہ کا باعث سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ سراسر فریب ہے۔ سگریٹ یا تمباکو کا استعمال کرنے والا انسان بالکل اس کے نقصان اور انجام سے بے خبر ہے۔ روزانہ حسب استطاعت انتہا تک سگریٹ پھونک کر دھواں ہوا میں اڑا دینے پر فخر محسوس کرتا ہے لیکن تمباکو نوشی روپیہ ضائع کرنے کے علاوہ صحت پر منفی اثرات کا حامل ہے۔

وہ روپیہ جو کروڑوں کی تعداد میں اس طرح ضائع کیا جاتا ہے اگر اکٹھا کر کے عوام کی فلاح پر صرف کیا جائے تو ملک کو پسماندگی کے گڑھے سے نکال کر خوشحالی کی طرف جانے میں مدد ملے گی۔ اگر یتیموں، مسکینوں، محتاجوں، ضعیفوں اور بیماروں کے لیے اسی روپیہ سے رفاہی ادارے کھولے جائیں تو جو لوگ محض غربت کی وجہ سے تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں ان کی مدد کی جائے تو کیا ملک کا خوشحال بننا ممکن نہیں؟ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کی ضروریات زندگی میں سگریٹ اس طرح شامل ہو چکا ہے کہ ان کا اس کے بغیر زندہ رہنا محال ہے۔ کئی بھکاری جنہیں کھانے کو میسر نہیں لیکن بھیک مانگ کر سگریٹ حاصل کرتے ہیں۔

سگریٹ پینا اپنی تندرستی وصحت کو ختم کرنا ہے۔ جو لوگ سگریٹ زیادہ تعداد میں استعمال کرتے ہیں جسم میں سستی اور چہروں پر مرجھاہٹ دکھائی دیتی ہے۔ ہونٹ خشک اور منہ سے بدبو آنے لگتی ہے۔ یہ ایک دھواں ہے جو ہوا کے ساتھ پھیپھڑوں میں جاتا ہے اور گلے اور ناک کی بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اس سے دمہ اور کینسر جیسی خطرناک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو نہ صرف تمباکو پینے والے کے لئے دکھ اور مصیبت کا باعث بنتی ہیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی وبال جان بن جاتی ہیں یہاں تک کہ بیوی بچے بھی ایسی بیماری والے انسان سے متنفر ہو جاتے ہیں۔

بعض اوقات سگریٹ آگ لگنے کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ روزانہ اخبارات میں ایسے کئی حادثات کا ذکر آتا ہے۔ اس طرح سگریٹ سے کئی دفعہ جانی و مالی نقصان کا اعادہ ہوا۔

ہمارے طلباء (نونہالان پاکستان) خاص طور پر اس بڑھتے ہوئے فیشن کو اپناتے جا رہے ہیں۔ جوان کے شایان شان نہیں۔ اس میں سراسر مالی، جسمانی اور اخلاقی نقصان ہے۔ اس لئے تمباکو نوشی سے حتی الامکان پرہیز کریں۔ بلکہ لوگوں میں بھی اس کے تدارک کے لئے تحریک پیش کریں کہ اپنی صحت و تندرستی کو برقرار رکھنے کے لئے تمباکو نوشی کو ترک کر دیا جائے۔

3- سائنس کے کرشمے

دنیا میں ہمیں انسان کی بنائی ہوئی جتنی عجیب وغریب چیزیں نظر آ رہی ہیں یہ سب سائنس ہی کی بدولت ہیں اور ایک عام آدمی انہیں دیکھ کر یہ تاثر لیتا ہے کہ یہ سائنس کے ہی کرشمے ہیں۔ یعنی ان چیزوں کی معلومات اور علم کو انسان سائنس تصور کرتا ہے۔

انسان نے سائنس کی بدولت قدرت کی بڑی بڑی طاقتوں مثلاً آگ، پانی، ہوا، آواز، روشنی وغیرہ پر قابو پا کر بے بہا

Scanned with CamScanner

خدمات سرانجام دی ہیں۔ آج سائنس نے دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ بڑے بڑے پہاڑ، سمندر اور ریگستان انسان کے زیرِ نگین آچکے ہیں حتیٰ کہ انسان آسمانی چیزوں سے بھی کام لینے کی فکر میں ہے۔

سائنس کی اکثر ایجادات سے انسان نے بیماریوں کے معالجے میں حیرت انگیز کامیابی حاصل کی ہے۔ ہیضہ اور پلیگ جیسے موذی امراض سے نجات حاصل کرنا آسان کر دیا۔ تپ دق اور دیگر لاعلاج بیماریوں کا علاج نہایت بہتر طریق پر سرانجام پا گیا۔ آپریشن کے ذریعے کئی امراض کا مداوا کر کے انسانی جانیں بچائی جاتی ہیں۔ ایکسرے کے ذریعے ناقابل تشخیص بیماری کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ سانپ کاٹے کا علاج، مختلف قسم کے جوڑ، گردے، پھیپھڑے تک نئے ڈال کر اور جاں بلب انسان کو تازہ خون دے کر بچایا جاتا ہے۔ غرضیکہ سائنس نے لنگڑے، اندھے، بہرے اور کئی قسم کے اپاہجوں کو چلنے پھرنے، دیکھنے سننے کی طاقت بخش دی، انسانی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے بہتر خوراک مہیا کرنے کے مختلف طریقے معلوم کیے گئے۔ زمین کی زرخیزی کو برقرار رکھنے کے لئے مصنوعی کھاد کا استعمال کیا، زراعت میں وقت کی بچت کے لیے مشینوں سے کام لیا گیا جو چند گھنٹوں میں کئی ایکڑ زمین کی کھیتی باڑی بہتر طور پر کرتی ہیں۔

پودوں کو مختلف بیماریوں سے بچانے کے لیے دوائیں ایجاد کی گئیں۔ سفر کی تکالیف کو یکسر معدوم کر دیا گیا ہے۔ پرانے وقتوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہوئے سینکڑوں مصیبتیں برداشت کرنا پڑتی تھیں۔ سفر میں چور اور ڈاکوؤں کا ڈر، زندگی اور موت کا تصور، غرضیکہ سفر میں کئی کئی دن اور مہینے صرف ہو جاتے تھے لیکن آج کل ریل گاڑی، موٹر کار، لاری، ہوائی جہاز، بحری جہاز وغیرہ کے ذریعے سینکڑوں، بلکہ ہزاروں میل کا سفر چند گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہے۔ سفر کی سہولت کے پیش نظر ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ اتنی وسیع زمین سکڑ کر ایک کنبہ کی صورت اختیار کر گئی ہے۔

ایسی تیز رفتار چیزیں ایجاد ہو چکی ہیں کہ جن کے ذریعے سے انسان چاند اور دیگر سیاروں پر پہنچنے کے لیے کوشش میں مصروف کار ہے بلکہ اس سفر پر گامزن ہو چکا ہے۔

ذرائع خبر رسانی کے بہتر ہو جانے سے ہمیں پیغام بھیجنے اور وصول کرنے میں بہت مدد ملی ہے۔ سائنس نے ہمیں ریڈیو، گراموفون، ٹیلی ویژن اور وائرلیس جیسی نادر ایجادات سے ہمکنار کیا ہے۔ وائرلیس کے ذریعے چند سیکنڈ میں ہزاروں میل دور بیٹھے پیغام بھیجے جا سکتے ہیں۔ ایک آدمی اگر امریکہ یا لندن میں بیٹھا بات کر رہا ہو تو ہم اسے سن سکتے ہیں اور ساتھ ساتھ ٹیلی ویژن پر اس کی تصویر بھی دیکھ سکتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں بچوں کی تعلیم، سینما یا ٹیلیویژن پر دی جاتی ہے۔ بجلی کی خدمات بھی کم نہیں۔ لیکن موجودہ دور کا سب سے بڑا عجوبہ ایٹمی طاقت ہے جس سے دنیا کے بڑے بڑے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جا سکتے ہیں۔

ایک طرف تو سائنس نے انسانی زندگی کو اس قدر سہولتیں بہم پہنچا کر دلچسپ بنا دیا ہے تو دوسری طرف سائنس ہی کی بدولت آج جنگ و جدل کا نقشہ بدل گیا ہے اور پرانے زمانے کے آلات جنگ بالکل ناکارہ اور پرانی طرز کا سپاہی بیکار محض ہو کر رہ گیا ہے۔ جنگ عظیم دوم میں سائنس کے جدید آلات کی بدولت جس قدر کشت و خون اور تباہ ہوئی آج تک تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ جاپان کے شہر ہیروشیما پر ایک ایٹم بم گرایا گیا جس سے تمام شہر راکھ کا ڈھیر بن کر رہ گیا اور انسانوں، حیوانوں تک کا پتہ نہیں ہزار ہا جانیں مفلوج ہو کر رہ گئیں۔

یہ کس قدر خطرناک بات ہے کہ سائنس جس سے انسان نے قدرتی طاقتوں کو اپنے کنٹرول میں کیا اور اس سے زندگی کی ضروریات کو بہتر بنانے اور آسان کرنے کے طریقے ایجاد کیے جس سے انسان کو ہر پہلو آسانی و آسائش عطا ہوئی، وہی سائنس ترقی کی انتہائی منازل طے کر کے انسان کی تباہی کا باعث بن گئی۔

باعث نفرین بات ایک اور ہے کہ سائنس کی آغوش میں پہنچ کر یہ حضرت انسان خالق حقیقی سے بے گانہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لیے ہم بانگ دہل یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ سائنس انسانی ترقی کے ساتھ ساتھ جسمانی، مالی اور اخلاقی تباہی کا باعث بھی ہے۔

4- علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ

ڈاکٹر سر محمد اقبال بہت بلند مرتبہ قومی شاعر اور مفکر تھے۔ آپ 1876ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے اور یہیں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ مولوی سید میر حسن کی شاگردی میں پروان چڑھے۔ لاہور آ کر بی۔اے کی ڈگری حاصل کی۔ لاہور جیسے شہر میں رہ کر آپ نے اکثر ادبی مجلسوں اور مشاعروں میں حصہ لیا۔ آپ کی طبیعت شروع ہی سے شاعری کی طرف مائل تھی۔ خداداد قابلیت کی وجہ سے بہت جلد اس میں کمال حاصل کیا۔

ایم۔اے کرنے کے بعد آپ گورنمنٹ کالج لاہور میں پروفیسر رہے۔ کچھ عرصہ بعد 1905ء میں آپ قانون کی اعلیٰ تعلیم کے لیے ولایت چلے گئے۔ تقریباً تین سال تک آپ یورپ میں قیام پذیر رہے اور آپ پی۔ایچ۔ڈی اور قانون کی ڈگری حاصل کر کے واپس لوٹ آئے۔

Scanned with CamScanner

آپ کی طبیعت زوں ایسی تھی کہ روانی کے ساتھ بیسیوں شعر دماغ سے اتر کر اوراق پر بکھر جاتے تھے اور خداوند کائنات نے حافظہ بھی ایسا عطا کیا ہوا تھا کہ سارے شعر ذہن میں محفوظ رہتے تھے۔

آپ کی بیسیوں نظمیں بڑی دلگداز، پرسوز اور فلسفہ میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ آپ کی شاعری میں فلسفہ کا رنگ نمایاں نظر آتا ہے۔

اقبال نے اردو شاعری کے علاوہ فارسی میں بھی شاعری کو درجہ کمال تک پہنچایا اس طرح نہ صرف آپ کا کلام برصغیر کے علاوہ ساری اسلامی دنیا میں پہنچ گیا بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی آپ کی عظمت کا ڈنکا بجنے لگا۔ آپ کا اردو اور فارسی کا تمام کلام قومی شاعری پر مشتمل ہے۔ قوم نے آپ کو شاعر مشرق اور ترجمان حقیقت کے خطابات دیئے اور سفید حکومت نے ''سر'' کا خطاب دیا۔ آپ کے فارسی اردو کلام میں بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم، ارمغان حجاز، شکوہ، جواب شکوہ، اسرار خودی بہت مشہور ہیں۔

تخلیق پاکستان میں آپ کا نمایاں حصہ ہے یہ آپ ہی کا تخیل تھا کہ برصغیر میں مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست ہونی چاہیے جہاں وہ آزادی کے ساتھ اپنی تہذیب و تمدن اور مذہبی روایات کو ادا کر سکیں۔

اقبالؒ نے 1938ء میں وفات پائی اور شاہی مسجد لاہور کے باہر سیڑھیوں کے قریب مدفون ہوئے جہاں آپ کا عالیشان مقبرہ ہے۔ باہر کے ممالک کے سربراہ جب لاہور آتے ہیں تو آپ کے مزار پر حاضری دیتے ہیں۔

5- اپنی مدد آپ کرنا

اپنی مدد آپ کرنا ایک بہترین اور نہایت زریں اصول ہے۔ ہم اگر اس اصول کو اپنالیں تو ہمارے بیشتر مسائل چٹکیوں میں حل ہو سکتے ہیں لیکن افسوس دور غلامی نے ہماری اخلاقی قدروں کو اس قدر مسخ کر دیا کہ آزادی کے پینتیس سال گزر جانے پر بھی ہم خوداعتمادی کو نہ پا سکے اور ہمیشہ دوروں کا ہی سہارا لینے پر مجبور ہوئے۔ یہاں تک کہ اگر ہمارے بازار یا گلی میں پانی رک جائے تو اس کے نکاس کے لیے بھی حکومت کا دروازہ کھٹکھٹانا شروع کر دیتے ہیں۔ اتنا نہیں کر سکتے کہ اس معمولی سے کام کو محلے کے چار آدمی اکٹھے ہو کر سرانجام دے لیں جب کہ ہم نے اپنے آپ کو اس قدر ذہنی اور جسمانی طور پر مفلوج کر لیا ہے تو پھر ہم قومی اور ملکی تو درکنار ذاتی ترقی بھی نہیں کر سکتے۔

پاکستان میں ہمارے ملک کی حکومت نے اس نیک جذبے کا آغاز کر کے عوام کو اس کی افادیت سے روشناس کرا دیا۔ آؤ میرے بھائیو! اب ہم سب اپنی مجلسی، سماجی اور معاشرتی فلاح بہبود کے لئے رضاکارانہ طور پر میدان میں نکلیں اور ایک دوسرے کے تعاون سے جو کام ہم سے ہو سکتے ہیں کسی منصوبے کے تحت انہیں پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔ اپنے محلے گاؤں قصبے اور شہر کی اجتماعی ضروریات کو مل جل کر پورا کریں۔ جہاں آمدورفت کے لیے دقتیں درپیش ہوں وہاں سڑکیں اور پل بنائیں۔ آبپاشی کے لیے نہریں کھودیں صاحب ثروت مخیر حضرات رفاہی کاموں پر دولت نچھاور کریں اور اس طرح مفت تعلیم حاصل کرنے کے لیے سکول کھولے جائیں اور ہسپتال بنائے جائیں۔ غرضیکہ اس طرح لاکھوں کروڑوں بندگان خدا بیماری، تنگدستی اور بے کاری سے بچ جائیں گے اور ملکی دولت میں بھی اضافہ ہوگا ملک دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے گا۔

آپ نے بزرگوں کا یہ مقولہ تو سنا ہوگا ''خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں'' ہمیں ''اپنی مدد آپ'' کے زریں اصول پر انفرادی طور پر ہی نہیں بلکہ اجتماعی طور پر بھی خلوص دل سے عمل پیرا ہو کر جہالت اور پسماندگی کا مردانہ وار مقابلہ کرنا چاہیے۔ اس طرح ہمارا یہ ملک، قوم اور قوم کے افراد صحیح معنوں میں ترقی کی منازل طے کر سکیں گے۔

6- تعلیم نسواں

بے شک قدیم زمانے سے ہی عورت معاشرہ میں ایک کم تر درجہ رکھتی چلی آ رہی ہے۔ لیکن ظہور اسلام کے وقت ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے مسئلہ مساوات کے تحت عورت کو بھی مساوی حقوق عطا فرمائے۔ مرد اور عورت دونوں زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ گاڑی اس وقت ہی صحیح طور پر چل سکتی ہے جب دونوں پہیے ایک جیسے ہوں۔ اگر ایک پہیہ اچھا اور مضبوط ہو اور دوسرا گھٹیا قسم کا یا ٹوٹا پھوٹا ہو تو گاڑی کا منزل مقصود تک پہنچنا محال ہے۔

ملک میں بچوں کو تعلیم دیتے وقت بھی بے جا امتیاز رکھا جاتا ہے کہ لڑکوں کو تعلیم دیتے وقت یہ نظریہ پیش ہوتا ہے کہ لڑکا اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے وکیل، ڈاکٹر، انجینئر، مجسٹریٹ یا جج بنے یا اس میں کوئی اچھا اور اعلیٰ قسم کے کاروبار کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے۔ لیکن دوسری طرف ستم ظریفی کی انتہا دیکھیے کہ لڑکی کو زیادہ سے زیادہ دو چار جماعتوں تک پڑھا دیں گے۔ یہ ٹھیک ہے کہ لڑکی نے جوان ہو کر ملازمت نہیں کرنی، کسی کاروبار میں عملی طور پر حصہ نہیں لینا لیکن معاشرہ کے یہ دو بڑے اجزاء مرد اور عورت اگر تعلیم یافتہ ہوں گے تو قوم مہذب اور شائستہ کہلائے گی۔ عورت معاشرہ میں مرد سے کسی صورت کم کردار ادا نہیں کرتی۔ یاد رکھیں کہ بچے کا پہلا اتالیق ماں ہی ہوتی ہے۔ ماں کی گود میں بچہ جو کچھ سیکھتا ہے تمام عمر اس کے دل پر نقش رہتا ہے۔

بہتر مائیں بہتر بچے پیدا کرتی ہیں۔ اگر ماں تعلیم یافتہ،

Info HUB HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

سلیقہ شعار، ہنر مند، بہترین اخلاق والی اور روشن دماغ ہوگی تو اپنے بچوں کی بھی بہترین طریق پر پرورش اور تعلیم و تربیت پر مناسب توجہ دے گی اور بچے صحیح تربیت پا کر ملک کی مایہ ناز ہستیاں بن سکیں گے۔

عورتوں کو اگر مذہبی تعلیم سے پوری طرح آراستہ کیا جائے تو وہ اپنے بچوں کو بھی اپنے مذہب کے ابتدائی اصول سمجھا کر ان سے روشناس کرانے میں مد ثابت ہوسکتی ہیں اور مذہب کو جاننے سے فضول اور جاہلانہ رسومات کا شکار ہونے سے بچ جاتی ہیں۔

اگر عورت پڑھی لکھی ہوگی تو گھر کا حساب کتاب رکھ کر فضول خرچی کا سدباب کرے گی جس سے مرد بے جا تصرفات سے بچ کر کسی کا مقروض نہیں ہوگا۔ تعلیم یافتہ عورت امور خانہ داری میں بھی اپنے فرائض کو خاص طریقہ پر سرانجام دے گی۔ اس کے علاوہ بچوں کی دیکھ بھال ان کی صفائی اور صحت کا خیال رکھے گی۔ اس طرح ایک صحت مند قوم کی نشوونما عورت ہی کے ہاتھوں سرانجام پاتی ہے۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اب ہم ایک آزاد ملک اور آزاد قوم کے افراد ہیں۔ تعلیمی سلسلہ میں ہماری حکومت بھی فراخدلی کا ثبوت دے رہی ہے۔ ہر شہر میں لڑکیوں کے لیے الگ سکول اور الگ کالج کھلے ہوئے ہیں۔ عورت کو بھی تعلیم کے میدان میں آگے بڑھنے کا موقع ملنا چاہیے تاکہ ملک میں مرد کے دوش بدوش تعمیری کاموں میں حصہ لے سکے۔

7- دیہاتی اور شہری زندگی کا مقابلہ

دیہاتی اور شہری زندگی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دیہاتی زندگی نام ہے سادگی کا اور شہری زندگی نام ہے تکلف کا۔ دیہات کے لوگ بہت سادہ ہوتے ہیں۔ سادہ غذا کھاتے ہیں، سادہ رہائش رکھتے ہیں، سادہ عادات کے مالک ہوتے ہیں۔ شہری لوگ تکلفات کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ لباس، خوراک اور عادات سب اس کے تحت ہوتی ہیں۔

ایک دیہاتی اگر پہلی بار سہر میں آئے تو وہ عجیب و غریب الجھنوں میں پھنس جاتا ہے کیونکہ اس کے لیے شہر کی ہر شے نرالی اور مافوق الفطرت ہوتی ہے۔ بھاگتی ہوئی کاریں، موٹر سائیکل، سکوٹر، بڑی بڑی عمارتیں، بڑی بڑی سڑکیں، خوش پوش لوگ، عجیب و غریب بازار، بجلی کی وجہ سے رات کو بھی دن کا سماں ہوتا ہے۔ یہی حال اس ایک شہری کا ہے جو پہلی بار دیہات میں گیا ہو۔ ہرے ہرے درخت، ان کے ٹھنڈے سائے، بہتی ہوئی نہریں۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا، سادگی کے مجسمے جو چلتے پھرتے ہیں۔ تنگ سڑکیں، کچے مکان، یہ سب چیزیں اسے عجیب و غریب دکھائی دیتی ہیں۔

اگر گہرا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ جو سہولتیں شہر میں میسر ہیں وہ بے چارے گاؤں والوں کو کہاں نصیب۔ ادھر بیمار ہوئے ادھر ڈاکٹر کے پاس چلے گئے یا ہسپتال پہنچانے کا بندوبست کیا۔ آمدورفت کے بہت سے انتظامات، پھر تعلیم کی ہر قسم کی سہولتیں۔ ڈاک خانوں، ٹیلی فون اور تار وغیرہ کا انتظام، لیکن یہ سہولتیں شہروں میں نصیب ہیں۔ دیہات میں بہت مشکل ہے کہ اس قسم کی سہولتیں مل سکیں۔ ادھر آدمی صرف طبی امداد نہ ملنے کی وجہ سے اکثر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہی داعی اجل کو لبیک کہہ جاتے ہیں۔ تعلیم کم ہونے کی وجہ سے لوگ اپنے عزیز و اقارب کو خط بھی نہیں لکھ سکتے۔ بلکہ کسی پڑھے لکھے آدمی کے مرہون منت ہوتے ہیں، ہسپتال کا نام ونشان تک نہیں ہوتا۔

لیکن دیہاتی لوگ ہماری زندگی کا باعث ہیں۔ یہ دیہاتی ہی تو ہیں جو بے چارے دن رات ایک کر کے محنت کرتے ہیں۔ صبح ہی سے سردی میں ٹھٹھرتے کھیتوں کو ہل چلانے چلے جاتے ہیں۔ گرمیوں میں چلچلاتی دھوپ میں وہ فصل کاٹنے میں مشغول ہوتے ہیں۔ انہیں نہ سردی کی پروا اور نہ دھوپ کا ڈر۔

ہمارے ملک کی 85% آبادی کی زندگی کا انحصار زراعت پر ہے اور یہ دیہاتی زندگی ہی ہے جو ہمارے معاشرے کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ لہٰذا دیہاتی زندگی بھی اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ شہری۔

8- کرکٹ میچ کا آنکھوں دیکھا حال

پرسوں ہمارے سکول کی کرکٹ ٹیم کا میچ گورنمنٹ سکول کی کرکٹ ٹیم سے ہوا تمام طلباء کو میچ دیکھنے کے لئے سکول سے چھٹی دے دی گئی۔ یونیورسٹی گراؤنڈ میں بہت سے لوگ کرکٹ میچ دیکھنے کے لئے جمع ہو رہے تھے۔ ہمارے سکول کے طلباء اور گورنمنٹ سکول کے طلباء ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ ٹیم کے کچھ کھلاڑی کھیلنے کی مشق کر رہے تھے۔ تقریباً ساڑھے نو بجے دونوں ٹیمیں میدان میں اتریں۔ ان کے آتے ہی ہر طرف سے ان کا استقبال کیا گیا۔ گورنمنٹ سکول کی ٹیم نے ٹاس جیت لیا اور خود کھیلنے پر آمادہ ہوگئی۔ ہماری ٹیم کے کھلاڑی مستعدی سے فیلڈ کرنے کے لیے تیار ہو گئے کپتان نے ہر ایک کی جگہ مخصوص کر دی۔

پانچ منٹ کے بعد گورنمنٹ سکول کی ٹیم گراؤنڈ میں داخل ہوئی۔ تمام فضا تالیوں سے گونج اٹھی۔ شمشاد باؤلنگ کے لیے آیا۔ اس نے پہلی گیند پھینکی کہ گورنمنٹ سکول کا پہلا کھلاڑی بغیر رنز کے آؤٹ ہو گیا اور مخالف ٹیم کے کھلاڑیوں کے رنگ فق ہو گئے چاروں طرف خاموشی طاری ہوگئی۔

ادھر ہماری طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہونے لگے۔

Scanned with CamScanner

دوبارہ کھیل شروع ہوا اب کے کھلاڑی بڑی احتیاط سے کھیل رہے تھے۔ لیکن بیس رنز پر دوسرا کھلاڑی بھی آؤٹ ہو گیا۔ اس کے بعد ایک اور کھلاڑی میدان میں اترا اور اس نے کچھ وقت کے لیے کھیل کو پر رونق اور دلچسپ بنا دیا۔ آٹھ چوکے لگائے۔ ایک گیند بونڈری سے باہر جا گرا اور چھکے کا اضافہ کیا۔

کھلاڑیوں کے حوصلے بلند ہوئے۔ تحسین و آفرین کے نعرے سنائی دیئے۔ کھلاڑی پھولا نہ سمایا۔ ایک ایسی اور ہٹ لگائی کہ ارشد کے ہاتھوں میچ آؤٹ ہو گیا۔ گورنمنٹ سکول کی ٹیم اپنی پہلی اننگز میں 180 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔

دوپہر کے بعد ہمارے کھلاڑی میدان میں آئے۔ پہلی وکٹ تیس رنز پر گری۔ اب مشتاق اور الیاس نے کھیلنا شروع کیا۔ الیاس ایسی عمدگی سے کھیلا کہ باؤلروں کے چھکے چھوٹ گئے۔ لیکن مخالف ٹیم کی فیلڈنگ اس قدر سخت تھی کہ سکور بنانے کی رفتار نہایت سست رہی۔ آخر الیاس نے ایک شاٹ لگائی اور خود رنز بنانے کی تگ و دو رن آؤٹ ہو گیا۔ اس کے بعد نسیم نے آتے ہی چوکے لگانے شروع کر دیئے اور سکور 70 سے تجاوز کر گیا۔ آخر نسیم بھی آؤٹ ہو گیا۔ ہمارے کپتان نے بھی کھیل کا خاصا اچھا مظاہرہ کیا۔ اس طرح ہماری ٹیم پہلی اننگز میں 153 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔

دوسرے دن پھر کھیل شروع ہوا۔ ان کے کھلاڑیوں نے کھل کر کھیلنا شروع کر دیا۔ ادھر فیلڈ بھی کمزور نہ تھی۔ تقریباً آدھ گھنٹے میں پندرہ سکور بنے۔ ان کے دو کھلاڑی ہمارے باؤلر شمشاد کے آگے نہ ٹھہر سکے۔ بہت سے کھلاڑی تو جلد آؤٹ ہو گئے۔ لیکن آخری کھلاڑی نے کھیل میں جان ڈال دی اور دوسری اننگز کا سکور 201 تک پہنچا کر آؤٹ ہو گئے۔

اب ہمیں میچ جیتنے کے لئے صرف 229 رنز بنانے کی ضرورت تھی۔ ہمارے کھلاڑیوں نے نہایت احتیاط سے کھیلنا شروع کیا ابھی دس رنز بھی نہ ہونے پائے تھے کہ ہمارا پہلا کھلاڑی آؤٹ ہو گیا۔ ہمارے کپتان صاحب نے حوصلہ بلند کرنے کے لئے خود بیٹ سنبھالا اور انہوں نے سکور بنانے کے بجائے سٹاپ کر کر کے باؤلروں کو تھکا دیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ میں 35 رنز بنائے۔ اس لئے تماشائیوں کو کھیل میں دلچسپی نظر نہ آتی تھی اور شور و غوغا آرائی کر رہے تھے۔

دوپہر کے وقفے تک ہمارا سکول 72 تھا اور دو کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔ وقفے کے بعد کھیل شروع ہوا۔ شمشاد کا ایک کیچ چھوٹ گیا۔ اب ہمارے کپتان سیٹ ہو گئے تھے۔ ان کو آؤٹ کرنا آسان کام نہ تھا۔ کھیل ختم ہونے سے 10 منٹ پیشتر 202 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔ اب ہماری ٹیم کو میچ جیتنے کے لئے صرف 27 رنز کی ضرورت تھی اور ہماری ٹیم نے 229 رنز بنائے اور دو کھلاڑی ابھی باقی تھے یوں ہم نے یہ میچ دو وکٹوں سے جیت لیا۔ کھیل ختم ہوتے ہی ہم نے فرط جوش میں اپنے کھلاڑیوں کو کندھوں پر اٹھا لیا اور نعرہ ہائے تحسین بلند کئے اور اسی خوشی میں ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب نے دوسرے دن کے لئے ایک چھٹی کا اعلان کر دیا۔

9- میرا پسندیدہ کھیل

عام طور پر کھیل تفریح کے طور پر کھیلا جاتا ہے کوئی بھی چیز جس سے دماغی یا جسمانی تفریح حاصل ہو کھیل کہلاتا ہے۔ میں نے بھی بہت سے کھیل دیکھے اور کھیلے ہیں لیکن ان سب میں فٹ بال میرا پسندیدہ کھیل ہے۔ مجھے اس قدر شوق ہے کہ جہاں کہیں فٹ بال کا نام سنتا ہوں سب کام چھوڑ کر فوراً وہاں جا پہنچتا ہوں اور اس کھیل کو کھیلنے اور دیکھنے میں بے حد مسرت محسوس کرتا ہوں۔ میں اس کھیل کو جسمانی اور دماغی تفریح کے لئے تمام کھیلوں سے اولیت کا درجہ دیتا ہوں۔ اس کھیل میں خرچ بھی نسبتاً کم آتا ہے۔ علاوہ ازیں کھلاڑیوں کو گیند کے ساتھ ساتھ گول کرنے کی کوشش میں دوڑ لگانے سے کم وقت میں کافی ورزش کرنی پڑتی ہے۔ جس سے صحت پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

کھیل کا میدان 120 گز لمبا اور 60 گز چوڑا ہوتا ہے لیکن عام طور پر کھیل کے میدان کی لمبائی چوڑائی کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ صرف بڑے بڑے میچ جب ہوتے ہیں تو میدان کے طول و عرض کا خیال ہوتا ہے۔ میدان کے دونوں طرف آمنے سامنے دو گول (ڈی D) بنائے جاتے ہیں۔ دو ٹیمیں کھیلتی ہیں اور ہر ٹیم میں گیارہ کھلاڑی ہوتے ہیں جو میدان میں مختلف جگہوں پر کھڑے ہو کر اپنی اپنی پوزیشن سنبھال لیتے ہیں۔ دونوں گولوں میں اپنے اپنے گول کیپر کھڑے کر دیئے جاتے ہیں جو نہایت مستعدی سے گیند کو گول کے اندر جانے سے روکتے ہیں۔ کھیل کے قواعد سے پوری واقفیت رکھنے والا ریفری مقرر کر لیا جاتا ہے۔ اس کا کام یہ ہوتا ہے کہ کھیل شروع ہونے کے بعد تمام کھیل پر نظر رکھے کہ تمام کھلاڑی قاعدہ کے مطابق کھیل رہے ہیں یا نہیں۔ اگر کوئی کھلاڑی غلطی کرے تو وہ انصاف کرتا ہے اور سیٹی بجا کر کھیل رکواتا ہے۔ پھر حسب ہدایت کھیل شروع ہو جاتا ہے۔

ہر کھلاڑی مخالف ٹیم پر گول کرنے کی سر توڑ کوشش کرنے میں مصروف ہوتا ہے۔ جس میں بہت سے کھلاڑی کبھی پھسلتے ہیں، کبھی گرتے ہیں اور گر گر کر پھر اٹھتے اور سنبھلتے ہیں اور دوبارہ کھیل میں ہمہ تن مستغرق ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی مخالف کھلاڑی گیند لے کر گول کے قریب پہنچ جائے تو اس وقت گول کیپر کے احساسات دیکھنے کے قابل

ہوتے ہیں۔ گول ہو جانے کے دھڑکے میں گیند پر نگاہ جمائے کبھی ادھر اور کبھی ادھر لپکتا ہے۔ کھلاڑی سے گیند چھیننا چاہتا ہے۔ کھلاڑی بھی بڑا ہوشیار ہوتا ہے۔ گیند کو ایک طرف لے جا کر گول کے اندر پھینکنے کے لیے ٹھوکر لگاتا ہے لیکن گول کیپر بھی پرلے درجے کا پھرتیلا ہوتا ہے بجلی کی طرح لپک کر گیند کو اچک لے جاتا ہے۔ اس طرح گول ہونے سے بچ جاتا ہے۔ جو ٹیم زیادہ گول کر لے وہ جیت جاتی ہے۔

اس کھیل میں دوڑ کے ساتھ ساتھ پھرتی اور چالاکی کی بڑی ضرورت ہوتی ہے بعض کھیلوں میں تماشائی دلچسپی نہیں لیتے۔ لیکن اس کھیل کو تماشائی نہایت اطمینان اور بڑے اشتیاق سے دیکھتے ہیں اور واہ واہ کا شور بلند ہو جاتا ہے۔ کھلاڑیوں کو داد تحسین دی جاتی ہے۔

10- صبح کی سیر

صبح کا نظارہ قابل دید ہوتا ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا چلنا درختوں کی ٹہنیوں کا جھوم جھوم کر حرکت کرنا، کوئل کی کوکو، پپیہا کی پی پی مختلف پرندوں کا چہچانا ہر ایک جاندار کا اپنی زبان سے حمد خدا میں گیت گانا ایک عجیب سماں پیدا کرتا ہے۔ باد صبا کے پرسرور جھونکوں سے دل و دماغ کو خاص سرور حاصل ہوتا ہے ایسے پرلطف موسم میں صبح کی سیر انسانی صحت کے لیے از حد مفید ثابت ہوتی ہے۔

ہر شخص کو چاہیے کہ صبح کے وقت آبادی سے دور کھلے میدانوں، کھیتوں یا کسی باغ کے نزدیک جا کر سیر کرے، اگر نہر یا دریا نزدیک ہو تو اس کے کنارے چہل قدمی کرنا اور بھی پرلطف ہوتا ہے۔ کھیتوں کی سرسبزی آب رواں کی موج زنی، پرندوں کا چہچہانا انسانی دل و دماغ میں ایک پرلطف کیفیت پیدا کرتا ہے۔ انسانی صحت کے لیے تازہ ہوا (آکسیجن) قدرت کا ایک خاص عطیہ ہے۔

سیر سے ہلکی ورزش ہو جاتی ہے۔ جسم کے تمام اعضاء میں چستی و پھرتی پیدا ہوتی ہے۔ انسان تازہ دم ہو کر دنیا کے ہر کام میں کامیاب زندگی بسر کرتا ہے۔ ڈاکٹر اور حکیموں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ تندرستی کا راز صبح کی سیر میں پنہاں ہے۔ دیہاتی لوگ صبح ہی صبح اپنے اپنے کاموں پر چلے جاتے ہیں وہ صبح کی تازہ ہوا سے فائدہ اٹھانے کی وجہ سے خوب طاقت ور ہوتے ہیں۔ جو لوگ سورج نکلنے کے بعد خواب غفلت سے چونکتے ہیں ان کا جسم کمزور اور رنگ زرد ہوتا ہے۔

صبح کی سیر نہ صرف دل و دماغ کو تروتازگی دیتی ہے بلکہ صحت میں نمایاں طور پر ترقی بھی دیتی ہے۔ صبح کی تازہ ہوا اور ہلکی سی ورزش سے صاف خون پیدا ہوتا ہے۔ چہرے پر بشاشت کے آثار نمودار ہوتے ہیں۔ ان تمام فوائد کے پیش نظر یہ ماننا پڑے گا کہ صبح کی سیر ہر مرد و زن کے لیے از حد لازمی ہے۔

11- چاندنی رات

آج تمام دن مصروفیتوں میں صرف ہو گیا۔ شام ہونے کو آئی کہ سورج اپنی ضیا پاشیوں کے لیے مغرب کی طرف کوچ کر گیا اور کسی کونے میں جاگزین ہوا۔ آج شعبان کی چودھویں تاریخ ہے۔ کیا سہانی رات ہے۔ دن کی چہل پہل اور گہما گہمی رخصت ہوئی اب نہ کوئی شور وشر اور نہ کوئی ہنگامہ آرائی ہے۔ ہر طرف سناٹے کا عالم ہے اور خاموشی کا عالم کچھ اس طرح کا منظر پیش کر رہا ہے کہ تمام جہاں پر سکوت طاری ہو چکا ہے۔ ہر طرف خاموشی اور سکون ہے چودھویں کا چاند اپنے پورے حسن و شباب کے ساتھ نقرئی کرنیں بکھیرتا ہوا نیلگوں آسمان کے تخت پر جلوہ فروز ہو چکا ہے۔ چاند کے اجلال فرمانے پر تمام شوخ طبع چمکتے ہوئے ستاروں نے اپنی شمعیں گل کر کے سرنگوں کر دیں (ماند پڑ گئے) کوئی کوئی ستارہ ٹمٹماتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اب ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ بدر کمال اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ فضاء عالم پر چھا گیا ہے اور تمام عالم کو بقعہ نور بنا دیا ہے۔ تمام مکان، زمین، درخت، سبزہ زار، پتھر غرضیکہ جس چیز پر نظر ڈالیں، نورانی رنگ میں رنگے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر چیز کو چاندی کی چادر میں لپیٹ لیا ہے۔ یہ نور کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا بحر زخار ہے۔ اس کی ہر چیز نورانی ہے۔

چاندنی رات کا یہ دلکش اور حسین منظر اپنے پرکیف اور دل فریب مناظر سے کچھ ایسی منظر کشی کر رہا ہے کہ دیکھنے والوں کے دلوں میں مسرت کا سامان اڈکر گدگدی پیدا کر رہا ہے۔ ایسے سہانے وقت میں

یہی جی میں آئی کہ گھر سے نکل
ٹہلتا ٹہلتا کہیں اور چل

چنانچہ گھر سے نکلا اور ایک دوست کو ہمراہ لے کر اس قدرتی ماہ پرکیف کے مناظر سے لطف اٹھانے کی غرض سے ایک باغ میں پہنچ گیا۔ عالم خاموشی میں باغ کی حسین وجمیل وادی نقرئی چادر میں لپٹی ہوئی بھلی معلوم ہوتی تھی۔ درخت عجیب وغریب تصاویر پیش کر رہے تھے۔ ہمارے ٹہلنے سے کہیں کہیں پرندوں کی پھڑ پھڑاہٹ سنائی دیتی اور درختوں کی سرسراہٹ معلوم ہوتی۔ غرض اسی سرود میں مخمور ہم چاندنی رات کا لطف اٹھاتے ہوئے دریا کے کنارے پہنچ گئے۔ کشتی بان سفید چادر لیے دریا کے کنارے خراٹے بھر رہے ہیں۔ رات کے وقت دریا کے کنارے موسم میں خنکی اور ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ شہر کی طرف واپس لوٹ آئے۔ شہر میں کہیں کہیں کتے کے بھونکنے کی آواز آجاتی ہے اور کبھی کبھی چوکیدار کی "ہوشیار رہو" کی آواز فضائے بسیط میں گونج جاتی ہے۔ ورنہ جسے دیکھو خواب خرگوش میں مدہوش پڑا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چاندنی رات کی سحرکاری نے ہر طرف سکوت پیدا کر دیا ہے۔

☆☆☆☆